الهدیٰ

والتبصرة لمن یریٰ

۱۲ جون سنہ ۱۹۰۲ء

الثمن فی جلد	محصولڈاک	وی پی
۱۲/	۱/	۱/

طبع فی دارالامان قادیان المطبع ضیاء الاسلام

باھتمام الحکیم فضل دین البھیروی

تعداد اشاعت ۷۰۰

التنبيه

فی هذه الصحیفة اللطیفة وقع بعض الاغلاط الخفیفة من سهو الکاتب لما کتب فی صفحة ۳۳ سطر ۲ یرقض بالضاد المعجمة مقام الصاد المهملة فینبغی للناظرین فیها أن یصححوه بفهمهم ودرایتهم و اکتب بعض الاغلاط ههنا لارشادهم وهدایتهم۔

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۹	بقیت	بقی
۳۳	۳	احاط	احاطت
〃	〃	وجمع	وجمعت
۴۵	۱۰	والحیوات	والحیوانات
۵۶	۱۲	وقد	وفسد
۵۹	۱۱	فاستلوا	فاسئلوا
۶۳	۲	هذه	هولاء
۹۹	۱۴	تاکل	یاکل
۱۱۴	۲۱	لاتخلو	لایخلو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذي ارٰى اولياءه صراطًا يّضل فيه الغطاط-

ہر قسم کی حمد اُس خدا کے لئے ہے جس نے اپنے دوستوں کو وہ راہ بتائی کہ مرغ سنگ خوار بھی اُسمیں

وجلّى لهم نهارًا لا يبصر فيه الوطواط- واسلكهم مسالك لم

بھٹک جاتا ہے اور اُنکے لئے ایسا دن چڑھایا کہ اُسمیں چمگادڑ کو کچھ نظر نہیں آتا - اور ایسی راہوں پر انھیں چلایا

يرضها مطايا الابصار- وفجّر لهم ينابيع ما اهتدت اليها طيور

کہ آنکھوں کی اونٹنیاں انمیں کبھی چلی نہیں - اور ایسے چشمے اُنکے لئے جاری کئے کہ فکروں کے پرندے اُن کی

الافكار- والصلوٰة والسّلام على خاتم الرسل الذى اقتضٰى ختم

طرف راہ نہیں پاسکے - اور صلوۃ اور سلام خاتم رسل پر جس کی نبوت کے ختم نے چاہا کہ آپکی امت سے

نبوته- ان تُبعث مثل الانبياء من امّته- وان تنوّر وتثمر

نبیوں کی مانند لوگ پیدا ہوں - اور آپ کے درخت زمانہ کے آخر تک پھلتے پھولتے

الى انقطاع هذا العالم اشجاره- ولا تُعفّى اٰثاره- ولا تغيب

ہیں اور نہ آپ کے نشان مٹ جائیں اور نہ آپ کی یاد دنیا سے بھول جائے

تذکارہ - فلاجل ذلک جرت عادۃ اللہ انہ یرسل عباداً من
اسی لئے خدا کی عادت ہے کہ وہ ایسے بندوں کو بھیجا کرتا ہے جنھیں اس دین کی تجدید کے لئے
الذین استطابھم لتجدید ھذا الدین - ویعطیھم من عندہ
پسند فرما لیتا ہے اور انھیں اپنے حضور سے قرآن کے اسرار عطا کرتا اور حق الیقین تک
علم اسرار القرآن ویبلغھم الی حق الیقین - لیظھروا معارف الحق
پہونچاتا ہے - اس لئے کہ وہ لوگوں پر حق کے معارف کو پوری قوت اور غلبہ اور چمک
علی الخلق بسلطانھا وقوتھا ولمعانھا - ویبینوا حقیقتھا وبروتھا
کے رنگ میں ظاہر کریں - اور اُن معارف کی حقیقت اور کیفیت اور راہوں اور انکی
وسبلھا واثار عرفانھا - ویخلصوا الناس من البدعات والسیئات و
شناخت کے نشانوں کو بیان کریں - اور لوگوں کو بدعتوں اور بدکرداریوں سے اور اُنکے طوفان
طوفانھا وطغیانھا - ولیقیموا الشریعۃ ویفرشوا بساطھا - ویبسطوا
وطغیان سے چھڑائیں - اور شریعت کو قائم کریں اور اسکی بساط کو بچھائیں اور افراط
انماطھا - ویزیلوا تفریطھا وافراطھا - واذا اراد اللہ لاھل الارض
وتفریط کو جو اُس میں داخل کی گئی ہے دور کریں - اور جب خدا اہل زمین کے لئے چاہتا
ان یصلح دینھم - وینیر براھینھم - او ینصرھم عند حلول الاھوال و
ہے کہ اُنکے دین کو سنوارے اور اُنکے براہنوں کو روشن کرے اور ہول اور مصیبت
المصائب والافات - اقام بینھم احداً من ھذہ السادات - ویؤیدہ
کے پیش آنے پر ان کو مدد دے تب ان بزرگوں میں سے کسی کو اُن میں کھڑا کر دیتا ہے اور
بالحجج القاطعۃ والایات - ویشرح صدور الاتقیاء لقبولہ ویجعل
نشانوں اور قاطع حجتوں سے اُسکی تائید کرتا اور نیک بختوں کے سینوں کو اسکے قبول کرنے کیلئے

لتجدید ھذا الدین

علم اسرار القرآن

ولیقیموا الشریعۃ

الرجس علی الذین لا یتقون - ففریق من الناس یومنون به و
کھول دیتاہے اور تقوی اختیار نہ کرنے والوں پر پلیدی اور ناپاکی پھینکتا ہے - پھر یوں ہوتا
یُصدّقون - وفریق اٰخر یکفرون به ویُکذّبون - ویقعدون
ہے کہ کچھ لوگ تو اُسپر ایمان لاتے اور تصدیق کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے اور تکذیب کرتے ہیں
بکل صراطٍ ویؤذون - ویمنعون کل من دخل علیه ولا یُخلصُون -
اور اُسکی راہ میں روک بنجاتے اور دکھ دیتے ہیں اور کسی کو اس کے پاس آنے نہیں دیتے -
فتهیج غیرۃ الله لاعدامهم - لینجی عبده من اجلاخمامهم - فما زال
آخر کار خدا کی غیرت اُنکے نابود کرنے کے لئے جوش مارتی ہے اس لئے کہ اپنے بندہ کو اُنکے حملہ
بالکافرین یُهلك هذا ویدفع ذاك حتی تصیر الارض خالیة
سے چھڑائے - سو خدا کافروں کے پیچھے پڑا رہتا کسی کو ہلاک کرتا اور کسی دفع کرتا ہے یہانتک
من تلك الهوام - ویحصل الامن للابرار الكرام - وتحتفل الملة
کہ زمین اُن سانپوں اور بچھوؤں سے خالی ہو جاتی ہے اور برگزیدوں کو امن مل جاتا اور ملت
من نخب الاسلام - کنجوم منیرۃ مشرقة فی الظلام - وهذا من
ایسے چیدہ لوگوں سے بھر جاتی ہے جو تاریکی میں چمکدار روشن ستارے ہوتے ہیں اور یہہ
اکبر علامات الذین یاتون من حضرۃ العزۃ والجبروت - وینزلون
بڑی بھاری علامت ہی اُن لوگوں کی جو خدا کی طرف سے آتے اور اِس جہان میں نازل ہوتے
الی الناسوت لیجذبوا لخلق الله الی عالم الملکوت واللاهوت - وانّ
ہیں اس لئے کہ خلقت کو خدا کی طرف کھینچ لے جائیں - اور خدا اُنکے ذریعہ سے تاریکیوں کو
الله یجلو بهم الغیاهب - لیبتلی الخبیثین والاطائب - ویُری الفائز
پاش پاش کرتا ہے اس لئے کہ ناپاک اور پاک کو آزمائے اور کامیاب اور نامراد کو ظاہر کر دے

والخائب ۔ فتسعد نفس واخری تشقی ۔ ویحیی اخ واخ اخر
سو کوئی سعید بنتا اور کوئی شقی بنتا ہے ۔ اور کسی کو زندگی بخشی جاتی اور کوئی فنا کر دیا جاتا ہے
یفنی ۔ وینصر المامور فی الارض ویمهل حتی یفل شبا العدا ۔ و
اور مامور کو نصرت اور مہلت دی جاتی ہے جب تک کہ وہ دشمنوں کی تلوار کی دھار کو
یزول الظلام وتطلع شمس الهدی ۔ فالحاصل ان اولیاء الله لا
کند کر دیتا اور اندھیرا اٹھ جاتا اور ہدایت کا آفتاب چڑھ آتا ہے ۔ غرض خدا کے دوست
یهلکون کالکاذبین ۔ ولا یکون مآلهم کالمفترین ۔ بل یعصمون و
جھوٹوں کی مانند ہلاک نہیں کیے جاتے اور انکا انجام مفتریوں کا سا انجام نہیں ہوتا ۔ بلکہ
یقبلون وینصرون ویوثرون علی العالمین ۔ ولا یضاعون ولا یجاحون
انھیں بچایا جاتا اور قبول کیا جاتا اور نصرت دی جاتی اور کل جہان پر ایثار کیا جاتا ہے ۔ وہ نہ تو
ویعیشون امام اعین ربهم فائزین ۔ وانهم حجة الله علی الارض و
ضایع کیے جاتے ہیں اور نہ انکی بیخ کنی کی جاتی ہے بلکہ وہ اپنے پروردگار کے سامنے بامراد
رحمة الحق لاهل الارضین ۔ ولیست شقوة فی الدنیا کانکار المامورین
زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ زمین پر حجۃ اللہ اور اہل زمین کے حق میں خدا کی رحمت ہوتے
ولا سعادة کقبول هولاء المقبولین ۔ وانهم مفتاح حصن الامن و
ہیں اور دنیا میں ماموروں کے انکار جیسی کوئی شقاوت نہیں اور اُن مقبولوں کے مان لینے جیسی
الامان وحرز الداخلین ۔ فما بال الذی فقد هذا المفتاح وما دخل
کوئی سعادت نہیں اور وہ امن و امان کے قلعہ کی چابی اور داخل ہونے والوں کی پناہ ہیں ۔ تو پھر
الحصن وقعد مع المخرجین ۔ وان اشقی الناس رجلان ۔ ولا یبلغ
کیا حال ہوگا اُس کا جس نے اِس چابی کو کھول دیا اور قلعہ میں داخل نہ ہوا اور باہر نکالے ہوئے

شقاوتهما احد من الانس والجان - رجل کفر بخاتم الانبیاء - و
لوگوں کے ساتھ ملکر بیٹھ رہا - اور فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں اور انس وجن میں سے
رجل اخرھما امن بخاتم الخلفاء - وابیٰ واستکبر واساء الادب علیه
اُنسا کوئی بھی بد طالع نہیں - ایک وہ جسنے خاتم الانبیا کو نہ مانا - دوسرا وہ جو خاتم الخلفا پر ایمان نہ لایا
وترك طریق الحیاء - وما تادّب مع الله واھله الموعود وبلغ التوھین
اور انکار کیا اور اکڑ بیٹھا اور اُسکی بے ادبی کی اور حیا کی راہ کو چھوڑ دیا اور خدا اور اس کے موعود اہل
الی الانتھاء - ولو لم یتولد لکان خیرا له من سوء العاقبة وسخط
کا ادب اور پاس نہ کیا اور توہین کو انتہا تک پہونچا دیا - اگر ایسا نالایق پیدا ہی نہ ہوتا تو اُس کے
حضرة الکبریاء - ولسوف یذوق ذواق السب والشتم والازدراء -
حق میں انجام بد اور خدا کے ناراض کرنے سے بہتر تہا - وہ ان گالیوں اور تحقیر کا مزا چکھے گا - اور وہ
وان الساعة اٰتیة لاریب فیھا ثم الذین خُتمت علی قلوبھم لاینتھون -
گھڑی ضرور آنے والی ہے پر مہر زدہ دل باز نہیں آتے - اور جب اُنھیں
واذا قیل لھم امنوا واصلحوا ولاتفسدوا قالوا بل انتم مفسدون -
کہا جائے کہ ایمان لاؤ اور اصلاح کرو اور فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ تم ہی مفسد ہو -
وحسبوا الغیّ رشدًا والفساد صلاحًا فھم لایرجعون - فکیف اذا
اور گمراہی کو ہدایت اور فساد کو صلاح سمجھتے ہیں اس لئے رجوع نہیں کرتے - سو اُس دن
زھقت نفوسھم واظھر ما کانوا یکتمون - واذا قیل لھم اما جاء راس
کیا حال ہوگا جب کہ انکی جانیں نکلیں گی اور اُنکی چھپائی ہوئی باتیں ظاہر کی جائیں گی - اور
المائة قالوا بلیٰ فقل افلا تتقون - ان مثل المومنین والمکذبین کمثل
جب انھیں کہا جائے کہ کیا صدی کا سر نہیں آگیا تو کہتے ہیں ہاں - تو تو اُن سے کہہ کیا تم ڈرتے نہیں

حيٍّ وميّتٍ هل يستويان مثلا فبشرى للّذين يُوفّقون - وقالوا

مومنوں اور مکذبوں کی مثال زندہ اور مردہ کی مثال ہے - کیا دونوں مثالیں برابر ہیں - سو

لستَ مرسلا بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه فسوف يعلمون - مرسل

خوشخبری اُن کے لئے جنھیں توفیق دی جاتی ہے - اور کہتے ہیں کہ تو مرسل نہیں - اصل بات یہ ہے

ان الّذين صدقوا اولئك هم المنصورون ولا يرهق وجوههم قتر

کہ یہ لوگ اُس بات کی تکذیب کرتے ہیں جس کا اُن کو علم نہیں سو انکو پتہ لگ جائے گا - تصدیق کرنے

ولا ذلة ولا هم يُفزعون - ان الذين كفروا ما نفعهم خسوف ولا كسوف

والے ضرور منصور ہوں گے اور ذلت اور رسوائی کی گرد اُنکے چہروں پر نہ پڑے گی اور نہ انھیں

ولا ايات اُخرى بل هم يستهزؤن - يعرفون ثم يبخلون بما اتاهم

کوئی گھبراہٹ ہوگی - افسوس کفر کرنے والوں کو نہ خسوف کسوف نے فائدہ پہونچایا اور نہ دوسرے

الله من العلم وانكشف عليهم الهدى ثم لا يهتدون - وجنّ

نشانوں نے بلکہ وہ ٹھٹھا ہی کرتے ہیں - پہچانتے ہیں پھر بھی خدا کے دیئے پر بخل کرتے ہیں - اور

عليهم ليل من التعصب فهم فيه يمسون ويصبحون - يرون

ہدایت اپر واضح ہوگئی پھر بھی راہ نہیں پاتے اور تعصب کی رات اپر پڑی ہوئی ہے اُسی میں شام

ايات الله باعينهم ثم ينكرون - وما كنت متفردا في هذا بل ما اتى الناس

گذارتے ہیں اور اُسی میں صبح - اپنی آنکھوں سے خدا کے نشانوں کو دیکھتے ہیں پھر انکار کرتے ہیں - ان

من رسول الا كانوا به يستهزؤن - وهلم جرّا الى ما تشاهدون - رسول

معاملوں میں میں اکیلا نہیں بلکہ کوئی ایسا رسول نہیں آیا جس سے لوگوں نے ٹھٹھا نہ کیا ہو - یہاں تک

واني رئيتُ دهرا ظلم هؤلاء الاشرار - في هذه الديار - وانست

کہ تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو - اور میں مدتوں سے ان شریروں کا ظلم اِس ملک میں سہتا ہوں

غلوّهم فی الانکار والاحتقار- وجرّبت ان لهم قلوبا سیرتها اللدّ
اور انکی زیادتی انکار اور تحقیر میں دیکھتا ہوں- اور میں تجربہ کرچکا ہوں کہ ان کے دلوں کی سیرت
والاحرنجام- وفطرةً شیمتها التکذیب والاتهام- فلما یئست منهم
خصومت اور تکبر اور لڑائی ہے اور انکی فطرتوں کی عادت تکذیب اور اتہام ہے- غرض جب میں
انصرف قلبی الی بلادٍ اخری- لعلی اری الانصار او اجد فیهم قلباً
ان سے نا امید ہوا تب میرا دل اور ملکوں کی طرف متوجہ ہوا کہ کہیں مددگار مجھے مل جائیں اور
اتقی- فذکرت علماء الشام- ومن بها من الکرام- واردت ان
شاید کوئی تقوی شعار دل میرے ہاتھ آجائے- اتنے میں شام کے علماء اور بزرگ مجھے یاد آگئے
ارسل الیهم للاستشهاد- لیجیبوا بالصدق والسداد- وینقلوا
اور ارادہ کیا کہ انکی طرف گواہی لینے کے لئے خط بھیجوں اسلئے کہ وہ راستی اور سچائی سے جواب دیں
الحق من الوهاد الی النجاد- فاخبرت ان المناظرات فیهم ممنوعة-
اور حق کو پستی کے گڑھے سے نکال کر اوج پر پہونچادیں سو مجھے پتہ لگا کہ ان کو دینی مناظرات
والقوانین لمنعها موضوعة- فذهب وهلی بعد ذالك ان المراد
کی اجازت نہیں اور وہ ان مباحثات سے قانوناً روک دیئے گئے ہیں- پھر میرے دل میں
یحصل من ارض مصر واهلها المتفرسین- والمخصبین بعهاد
آیا کہ مصر کے ملک سے اور اُسکے دانشمند لوگوں سے جو علوم کے بارش سے سرسبز اور برخوردار
العلم والمثمرین- وزعمت ان فیهم قوما یعدون من المحققین- ومن
ہورہے ہیں وہ مراد ضرور پوری ہوگی اور میں سمجھا کہ اُن میں محقق اور اعلی درجہ کے ادیب
الادباء المفصحین- وخلتُ انهم من المتدبرین- ولیسوا من
ہیں اور میں نے خیال کیا کہ وہ سوچنے والے ہیں اور شتاب کار اور بیدادگر نہیں ہیں- اس گمان

المستعجلين والجائرين۔ فقادنی هذا الظنّ الی ان اُرسل الی مدیر
کی بناپر میں نے المنار کے ایڈیٹر اور اس کے ساتھیوں کو اپنی کتاب اعجاز المسیح بھیجی۔ اور غرض
المنار و رفقته کتابی الاعجاز۔ لیقرّظوا ویکتبوا علیه ما لاق وجاز۔ و
یہ تھی کہ اسپر مناسب اور حسب موقعہ تقریظ لکھیں۔ اور میں نے شام اور روم اور حرمین
اٰثرتهم علی علماء الحرمین والشام والروم۔ لعلی اسروبهم غواشی الافکار
کے علماء کو چھوڑ کر اُنھیں چُنا کہ شاید انہی کی وجہ سے میرے فکر اور غم دور ہو جائیں اور دکھ درد
والهموم۔ ولاطفاء بهم ما بی من جمرة الاذی۔ ولیُعینونی علی البر و
کی آگ انہی سے بجھ جائے اور یہی لوگ نیکی اور تقوٰی پر میرے مددگار ہو جائیں۔ پھر جب
التقوی۔ ثم لما بلغ کتابی صاحب المنار۔ و بلغه معه بعض
صاحب منار کو میری کتاب پہونچی اور اس کے ساتھ اُسے کچھ خط استفسار کے لئے ملے اُس
المکاتیب للاستفسار۔ ما اجتنٰی ثمرة من ثمار ذلك الکلام۔ و
نے اُس کلام کے پھلوں سے ایک پھل بھی نہ لیا اور اس کے عظیم الشان
ما انتفع بمعرفة من معارفه العظام۔ ومال الی الکلم والایذاء بالاقلام
معارف میں سے کسی معرفت سے بھی نفع حاصل نہ کیا اور جیسے کہ اکثر بازحاسدوں کی
کما هو عادة الحاسدین والمستکبرین من الانام۔ وطفق یوذی
عادت ہوا کرتی ہے قلم سے زخمی کرنے اور ایذا دینے کی طرف جُھک پڑا اور تحقیر کرنے لگا
ویُزری غیر وانٍ فی الازراء والالتطام۔ وما الوالی الکرم والاکرام
اور ایذا دینے لگا اور اس تحقیر اور جوش کھلانے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کی اور جیسے کہ بزرگوں کی عادت
کما هو سیرة الکرام۔ وعمد الی ان یولمنی ویفضحنی فی اعین العوام
ہے کرم و اکرام کی طرف رخ نہ کیا اور قصد کیا کہ عوام کی نگاہ میں مجھے رنج پہونچائے اور بدنام کرے

کالانعام - فسقط من المنار المنیع والقی وجودہ فی الآلام - و
پٹنی وہ بلند منار سے گرا اور اپنے آپ کو دکھوں میں ڈالا - اور مجھے سنگریزوں
وطئنی کالحصٰی - واستوقد نار الفتن وحضٰی - وقال ما قال
کی طرح پاؤں کے نیچے روندا اور فتنوں کی آگ کو بجھ جانے کے بعد پھر بھڑکایا اور
وما امعن کاولی النھیٰ - واخلد الی الارض وما استشرف
کہا جو کہا اور دانشمندوں کی طرح غور نہیں کی - اور زمین کی طرف جھک پڑا اور
کاھل التقٰی - وخرّ بعد ما علا - وان الخرور شیء عظیم فما بال الذی
متقیوں کی طرح اوپر کو نہ چڑھا اور اونچا ہونے کے بعد گرا - اور گرنا تو خود بڑی خوفناک
من المنار ھویٰ - واشتری الضلالۃ وما اھتدیٰ - ام لہ فی البراعۃ
بات ہے - پھر اُس شخص کا کیا حال جو منار سے گرا - اور گمراہی کو خریدا اور ہدایت نہ پائی
یدٌ طولیٰ - سیھزم فلا یُریٰ - نبأ من اللہ الذی یعلم السرّ واخفیٰ -
آیا فصاحت و بلاغت میں اُسے بڑا کمال حاصل ہے؟ عنقریب وہ گریز کر جائے گا اور پھر
انہ مع قوم یتقونہ ویحسنون الحسنیٰ - ینصرھم فی مواطن فتکون
نظر نہ آئے گا - یہ پیشگوئی ہے خدا کی طرف سے جو نہاں در نہاں کو جاننے والا ہے - وہ متقیوں
کلمتھم ھی العلیا - وان الالسنۃ کلھا للہ فیجعل حظا منھا لمن شاء
اور نیکوکاروں کا ساتھ دیتا ہے - وہ میدانوں میں ان کی مدد کرتا ہے پھر اُن ہی کی بات غالب
وقضٰی - وان عبادہ المنقطعین ینطقون بروحہ ولا یُعطٰی لغیرھم
رہتی ہے - اور ساری بولیاں خدا کی ہیں جسے چاہتا ہے ان سے کافی حصہ عطا کرتا ہے اور
ھذا الھدیٰ - وکل نور ینزل من السماء فما بیدکم ایھا النوکیٰ اتغترّون
اس کے منقطع بندے اس کی روح کی مدد سے بولتے ہیں اور یہ راہ حق دوسروں کو نہیں دیجاتی

بلسانکم وقد ھبّت علیه صراصر عظمیٰ - والیوم لستم الّا کعجمی
اور ہر ایک نور آسمان سے اترتا ہے پھر اے جاہلو تمھارے ہاتھ میں کیا ہے۔ کیا تم اپنی بولی پر
فلا تفخروا بما مضیٰ - وبُدّلت السنکم کل التبدیل فانی التناوش
فریفتہ ہو حال آنکہ اس پر تو بڑی بڑی آندھیاں چل چکی ہیں اور آج تم عجمیوں سے بڑھکر نہیں۔ سو
من مکان اقصیٰ - اتنسون محاورا تکم او تخدعون الحمقیٰ - و
گذشتہ پر فخر نہ کرو۔ اور تمھاری بولیاں تو بالکل بدل گئیں۔ اب تم اتنی دور سے کہاں ایک چیز
ان رسول اللہ وسید الوریٰ - ما سمّیٰ ارضکم ھذہ ارض العرب
کو پکڑ سکتے ہو۔ کیا تمھیں اپنی بول چال یاد نہیں یا احمقوں کو دھوکا دیتے ہو۔ اور رسول اللہ
فلا تفتروا علی اللہ ورسوله وقد خاب من افتریٰ - فدع ایھا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے ملک کو عرب میں شامل نہیں فرمایا پھر خدا اور رسول پر افترا نہ کرو
الفخور من ھذا وامض علی وجھك والسلام علی من اتبع الھدیٰ
اور مفتری ہمیشہ نامراد رہتا ہے۔ سو اے شیخی باز مجھے تجھ سے کیا کام چل اپنی راہ لے۔ مجھے تو
وکنتُ رجوت ان اجد عندك نصرتی - فقمت لتند دبھوانی
تجھ سے نصرت کی امید تھی تو الٹا میرے ہی خوار کرنے کو اٹھ کھڑا ہوا۔ اور مجھے تیری طرف سے
وذلتی - وتوقعتُ ان یصلنی منك تکبیر التصدیق والتقدیس
تکبیر تصدیق اور تقدیس سننے کی توقع تھی تو نے مجھے ناقوسوں کی آوازیں سنا دیں اور میں نے تیری زمین کو
فاسمعتنی اصوات النواقیس - وظننت ان ارضك للتحصّن
پناہ کے لئے بہت عمدہ جگہ سمجھا تھا مگر تو نے مجھے مثل زن
احسن المراکز - فجرّحتنی کاللاکز والواکز - وذکّرتنی بالنوش
یا لکد زن کی طرح زخمی کر دیا اور تو نے اس درندہ طبعی سے

والنهش والسبعية - نبذاً من ايام الخصائل الفرعونية - و
فرعونی خصلتوں کا زمانہ مجھے یاد دلا دیا - اور میں اس بات
ولستُ فی هذا القول کالمتندم - فان الفضل للمتقدم - و
میں پشیمان نہیں اس لئے کہ فضیلت پہل کرنے والے کو ہے - اور
کنتُ اتوقع ان یتسرّی بمواخاتك همی - و یرفض بجندك
مجھے گمان تھا کہ تمہاری دوستی سے میرا غم دور ہو جائے گا اور
کتیبة غمی - فالاسف کل الاسف ان الفراسة اخطاءت - والرّویة
تمہارے لشکر کی مدد سے میرے اندوہ و غم کا لشکر شکست کھا جائے گا مگر
ما تحقّقت - ووجدتُ بالمعنی المنعکس ریّاك - فهذه نموذج
افسوس کہ فراست نے خطا کی اور دانش درست نہ اتری اور تمہارا اسار اسعاملہ بالکل
بعض مزایاك - وعلمتُ به ان تلك الارض ارض لا یفارقها
الٹا نظر آیا - یہ تو آپ کی فضیلتوں کا تھوڑا سا نمونہ ہے - اس سے مجھے پتہ مل گیا کہ مصر
اللظی - وتفور منها الی هذا لوقت نار الکبر والعلی - فعفی الله
کی سرزمین سے آتش اشتعال کبھی الگ نہیں ہوئی اور اب تک اس سے کبر و تعلی کی آگ
عن موسی - لم ترکها وما عفّی - فحاصل الکلام انك زعمت
جوش زن ہے - خدا موسیٰ پر رحم کرے کیوں اُس نے اُسے چھوڑ دیا اور اس کا نام ونشان
ان کتابی مملو من السهو والخطاء - وما اتیت بدلیل من النحویین
نہ مٹا دیا - غرض تمہارا دعوی ہے کہ میری کتاب سہو و خطا سے بھری ہوئی ہے اور نحویوں
اوالادباء - فاشکو الی الله من جورك هذا والافتراء - فانك
اور ادیبوں سے کوئی دلیل تم اسپر نہیں لائے - اب میں تمہارے جور اور افترا سے خدا کے پاس

شمستَ لی من غیرِ سبب ومن غیر اسباب البُغض والشحناء۔
فریاد کرتا ہوں اس لئے کہ تم نے بے سبب اور بے کسی پہلے بغض وعداوت کی وجہ کے
اوجعلتَ معیار الصحۃ لسانك الذی تکلّم به عشیرتك من البنات و
یہ ظلم زیادتی کی۔ کیا تم اپنی اُس بولی کو صحت کا معیار ٹھہراتے ہو جس سے تم اپنے بیٹیوں
النساء۔ وما تصفّحتَ کتابی وغلّطتَ مفرداته وتراکیبه۔ و
اور جوروؤں سے کلام کرتے ہو اور تم نے میری کتاب کو اچھی طرح نہیں پڑھا اور نہ ہی
خطّاءت افانینه واسالیبه۔ واسخطّت حسیبك وما خشیت
اس کے مفردات اور ترکیبوں اور اندازِ کلام کو غلط ثابت کرکے دکھایا اور تم نے اپنے خدا
تعذیبه۔ وکذّبتَ واغلطت الناس۔ وخببتَ واتبعت
کو ناراض کیا اور اس کی سزا سے نہیں ڈرے۔ اور جھوٹ بولکر لوگوں کو دھوکے میں ڈالا اور شیطان
الخناس۔ وقلتَ کتاب مملوّ من الاغلاط المنکرۃ۔ وفی سجعه
کے پیچھے دوڑ پڑے اور کہہ دیا کہ اعجاز المسیح سخت غلطیوں سے بھری ہوئی ہے اور اس کے
تکلف وضعف ولیس من الکلم المُحبّرۃ۔ والملح المبتکرۃ۔ و
سجع میں بناوٹ ہے اور لطیف کلام نہیں ہے اور اس کا کلام عرب کے محاورہ کے
یوجد فیه رکاکۃ العُجمۃ۔ وحسبتك حبیباً یرجّی کنسیم
خلاف ہے۔ آہ میں نے تو تجھے ایسا دوست سمجھا تھا جو مجھے نسیم سحر
الصباح۔ فترائیتَ کعدو شاکی السلاح۔ وخلتُ انك تُهدّی
کی طرح راحت پہونچاتا مگر تو سلاح پوش دشمن نظر آیا۔ اور مجھے خیال تھا کہ تو کبوتر
بصوت مبشر کالحمام۔ فاریتَ وجهك المنکر کالحِمام۔ واعجبنی
کی طرح پیاری مژدہ رسان آواز میں بولے گا۔ مگر تو نے موت کا سا بھیانک چہرہ دکھایا

جدتك وشدتك من غير التحقيق - فاخذني ما يأخذ

مجھے تمھاری اس بے تحقیق تیز زبانی پر تعجب آیا اس لئے میری وہ حالت ہوئی جو اکیلے

الوحيد الحائر عند فقد الطريق - لكني اسررت الامر وقلت

سرگردان مسافر کی رستہ بھول کر ہوا کرتی ہے - لیکن میں نے پھر بھی اس بات کو دل میں

في نفسي لعله تصحيف في التحرير - وما عمد الى التوهين والتحقير

رکھا اور سمجھا کہ شاید تحریر میں کوئی تبدیل واقع ہو گئی ہو اور توہین اور تحقیر کا کوئی ارادہ

وكيف قصد شرا لا يزول سواده بالمعاذير - وكيف يمكن الجهر

نہ ہو - اور اس شخص نے کیونکر ایسے شر کا قصد کیا جس کا سیاہ داغ کسی عذر و بہانہ

بالسوء من مثل هذا الفاضل النحرير - ولما تحقق انه منك

سے مٹ نہیں سکتا اور کیونکر ممکن ہے کہ ایسا عالم لائق آدمی ایسی کھلی کھلی بری باتیں

تقلدت اسلحتي للجهاد - وقلت مكانك يا ابن العناد - فدونك

مونہہ سے نکالے اور جب خوب ثابت ہوا کہ یہ سب تمھاری کرتوت ہے تو میں نے بھی

شرط الحداد وخرط القتاد - وعلمت انك ما تكلمت بهذه الكلمات

جنگ کے لئے ساز و سامان درست کر لیا اور کہا کہ اپنی جگہ پر کھڑا رہ اے سفلہ دشمن کہ میرے مقابل آنا تلوار سے کٹ جانا اور کانٹوں میں پھنس جانا ہے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ باتیں تم نے حسد سے کی نہیں واقعات کے

الاحسدا من عند نفسك لا لاظهار الواقعات - فابتدرت

کٹ جانا اور کانٹوں میں پھنس جانا ہے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ باتیں تم نے حسد سے کی نہیں واقعات کے

قصدك - لئلا يصدق الناس حسدك - فان علماء ديارنا

اظہار کے لئے نہیں کہیں - اس لئے میں تمھاری طرف متوجہ ہوا کہ کہیں تمھاری ان

هذه يستقرون حيلة للازراء - فيستفزهم ويجرءهم على كلمات

شرارتوں سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں اس لئے کہ ہمارے ملک کے علما تو میری تحقیر

قُلْتَ للازدراء - ولولا خوف فسادهم لسکتُ - وما تفوهتُ فی
کے لئے بہانہ ڈھونڈتے رہتے ہیں سو جو کچھ تو نے میری تحقیر میں کہا ہے اس سے انکی
هذا الامر وما تجلدت - ولکن الآن اخاف علی الناس - واخشی
جرأت اور بھی بڑھ جائے گی - اور اگر فساد کا خوف نہ ہوتا تو میں اس معاملہ میں بالکل
وسوسة الخناس - وان بعض الشهادات - ابلغ فی الضرب من
خاموش رہتا - لیکن اب لوگوں کے بگڑ جانے اور شیطان کی وسوسہ اندازی کا ڈر
المرهفات - فاخاف ان یتجدد الاشتعال من کلمات المنار - و
ہے اور یہ پختہ بات ہے کہ بعض شہادتیں ضرب میں تلوار سے بھی زیادہ سخت ہوتی
یسقط میمه ویبقی علی صورة النار - وکنا هزمنا العدا - وفرغنا
ہیں - اب مجھے خوف ہے کہ منار کی باتوں سے اشتعال بڑھ جائے اور اس کا میم گر کر
من الوغی - ونابلنا فکان لنا العُلی - وبذل الجهد کل من رمی -
نری نار کی شکل رہ جائے - اور ہم تو مدت سے دشمنوں کو بھگا کر لڑائی جھگڑے سے
حتی نثلت الکنائن - وفاءت السکائن - ورکدت الزعازع -
فارغ ہو بیٹھے تھے اور ہمیں ہر ایک جنگ میں غلبہ میسر آیا اور ہر ایک جنگ کرنے والا
وکف المتنازع - وجعل الله الهزیمة علی کل من باری - واهلك
اپنی پوری طاقت ہمارے مقابلہ میں خرچ کر چکا تھا - یہاں تک نوبت پہنچ گئی تھی کہ
من مارا - فالآن اُحی اللئام بعد الممات - وشد المنار عضدهم
ترکش خالی ہو گئے تھے اور بالکل آرام چین ہو گیا تھا - سب جھگڑے ٹھنڈے پڑ گئے
بالخزعبیلات - فاری انهم یتصلفون ویستانفون القتال -
اور جھگڑنے والے ہٹ ہٹا گئے تھے اور سب جھگڑنے والوں کو خدا نے بھگا دیا اور

ويبغون النضال ويخدعون الجهال - ورجعوا الى شرهم و
ڈالا تھا - اب وہ سفلے پھر موت کے بعد جلائے گئے اور منار نے اپنی بکمی باتوں سے
زادوا ضداً - بما جاء المنار شيئاً اداً - وجاز عن القصد جداً -
انھیں دلیر اور پکا کر دیا - اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ پھر لاف گزاف مارنے لگے اور
فاكبر كلمه حزب من العمين - واين جهابذة الكلام كالسابقين -
لڑائی کو تازہ کرنا چاہتے ہیں اور اب لڑائی چاہتے اور جاہلوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں
بل يتبعون كلما يسمعون من الحاسدين المفسدين - وليس
پھر اپنے شر کی طرف لوٹ چلے ہیں اور منار کی اس ناپاک بات اور کجروی کی وجہ
فيهم ذواق العبارات المهذبة - ولا الاعناق للوصول الى
سے ضد میں بڑھ چلے ہیں - چنانچہ کچھ اندھوں کو منار کی باتیں بھلی لگی ہیں اور پہلوں
المراعي المستعذبة - لا يعلمون لطف الاساجيع المستملحة - و
کی طرح کلام کے پرکھنے والے اور جاننے والے کہاں بلکہ یہ لوگ تو جو کچھ حاسدوں
لا لطافة الكلم الموشحة - يقولون نحن العلماء - ولا يشعرون ما
مفسدوں سے سُن پاتے ہیں اُسی کے پیچھے ہو جاتے ہیں - ان میں اعلیٰ درجہ عبارتوں
العلم وما الدهاء - وما كان لى حاجة الى ذكر هذه القصة -
کے سمجھنے کا ذوق کہاں اور عمدہ اور سرسبز مرغزاروں تک انکی رسائی کہاں - یہ لوگ
واظهار هذه الغصة - لما لم يكن مدير المنار وحده بدعاً
نمکین سجعوں کا لطف اور آراستہ کلموں کی لطافت کو کیا جانیں - مُنہ سے کہتے ہیں کہ
من المزدرين والمحقرين - بل تعوّد العدا كلهم بالتوهين -
ہم علما ہیں مگر علم اور زیرکی انکے نزدیک نہیں آئی - اور اصل میں مجھے اس قصہ کے بیان کرنے اور

لیصدوا الناس عن سبیل المھتدین ـ ویلحقوھم بالمعتدین ـ و

اپنے رنج کے اظہار کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ منار کا ایڈیٹر ہی تو کوئی اکیلا نیا بد گو

تری کثیرًا منھم یوجدون فی ھذہ البلاد ـ وتعرفھم بقتر

نہیں بلکہ تمام دشمن ایسی ہی توہین کے عادی ہو رہے ہیں اور انکی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو

رھقت وجوھھم من ثور مواد العناد ـ یذکروننی کمثل ما

ہدایت یافتوں کی راہ سے روک کر حد سے نکل جانے والوں میں شامل کر دیں ـ اس

ذکر ـ ویزدروننی کمثل ما احتقر ـ فلا التفت الیھم ولا

قسم کے بہت سے لوگ ان جھگڑالو ں میں ہیں اور اُن کا نشان یہ ہے کہ دشمنی کے مادہ

الی اقوالھم ـ واعرض عنھم واقول جُھّال یصرخون بما ضرب

کے جوش سے اُنکے مُنہ سیاہ اور مسخ ہوئے ہوئے ہیں اس سے تم انکو پہچان لوگے ـ وہ لوگ میری

علی قذالھم ـ وایّ خیر یُرجی منھم مع اصرارھم علی ضلالھم ـ

ایسی ہی تحقیر و تشنیع کرتے ہیں جیسی منار نے کی مگر میں انکے باتوں کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا اُ

ولکن رئیتُ ان صاحب المنار عُظّم فی اعین ھذہ الاشرار ـ

یہ کہتا ہوں کہ جاہل ہیں ـ سر پر کاری ضرب لگی ہے چلائیں نہیں تو کیا کریں اور جب انھیں گمراہی

واکبر شہادتہ بعض زامنہ النار ـ وکانوا یذکرونھا بالعشی

پر اتنا اصرار ہے تو اُن سے نیکی کی امید کیا کی جائے ـ لیکن میں نے دیکھا کہ ان شریروں کی

والاسحار ـ فبلغنی ما یتخافتون ـ وعثرتُ علی ما یسرّون

آنکھ میں منار کے ایڈیٹر کی بزرگی ہے اور بعض آگ کے لادو ٹٹوؤں نے تو اسکی شہادت کو بڑی

ویأتمرون ـ واخبرت انھم یضحکون علیّ وفی کل یوم یزیدون ـ

وقعت دی ہے اور رات دن اسی کا ذکر کرتے ہیں سو مجھے بھی انکی پوشیدہ باتیں پہنچگئیں اور انکی

شرارتوں اور منصوبوں کی اطلاع ملی اور معلوم ہوا کہ وہ مجھ پر ہنستے ہیں اور اس میں روز بروز ترقی کر رہے ہیں ـ

فلما رئیت انہم اغترّوا بلامع القاع - و یرامع البقاع - وزادوا
پس جب میں نے دیکھا کہ وہ جنگل کے سراب پر اور زمین کے سفید سنگریزوں پر دھوکا کھا گئے ہیں

فی العناد والفساد - وخیف ان یعم فتنہم ھذہ البلاد -
اور دشمنی اور بگاڑ میں بڑھ گئے ہیں اور ڈر پیدا ہوا کہ اُن کا فتنہ ان شہروں میں پھیل جائے گا - اور

ورئیت انہم یروننی بشزر عینہم - و یصفقون بیدیہم - و
میں نے دیکھا کہ وہ میری طرف حقارت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں اور مجھے

یاخذوننی کالتلعابۃ - ویُجعجعون بی للدعابۃ - ویجعلو ن
ایک کھلونا سمجھتے ہیں اور ہنسی کھیل کے لئے مجھے محبوس کرتے ہیں اور منار کے کلام کو حیلہ

کلام المنار حیلۃ للتجہیل والتخطیۃ والاحتقار - شمّرت تشمیر
بناتے ہیں میرے جاہل بنانے اور خطاکار ٹھہرانے اور حقیر جاننے میں تو پھر میں نے

من لا یألو جہادا - ویضع فاسا فی راس من رمی الجندل عنادا -
بھی ایک پورے مجاہد کی طرح کمر کس لی جو کلھاڑا مارتا ہے اُس شخص کے سر میں جو دشمنی سے

وبالذی سبقت رحمتہ غضبہ - وقلّت رافتہ عضبہ - ما کنت
اسپر پتھر پھینکے - قسم اُس کی جس کی رحمت اُس کے غضب پر بڑھ گئی ہے اور جس کی مہربانی

اظن فی صاحب المنار الا ظن الخیر - ولکنت اخال انہ قال
نے اس کی تلوار کند کر دی ہے - مجھے صاحب منار کی نسبت نیک گمان تھا اور میرا خیال تھا

ما قال من مصلحۃ لا من ارادۃ الضیر - ولکن ظہر علیّ بعد
کہ اُس نے کسی مصلحت سے ایسا کہا نہ ضرر دینے کے ارادے سے - لیکن پیچھے پتا لگا

ذالک انہ ما کف اللسان کما ھو من سیر الکرام والطبائع
کہ اُس نے زبان کو نہیں روکا جیسے کہ بزرگوں کی عادت اور سعید طبیعتوں کا خاصہ ہوتا ہے

السعيدة - بل اصر على الازدراء فی الجريدة - فاكل الحاسدون
بلکہ اس نے اپنے اخبار میں تحقیر پر اصرار کیا - پس حاسدوں نے اُس کے مُنہ کے اگلے ہوئے
حصيدة لسانه كالعصيدة - وتلقفوا قوله وجدوا الخصومة
زہر کو لذیذ کھانے کی طرح کھایا اور اس کی بات کو قبول کیا اور ختم ہو جانے کے بعد نئی سرے
بعد ما قطعوها كما هو من شيم القرائح البليدة - وحسبوا كلمه كالاسلحة
جھگڑا شروع کر دیا جیسے کہ کودن اجڈ طبیعتوں کی عادت ہوتی ہے اور انھوں نے منار
الحديدة - واشاعوها فی الاخبار والجوائب الهندية - وكتبوا
کی باتوں کو تیز ہتھیار سمجھا اور ہندوستان کے اخباروں میں انھیں شایع کیا اور
كلما يشق سماعها على الهمم البريئة المبرءة - واذوا قلبی كما
ایسی باتیں لکھیں جن کا سننا پاک اور بری ہمتوں کو سخت ناگوار ہوتا ہے اور میرے دل کو
هی عادة الرذل والسفهاء - وسيرة الاراذل من الاعداء - و
دکھایا جیسے کہ عادت کمینوں اور نادانوں کی اور سیرت سفلہ دشمنوں کی ہوتی ہے اور وہ بڑے
كانوا يمشون مرحا بالخيلاء والامتطاء - كانهم البسوا من حلل
گھمنڈ سے اتراکر اور اکڑ کر چلتے تھے گویا انھیں بڑے اعلی درجہ کی خوبصورت پوشاکیں
الحبر والوشاء - او فتحت عليهم مدائن او ردّ احياءهم الميتون
پہنائی گئی ہیں یا بڑے بڑے شہر اُن کے قبضہ میں دیئے گئے ہیں یا اُن کے مرے ہوئے
الى الاحياء - واحسست ان فتنتهم هذه تضر العامة كالاغلوطات
دوست پھر اپنے قبیلہ میں واپس کئے گئے ہیں اور میں نے محسوس کیا کہ اُن کا یہ فتنہ
ويعدون هذه الاقوال من الشهادات القاطعات - وكفى هذا
عام لوگوں کو دھوکے میں ڈالکر سخت ضرر دیگا اور ان باتوں کو وہ بڑی پکی گواہی سمجھیں گے

القدر لخدع بعض الجهلاء۔ واغلاط بعض البله قليل الدهاء۔
اور بعض جاہلوں کے فریب دینے کو اور بعض کم عقل سادہ لوگوں کے دھوکا دینے کو بس ہے
فرئیت جوابه علی نفسی حقا واجبا لا یوضع وزره بدون
پس میں نے اس کا جواب دینا اپنے اوپر حق واجب سمجھا جس کا بوجھ ادا کیے بغیر اتر نہیں
القضاء۔ ودینا لازما لا یسقط حبة منه بغیر الاداء۔ فان دفع
سکتا اور لازم قرض یقین کیا جس میں سے ایک حبہ بھی ادا کرنے کے سوا ذمہ سے نہیں اتر
اوهام العامة من واجبات الوقت وفرائض الامامة۔ فقلّبتُ
سکتا۔ اس لئے کہ عام کے وہموں کو دور کرنا واجبات وقت اور امامت کے فرائض سے
وجهی فی السماء۔ وطلبت عون الله بالبکاء والدعاء۔ لیهدینی
ہے۔ پھر میں آسمان کی طرف منہ کر کے دیکھنے لگا اور دعا اور زاری سے خدا سے مدد مانگنے
الی طریق اتمام الحجة۔ واحقاق الحق وابطال الباطل وایضاح
لگا اس لئے کہ مجھے حجت کو پورا کرنے اور حق کو حق کر دکھانے اور باطل کو نابود کرنے اور رستہ
المحجة۔ فالقی فی روعی ان اؤلف کتابا لهذا المراد۔ ثم اطلب
کے واضح کرنے کی راہ بتلائے۔ پس میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں اس غرض کے لئے ایک کتاب
مثله من هذا المدیر ومن کل من نهض بالعناد من تلك البلاد۔
بناؤں پھر اس کی مثل مانگوں اِس ایڈیٹر سے اور ہر ایسے شخص سے جو اُن شہروں سے دشمنی
وکنت اقبل علی الله کل الاقبال۔ واسعی فی میادین التضرع
کی غرض سے اٹھے اور میں خدا کی طرف پورا پورا متوجہ تھا اور زاری اور فریاد کے میدانوں میں
والابتهال۔ حتی بانت امارة الاستجابة۔ وانجابت غشاوة
دوڑ رہا تھا۔ آخر کار قبول کے نشان ظاہر ہوئے اور شک شبہ کا پردہ پھٹ گیا اور مجھے اس کتاب

الاسترابة۔ ووُفّقتُ لتالیف ذالك الكتاب۔ فسارسله الیہ

کی تالیف کی توفیق بخشی گئی۔ سو میں بعد چھپ جانے اور اس کے بابوں کی تکمیل کے

بعد الطبع وتکمیل الابواب۔ فان اتی بالجواب الحسن واَحسن

اس کی طرف بھیجوں گا۔ پھر اگر منار نے اس کا جواب خوب دیا اور عمدہ رد

الرد علیہ۔ فاحرق کتبی واقبل قدمیہ۔ واعلق بذیلہ۔ و

کیا تو میں اپنی کتابیں جلا دونگا اور اس کے پاؤں چوم لونگا اور اسکے دامن سے لٹک

اکیل الناس بکیلہ۔ وھا انا اقسم برب البریّة۔ اُؤکّد العھد

جاؤنگا اور پھر لوگوں کو اس کے پیمانہ سے ناپوں گا اور لو میں پروردگار جہان کی قسم کھاتا ہوں

لھذہ الالیّة۔ وان کلم الاحرار بکلام۔ اشد جرحًا من جرح

اور اس قسم سے عہد کو پختہ کرتا ہوں۔ اور شریفوں کا زخمی کرنا کلام سے زخم میں سخت تر ہوتا ہے

سھام۔ بل ھو اشق علیھم من قتلھم بلھذم وحسام۔ و

تیروں کے زخم سے۔ بلکہ نیزہ اور تلوار کے ساتھ قتل کرنے سے بڑھکر انپر گران ہوتا ہے اور

ان جراحات السنان لھا التیام۔ ولا یلتام ما جرح کلامٌ۔ واما

یہ پختہ بات ہے کہ نیزوں کے زخم تو مل جاتے ہیں پر کلام کے زخم نہیں ملتے۔ لیکن جو

ما ادعی من المعارف والفصاحة۔ کما یفھم من قولہ بالبداھة۔

اس نے معارف اور فصاحت کا دعوی کیا ہے جیسا کہ ظاہراً اس کے کلام سے سمجھا جاتا ہے

فھی مقالة ھو قائلھا ولا نقبلہ الا بعد ثبوت النباھة۔ وما

یہ اس کا نرا دعوی ہی دعوی ہے اور ہم اُسے مان نہیں سکتے جب تک وہ اپنی بزرگی

اظنّ ان یکتب المنار من معارف کمعارف کتابی۔ ویری

کا ثبوت نہ دے اور میرے تو خیال میں بھی نہیں آسکتا کہ منار میری کتاب جیسے معارف

بريقا كبريق ما في قرابي - ثم معذالك تناجيني نفسي في بعض الاوقات -

لکھ سکے اور میری تلوار جیسی چمک اور آب دکھا سکے - اور اسپر بھی میرے دل میں کبھی

ان من الممكن ان يكون مدير المنار بريًا من هذه الالزامات -

کبھی آتا ہے کہ ممکن ہے کہ منار کا ایڈیٹر ان الزاموں سے بری ہو اور ممکن ہے کہ اُس

ويمكن انه ما عمد الى الاحتقار والنطح كالعجماوات - بل اراد

نے حقارت کا اور چارپایوں کی طرح سینگ سے مارنے کا ارادہ نہ کیا ہو بلکہ یہ چاہا ہو کہ

ان يعصم كلام الله من صغار المضاهات ✝ - وانما الاعمال بالنيات -

خدا کی کلام کو مشابہت اور مماثلت کی ذلت سے بچائے اور اعمال موقوف ہیں نیتوں پر

فان كان هذا هو الحق فلا شك انه ادّخر لنفسه بهذه المقالات

پس اگر یہ سچ ہے تو بیشک اس نے ان باتوں سے اپنے لئے بہت سے درجے اکٹھے کر لئے

كثيرا من الدرجات - فان حُبّ كلام الله يدخل في الجنة

اس لئے کہ کلام اللہ کی محبت جنت میں لے جاتی ہے اور ڈھال کی طرح

ويكون عاصما كالجنة - واى ذنب على الذى سبّني لحماية الفرقان

بچانے والی ہوتی ہے - اور اس شخص کا گناہ ہی کیا جس نے مجھے گالی دی

لا للاحتقار وكسر الشان - ونحا به منحى نصرة الدين - لا لطلب

فرقان کی حمایت کے لئے نہ حقارت اور کسر شان کے ارادہ سے اور اس سے اس کا قصد دین

التحقير والتوهين - وهل هو في ذلك الا بمنزلة حماة الاسلام

کی نصرت ہو تحقیر اور توہین کا اشتغال نہ ہو - ایسا شخص تو اسلام کا حامی اور کلام اللہ

والداعين الى عزة كلام الله العلام - الذى هو ملك الكلام -

کی عزت کی طرف جو سب کلاموں کا بادشاہ ہے بلانے والا ہے اور خدا ہر شخص کے باطن اور راز کو

✝ الحاشية - واظن انه استشاط من منع الجهاد - ووضع الحرب والسيوف الحداد - وان الوقت وقت اراءة الآيات لا زمان سل المرهفات - ولا سيف الا سيف الحجج والبينات - فلا

ترجمہ حاشیہ - مجھے تو یقین ہے کہ وہ غضب میں آیا ہے جہاد کے روکنے اور تیز تلواروں اور لڑائی کے دور کر دینے سے - اور اب نشانوں کے دکھا

واللہ یعلم السرّ وما اخفےٰ۔ ولکل امرءٍ مانوی۔ ولکنی معتذر
جانتا ہے۔ اور جس کی جو نیت ہو گی وہی پھل اسے ملے گا۔ لیکن میں بھی ویسا
کمثل اعتذارہ۔ فان الفتن قد انتشرت من اقوالہ واخبارہ۔
ہی عذر کرتا ہوں جیسا اس نے کیا اس لئے کہ اس کے اقوال اور اخبار سے فتنے پھیل گئے
فوجب ان اشمر عن ذراعی لثارہ۔ ولم یکن لی بدّ من ان افضّ
ہیں۔ سو ضرور ہوا کہ عوض لینے کو آستینیں چڑھالوں۔ اور اب مجھے اس کے سوا چارہ
ختم سرہ۔ واللہ یعلم حقیقۃ نیتہ وکیفیۃ برّیتہ وبرّہ۔ فان
نہیں کہ اس کے راز کی مہر توڑ دوں اور خدا جانتا ہے اس کی نیت کی حقیقت کو اور
کان نوی الخیر فیما قال فسیعتذر ولا یبتغی النضال۔ وان
اسکی نیکی اور بریت کی کیفیت کو۔ پس اگر اپنی باتوں میں اُس نے نیکی کی نیت
کان قصد التوھین والاحتقار فسیقضی اللہ بینی وبینہ و
کی ہو گی تو ضرور عذر خواہی کرے گا اور جنگ و مقابلہ نہ چاہے گا اور اگر توہین و تحقیر کا
من ظلم فقد بار۔ وانی سارسل کتابا الی مدیر المنار۔ لیفکّر
ارادہ کیا ہے تو خدا اس میں اور مجھ میں جلد فیصلہ کریگا اور ظالم ہلاک ہوگا۔ اور منار کے
فیہ حق الافکار۔ فامّا اکفھرّ ابعد واما اعتذار۔ وانما ھو
ایڈیٹر کو کتاب بھیجوں گا یا تو وہ پھر طیش اور اشتعال میں آیا یا عذر معذرت کر دی اور
لاظھار الحق معیار۔ فان تنصّل المنار من ھفوتہ۔ وتندّم
اظہار حق کے لئے وہ معیار ہو گی۔ پس اگر منار اپنی بکواس سے باز آ گیا اور اپنی باتوں پر
علی فوھتہ۔ فما لنا ان ناخذہ علی عثرتہ۔ وان لم یتوسم قرن
پشیمان ہوا تو ہمیں کیا ضرور ہے کہ اسکی لغزش پر گرفت کریں اور اگر اس نے اپنے

نضالہ - ولم یطلع علی حللی وعلی اسمالہ - نعلیہ ان یکتب کتابا
مقابلہ کے حریف کو فراست سے نہ پہچانا اور میرے خوبصورت لباسوں پر اور اپنی پھٹی
کمثل کتابی وعلی منوالہ - لیحکم اللہ بیننا بعد بث الاسرار و
پرانی گدڑیوں پر آگاہ نہ ہوا تو اسپر فرض ہے کہ میرے طرز وطریق کی کتاب لکھے تو کہ
نث الاخبار - وارجو من اللہ ان یبعث بعض اولی الابصار -
خدا ہم میں خبروں اور رازوں کے ظاہر ہونے کے بعد فیصلہ کرے - اور مجھے خدا سے امید
وفضلاء الدیار - لیفتحوا بالحق بینی وبین من یرقص علی المنار -
ہے کہ وہ ایسے بینا اور فاضل شخص پیدا کر دیگا جو میرے اور منار کے معاملہ میں سچا
ولیتدبروا کلامی وکلامہ بالغور التام - ولیستشفوا جوھر
فیصلہ کریں گے اور میری اور اس کی کلام کو پوری غور سے سوچیں گے اور کلام کی موتیوں
الکلام - ویمیزوا النور من الظلام - واعترف ان بعض اھل
کو خوب پرکھیں گے اور اندھیرے اور روشنی میں فرق کریں گے - اور میں مانتا ہوں کہ بعض
الجرائد اعطوا نبذًا من الفصاحۃ - ورزقوا طرزا من الملاحۃ -
اخبار نویسوں کو کسی قدر فصاحت اور ملاحت دی گئی ہے مگر وہ خدا کی باتوں کے اونچا کرنے
ولکن لا لاعلاء کلمۃ اللہ بل للاستماحۃ - یجزوا العین ولو
کے لئے نہیں بلکہ دنیا کا مال اور سود حاصل کرنے لئے خرچ ہوتی ہے اس لئے کہ جھوٹ اور
بالکذب والوقاحۃ - فلا ننکر حذقھم بزرقھم وتمحل رزقھم
بیحیائی سے روپیہ پیدا کریں - پس ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ وہ فریب میں بڑے
طورا بالاطراء - والاخری بالازدراء - لینثالوا علی انفسھم الدراھم
دانشمند ہیں اور کبھی جھوٹی تعریفوں سے روزی کماکھاتے ہیں اور کبھی کسی کی ہجو اور ذم سے

وليتخلصوا من اللاواء - فلا شك ان لسنهم من الولاية
اس لئے کہ اپنے لئے روپیہ جمع کرلیں اور مصیبتوں سے چھوٹ جائیں - سو اس میں شک نہیں
الشيطانية - لا من الكرامة الربانية - ومن حيل الاقتناء
کہ انکی زبانیں شیطانی ولایت سے ہیں اور ربانی کرامت سے نہیں اور مال اور روپیہ جمع
والاحتياز - لا من بدائع الاعجاز - وان بلاغتي شئ يجلي به
کرنے کے حیلے بہانے ہیں عجیب اعجاز کی قسم سے نہیں - اور میری بلاغت وہ شے ہے کہ ذہنوں
صداء الاذهان - ويجلي مطلع الحق بنور البرهان - وما انطق
کے زنگ اس سے دور ہوئے ہیں اور حق کے مطلع کو نور برہان سے روشن کرتی ہے اور میں
الا بانطاق الرحمان - فكيف يقوم حذائي من قيد لحظه بالدنيا
رحمان کے بلائے بولتا ہوں پس کیونکر میرے مقابل کھڑا ہو سکتا ہے جس کی نگہ دنیا
ومال اليها كل الميلان - ورضي بزينتها كالنسوان - ام يزعمون
تک محدود ہے اور بالمقابل اس کی طرف جھک پڑا ہے اور عورتوں کی طرح اسکی زینت پر راضی
انهم من اهل اللسان - سيهزمون ويولون الدبر عن الميدان -
ہو گیا ہے - کیا وہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ اہل زبان ہیں عنقریب شکست کھائیں گے اور میدان سے
ومثلهم كمثل ظالع يريد ليدرك شأو الضليع - فلا يمشي الا
دم دبا کر بھاگیں گے - انکی مثال اس لنگڑی اونٹنی کی سی ہے جو پورے مضبوط گھوڑے کی غایت کو
قدما ويسقط على الدسيع - او كرجل راجل وحيد يسري في
پالینا چاہتی ہے سو ایک ہی قدم چل کر گردن کے بل گر پڑتی ہے یا اس تنہا پیادہ کی سی ہے جو چلتا ہے
ليلة شابت ذوائبها - وانتابت شوائبها - واشتد ظلامها -
ایسی رات میں جس کے گیسو سفید ہو رہے ہیں اور اسکی آفتیں پے در پے آرہی ہیں اور اسکا اندھیرا سخت

كثرهوامها - وهو ينقل تائهاً من واد الى وادٍ - وليس معه
ور اس کے کیڑے مکوڑے بہت ہوگئے ہیں - اور وہ ایک وادی سے دوسری میں مارا مارا
سراج ولا يسمع صوت هادٍ - وما رافقه من رفيق وما تزوّد
پھرتا ہے اور نہ اُس کے پاس چراغ ہے اور نہ کسی رہنما کی آواز سنتا ہے اور نہ اس کا کوئی
من زاد - ولا يجد خفيرا - ولا يرىٰ بشيرا - ولا مصباحا منيرا -
ساتھی ہے اور نہ سفر خرچ ہی پاس ہے - اور نہ کوئی بدرقہ ملتا اور نہ کوئی مژدہ رسان نظر
ورجل اٰخر اراد سفرا بالخيل والرجالة - فتد ثر فرسا كالغزالة -
آتا ہے اور نہ روشن چراغ - اور ایک اور شخص ہے جس نے سفر کرنا چاہا ہے سواروں اور
وخرج من البلدة اذا ذرّ قرن الغزالة - مع رفقة كالهالة -
پیادوں کے ساتھ - پس وہ آہو وش گھوڑے پر سوار ہوا اور آفتاب کے چڑھتے ہی شہر
عاصمين من الضلالة - هل يستوى ذٰلك وهذا عند اولى النهىٰ - و
سے نکل کھڑا ہوا اپنے چند رفیقوں کے ساتھ جو ہالہ کی طرح تھے اور بھٹکنے سے بچانے والے
ان فى ذالك لعبرة لمن يخشىٰ - فالحق والحق اقول ان اهل
تھے - کیا دانشمندوں کے نزدیک یہ دونوں شخص برابر ہیں - اس مثال میں ڈرنے والے
الله يرزقون من رب العباد - ويهدون الى طريق السداد -
کے لئے عبرت ہے - سو سچ یہی ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ کے لوگوں کو بندوں
ويُهَيّأ لهم جميع لوازم الرشاد - ويعطى لهم كل قوة وجبت للعتاد
کے پروردگار سے روزی ملتی ہے اور درستی کی راہ کی طرف انھیں چلایا جاتا ہے - اور
وكفت للارتقاء على المصاد - فما كان لاهل الدنيا ان يسابقوهم و
کامیابی کے سارے لوازم انکے لئے بہم پہونچائے جاتے ہیں اور انھیں سازو سامان کے لئے

یاتوا باکباد مثل تلک الاکباد - ولو استنوا استنان الجیاد - وکیف
جتنی قوت درکار ہوتی ہے اور صید گاہ پر چڑھنے کے لئے کافی ہوتی ہے بخشی جاتی ہے
وان قلوبھم منتشرۃ کانتشار الجراد - وان السنھم علی النجاد -
سو دنیا داروں کے برتے میں نہیں ہوتا کہ اُن سے آگے نکل جائیں اور اُن کا سا دل گردہ
واروا حھم فی الوھاد - یقولون انا نحن من العرب - وغذینا
لائیں - خواہ گھوڑوں کی طرح دوڑیں - اور یہ ہو کیونکر سکتا ہے اس لئے کہ اہل دنیا کے دل
من امھاتنا دَرّ الادب - وانا فی ملک النطق کاقیال - وابناء اقوال -
ٹڈیوں کی طرح پراگندہ ہوتے۔ اُن کی زبانیں تو بیشک اونچی زمین پر ہوتی ہیں پر روحیں گڑھوں میں
فقد استکبروا بنفوسھم الابیۃ - والسنتھم العربیۃ - واوطنوا
کہتے ہیں ہم عرب ہیں اور ہمیں ہماری ماؤں نے ادب کا دودھ پلایا ہے اور ہم گویائی کے ملک کے سردار ہیں
انفسھم امنع جنابٍ - وزعموا انھم یفلون حد کل ناب - وما
اور پسران گفتار ہیں - سو یہ لوگ سرکش نفسوں سے گردنیں اکڑا رہے ہیں - اور اپنے تئیں بڑی
اولیاء عرفوا من غباوۃ الجنان - ان اولیاء الرحمان - یعطون مالا یعطی
مضبوط بارگاہ میں جگہ دیتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ ہر ایک عظیم الشان آدمی کو ہرا سکتے ہیں اور نادانی
لاھل اللسان - من المعارف وحسن البیان - ولا یدرک براعتھم
کی وجہ سے نہیں سمجھ سکتے کہ خدا کے دوستوں کو وہ حسن بیان اور معارف دیئے جاتے ہیں جو اہل زبان
غیرھم مع جھد مُعنتٍ وصرف الزمان - وانی لھم نصیب من
کو نہیں ملتے - اور دوسرے لوگ خواہ کتنی ہی زحمت اٹھائیں اور وقت خرچ کریں اُنکے کمال کو پا
ھذا الشان - ولو اوتوا بلاغۃ سحبان - فانھم ما صقلوا مرآۃ
نہیں سکتے اور سحبان کی بلاغت بھی انھیں مل جائے جب بھی انھیں اس شان سے کہاں

الایمان - وماذاقوا طعم العرفان - ثم جمعوا بین الحمق والحرمان

حصہ مل سکتا ہے اس لئے کہ انھوں نے ایمان کے آئینہ کو تو کبھی جلا دی ہی نہیں - اور عرفان کا

وما استطاعوا ان یرجعوا الی الرحمان - بل صار شغل جرائدھم

مزا کبھی چکھا ہی نہیں - پھر اس کے علاوہ حماقت اور محرومی دو باتیں اُنکے حصے میں آئی ہیں اور

فی سُبُلھم کالصلات - فھم یحافظون علیہ کفریضۃ الصلوۃ -

وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتے بلکہ اخبار نویسی کا شغل اُنکی راہ میں بڑی بھاری چٹان بنگیا ہے

یشیعون الجرائد لقبض الصلات - واستنضاض الاحالات -

سو وہ اس شغل میں فریضۂ نماز کی طرح لگے رہتے ہیں اور اخباروں کو انعامات اور صلات کے حاصل

الا قلیل من اھل التقات - واکثرھم لا یطیرون الا فی الاھواء -

کرنے اور روپیہ پیسہ کمانے کے لئے شایع کرتے ہیں بجز قدرے قلیل متقیوں کے - اور اکثر تو

وقص جناحھم من الطیران الی السماء - یمشون فی الظلام

نفسانی خواہشوں کی ہواؤں میں اڑتے ہیں اور آسمان کی طرف پرواز کرنے سے اُنکے پر و بال

المسبل - وتراھم لدنیاھم فی التململ - وتصرخ اقلامھم للقری

کاٹے گئے ہیں - گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چلتے ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ وہ دنیا کی خاطر بے چین

المعجل - یطلبون لقوحا غزیرۃ الدرّ - قلیلۃ الضرّ - یستقرون

رہتے ہیں اور انکی قلمیں اسی فانی دنیا کی ضیافتوں کے لئے چیختے چلاتے ہیں - وہ ڈھونڈتے

الصید الی السواحل - والاحبولۃ علی الکاھل - ویقترون کل

ہیں بہت دودھ دینے والی کم ضرر اونٹنی کو ڈھونڈتے ہیں شکار کو ساحل پر اور جال اور

شجراء - ومرداء - ویجوبون لھا البیداء والصحراء - وما تری

رسیوں کو کاندھے پر - ہر بادرخت اور بے درخت جنگل میں خاک چھانتے پھرتے ہیں اور

احدامنهم قریر العین - الا باحراز العین - وتمضی لیلتهم جمعاً
اس کی خاطر دشت و بیابان طے کرتے ہیں - تم ایک کو بھی ان سے نہ دیکھوگے خنک چشم سوا
فی هذه الخیالات - والنهار اجمع فی نحت العبارات - فما الهم
روپیہ پیسہ کے حاصل کرنے کے - اور انکی ساری رات گزرتی ہے ان ہی خیالوں میں اور دن
وللروحانیین - والعباد الربانیین - الذین یعطون عذوبة
سارا کٹتا ہے عبارتوں کی تراش خراش میں - سو انھیں روحانیوں اور ربانی بندوں سے کیا
اللسان وطلاقة کالعین - ویرزقون بصیرة القلب مع نور
نسبت جنھیں دی جاتی ہے زبان کی شیرینی اور روانی چشمہ کی طرح اور انھیں دل کی
العین - ویفوزون من ربهم بالسهمین - ویرجعون بالغنمین
بینائی اور نور دیدہ دونوں بخشی جاتی ہیں - اور وہ پاتے ہیں اپنے رب سے دو حصے اور
وانهم قوم نزلوا عن متن رکوبة الاهواء - وحلوا افناء الفناء جلت
لوٹتے ہیں دوہری لوٹ لیکر - اور وہ وہ لوگ ہیں جو اتر پڑے ہیں ہوائے نفس کی سواری
نیتهم - وقلت غفلتهم - لا یرون فی سبیل الله اثراً الا
کی پیٹھ پر سے اور اترے ہیں فنا کی آنگن میں - انکی نیتیں اور مقاصد بڑے ہیں اور غفلت
یقفونه - ولا جداراً الا یعلونه - ولا وادیاً الا یجزعونه - ولا هادیاً
ان میں نہیں - اللہ کی راہ میں کوئی ایسا نشان نہیں دیکھتے جسکی پیروی نہ کریں اور کوئی
الا یستطلعونه - عشاق الرحمان - وفی سبیله کالنشوان من
ایسی دیوار نہیں دیکھتے جسپر چڑھ نہ جائیں اور نہ کوئی ایسی وادی جسے طے نہ کریں اور نہ
ذالذی یقرع صفاتهم - او یضاهی صفاتهم - ومن جاء هم
کوئی ایسا ہادی جس سے راہ کی خبر نہ پوچھ لیں - وہ رحمان کے عاشق اور اسکی راہ میں سرمست اور

کدبیر - فقد لفح ولا کلفح ھجیر - انھم یسعون الی الحضرۃ عند
متوالے ہوتے ہیں - وہ ہے کون جو انکی توہین و تحقیر کرے یا اُن جیسی صفات پیدا کر دکھائے
المشکلات - بدمع احر من دمع المقلات - وان مثلھم کمثل
جو شخص انکے مقابل مخالف بنکر آیا وہ روسیاہ ہوا - وہ لوگ مشکلات کے وقت خدا کی طرف
سرحۃ کثیفۃ الاغصان - وریقۃ الافنان - مثمرۃ بثمار
دوڑتے ہیں ایسے آنسوؤں کے ساتھ جو گرم دیگچی سے بھی زیادہ گرم ہوتے ہیں - وہ اُس
الجنان - ومن اتاھا تساقط علیہ رطبا جنیا فطوبی للجوعان
درخت کی مانند ہوتے ہیں جسکی شاخیں گھنی ہوں اور اسکی ٹہنیوں پر خوب پتیاں ہوں اور
انھم قوم زکّوا دثارھم وشعارھم - وخرجوا من انفسھم - وزایلوا
بہشتی پھل اُسے لگے ہوں اور جو اس کے پاس آوے تر بتر میوے اسپر گرائے سو بھوکے
وجارھم - ورحموا من جار علیھم وجارھم - واطفاء وا نار
کو خوشخبری ہو - وہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے اندر باہر دونوں کو پاک کیا ہوتا ہے اور اپنے
النفس وکملوا انوارھم - واما نفوس اھل الدنیا فتشابہ یوما
نفس سے نکل چکے اور اپنے نشیمن کو چھوڑ چکے ہوتے ہیں - وہ اپنے بیداد گر اور ہمسایے سے
جوہ مزمّھر - ودجنہ مُکفھّر - وتراھم عاری الجلدۃ من
پیار کرتے ہیں اور انھوں نے نفسوں کی آگ بجھادی ہوئی ہوتی اور اپنے نوروں کو کامل کیا ہوا
حلل الاتقاء - وبادی الجردۃ من غلبۃ الفحشاء - قد اعتموا
ہوتا ہے - مگر دنیا داروں کے نفس اُس دن کی مانند ہوتے ہیں جسکی فضا میں خطرناک سردی
بریطۃ الاستکبار - واستثفروا بفویطۃ الخیلاء والفخار -
اور اس کے بادل سخت گھنے اور تاریک ہوں - یہ لوگ تقوی کے لباسوں سے برہنہ اور بدکاریوں کے غلبہ

فکیف یویدون من رب العالمین - بل ودائم ضفف

کے سبب سے محض ننگے ہوتے ہیں - انھوں نے گھمنڈ اور خود بینی کے کپڑے پہنے ہوتے ہیں - سوا یسے

وکرش یدعونهم الی الشیاطین - یبکون انهم اهلکوا من

حال میں خدا کی طرف سے انھیں کیونکر تائید ملے - انکے پیچھے انکے بال بچے اور عیال پڑے رہتے

الشظف وصفر الراحة - وحصهم جنف وقشف فما بقی معهم

ہیں جو انھیں شیطان کی طرف بلاتے ہیں - وہ روتے ہیں کہ فقر فاقہ اور افلاس سے ہلاک ہوگئے اور

ذرة من الراحة - ثم یقولون نحن سراة اندیة الادب - و

لاغری اور تنگ گذرانی نے انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ذرہ بھر بھی آرام اور چین انہیں نہیں پھر بھی

حماة لسن العرب - کلا بل رکدت ریحهم - وخبت مصابیحهم

کہے جاتے ہیں کہ ہم ادب کی انجمنوں کے سردار اور زبان عرب کے حامی کار ہیں - جھوٹے ہیں بلکہ انکی ہوا ٹھہر

واجدبت بقعتهم - وتخلی بعد الاخلاء منتجعهم ونجعتهم

گئی ہوئی ہے اور انکے چراغ گل ہو چکے ہیں اور انکی زمین خشک سالی کی ماری ہوئی ہے اور خیر و برکت

ولن یرد الیهم جلالة شانهم حتی یردوا انفسهم الی الحضرة -

اُن سے بالکل جاتی رہی ہے انکی خوشحالی اور بزرگی کبھی واپس نہ آئے گی جب تک خدا کی

ولن یغیر ما بهم حتی یغیروا ما فی الطویة - ولو ات ما فی الارض

طرف رجوع نہیں لائیں گے اور انکا برا حال نہیں بدلے گا جب تک اپنی نیتوں کو پاک صاف نہیں

انصار الهم ما کان لهم ان یعجزوا المرسلین - ولو اتوا بالاولین

کریں گے - اور اگر تمام روئے زمین کے باشندے انکے مددگار بن جائیں خدا کے مرسلوں پر کبھی غالب

والاخرین - من دون المتقین - الا ینظرون الی الذین

نہ آسکیں گے - خواہ متقیوں کے سوا اگلے پچھلے لوگوں کو بھی لیتے آئیں - وہ گذرے ہوئے لوگوں کے حال میں

خلوا من قبلهم هل هم غلبوا او عجزوا ورسل اللہ او کانوا
غور نہیں کرتے ۔ کیا وہ خدا کے رسولوں پر غالب آ گئے تھے یا مغلوب ہوئے تھے ۔ سنو ساری قلمیں
من المغلوبین ۔ الا ان الاقلام کلھا للہ وھی معجزۃ من
خدا کے قبضے میں اور وہ کتاب مبین کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہیں ۔ پھر
معجزات کتاب مبین ۔ ثم یتلقاھا المقربون علی قدر اتباع
وہی قلمیں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کی قدر پر مقربوں کو عطا
خیر المرسلین ۔ فان المعجزات تقتضی الکرامات لیبقی اثرھا
ہوتی ہیں اس لئے کہ معجزات چاہتے ہیں کرامات کو تو کہ اُن کا نشان قیامت
الی یوم الدین ۔ وان الذین ورثوا نبیھم یُعطون من نعمہ
تک باقی رہے اور اپنے نبی علیہ السلام کے وارثوں کو بطور ظلیت کے آپ کی
علی الطریقۃ الظلیۃ ۔ ولولا ذالک لبطلت فیوض النبوۃ ۔
نعمتیں مرحمت ہوتی ہیں ۔ اور اگر یہ قاعدہ جاری نہ رہتا تو نبوت کے فیض
فانھم کاثر لعین انقضی ۔ وکعکس لصورۃ فی المراۃ یُری ۔
بالکل باطل ہو جاتے ۔ اس لئے کہ یہ وارث نقش ہوتے ہیں اُس اصل کے جو گزر چکی
وانھم اکتحلوا بمرود الفناء ۔ وارتحلوا من فناء الریاء ۔ فما
ہوتی ہے اور گویا عکس ہوتے ہیں ایک صورت کے جو شیشہ میں نظر آتا ہے ۔ ان لوگوں نے فنا کی سلائی
بقیت بقی شے من انفسھم وظھرت صورۃ خاتم الانبیاء ۔
سے سرمہ آنکھ میں ڈالا ہوتا اور ریاکاری کے آنگن سے کوچ کر چکے ہوتے ہیں ۔ اس طرح پر اُنکا
فکل ما ترون منھم من افعال خارقۃ للعادۃ ۔ او اقوال مشابھۃ
اپنا تو کچھ بھی رہا نہیں ہوتا اور خاتم الانبیاء کی صورت ہی نمودار ہو جاتی ہے ۔ سو ان لوگوں سے جو کچھ

بالصحف المطهرة۔ فلیست هی منهم بل من سیّدنا خیر

خارق عادت افعال یا اقوال پاک نوشتوں سے مشابہ تم دیکھتے ہو وہ انکی طرف سے نہیں بلکہ

البریّة۔ لکن فی الحلل الظلیة۔ وان کنتم فی ریب من هذا

وہ حضرت سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ہوتے ہیں۔ ہاں وہ ظلیت کے لباسوں

الشأن۔ لاولیاء الرحمٰن۔ فاقرؤا اٰیت صراط الذین انعمت

میں ہوتے ہیں۔ اور تمہیں اولیاء الرحمان کی نسبت ایسی بزرگی اور شان میں شک ہے تو پڑھ لو آیت

علیهم بالامعان۔ اتعجبون ولا تشکرون۔ وترون صورکم

صراط الذین انعمت علیہم کو غور اور فکر سے۔ کیا تم تعجب کرتے ہو اور شکر گزار نہیں ہوتے اور تم آئینوں میں

فی المرایا ثم لا تفکرون۔ الا ان لعنة الله علی الذین یقولون انا

اپنی صورتیں دیکھتے ہو پھر بھی نہیں سوچتے۔ سنو خدا کی لعنت اُن پر جو دعوی کریں کہ وہ قرآن کی مثل

ناتی بمثل القران۔ انه معجزة لا یاتی بمثله احد من الانس

لاسکتے ہیں۔ قرآن کریم معجزہ ہے جس کی مثل کوئی انس و جن نہیں لاسکتا اور اس میں

والجان۔ وانه جمع معارف ومحاسن لا یجمعها علم الانسان

وہ معارف اور خوبیاں جمع ہیں جنھیں انسانی علم جمع نہیں کرسکتا

بل انه وحی لیس کمثله غیره وان کان بعده وحیا اٰخر من

بلکہ وہ ایسی وحی ہے کہ اس کی مثل اور کوئی وحی بھی نہیں اگرچہ رحمان کی

الرحمان۔ فان لله تجلیات فی ایحائه۔ وانه ما تجلی من قبل

طرف سے اسکے بعد اور کوئی وحی بھی ہو۔ اس لئے کہ وحی رسانی میں خدا کی تجلیات ہیں اور یہ

ولا یتجلی من بعد کمثل تجلیه لخاتم انبیاءه۔ ولیس شان وحی

اور یہ یقینی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلی جیسی کہ خاتم الانبیاء پر ہوئی ایسی کسی پر نہ پہلے ہوئی اور نہ کبھی پیچھے ہوگی

الاولياء كمثل شان وحي الفرقان - وان اوحي اليهم كلمة

اور جو شان قرآن کی وحی کی ہے وہ اولیاء کی وحی کی شان نہیں۔ اگرچہ قرآن کے کلمات

كمثل كلمات القران - فان دائرة معارف القران اكبر

کی مانند کوئی کلمہ انھیں وحی کیا جائے۔ اس لئے کہ قرآن کے معارف کا دائرہ سب دائروں

الدوائر - وانها احاط العلوم كلها وجمع في نفسها

سے بڑا ہے اور اس میں سارے علوم اور ہر طرح کی عجیب اور پوشیدہ باتیں جمع

انواع السرائر - وبلغت دقائقها الى المقام العميق

ہیں اور اس کی دقیق باتیں بڑے اعلیٰ درجہ کے گہرے مقام تک پہونچی ہوئی ہیں

الغائر - وسبق الكل بيانا وبرهانا وزاد عرفانا - وانه

اور وہ بیان اور برہان میں سب سے بڑھ کر اور اُس میں سب سے زیادہ عرفان ہے

كلام الله المعجز ما قرع مثله اذانا - ولا يبلغه قول الجن

اور وہ خدا کا معجز کلام ہے جس کی مثل کانوں نے نہیں سنا اور اس کی شان کو جن

والانس شانا - فمثل القران وغير القران كمثل رويا

و انس کا کلام نہیں پہونچ سکتا۔ سو قرآن اور دوسرے کلام کی مثال اُس رویا کی ہے

راها ملك عادل رفيع الهمة كامل الفهم والقياس -

جو دیکھی ایک بادشاہ عادل بلند ہمت اور پورے دانا نے - اور وہی رویا دیکھی ایک

ورئ هذه الرويا بعينها رجل اخر قليل الفهم قليل

دوسرے عامی کم فہم پست ہمت نے - سو اس میں شک نہیں کہ بادشاہ کا خواب

الهمة ومن عامة الناس - فلا شك ان رويا الملك

اور اس عامی کا گو ظاہر میں ایک ہی ہیں لیکن دانشمند اور بغیر جاننے والے کے نزدیک

ورؤيا هذا الرجل وان كانت واحدة غير مميزة في ظاهر

ایک نہیں - بلکہ عادل بادشاہ کی تعبیر بہت بلند اور عام اور نفع رسان اور سب لوگوں

الحالات - ولكن ليست بواحدة عند عارف تعبير

کے حق میں خیر و برکت اور بہت ہی درست اور صاف ہے - مگر عامی کی رویا اکثر

الرؤيا وذي الحصات - بل لرؤيا الملك العادل تعبيرا علی

صورتوں میں آمیزش اور میل کچیل سے پاک نہیں ہوتی - اس کے علاوہ اس کا اثر

وارفع واعم وانفع - وهي للناس كلهم خير ومع ذالك

بیٹوں اور باپوں یا تھوڑے سے دوستوں سے آگے نہیں جاتا -

اصح والمع - واما رؤيا رجل هو من ادنى الناس - فلا

اور اگر اغیار سوار بھی ہوں تو بھی بہت ہی

يتخلص في اكثر صورها من الالتباس بل من الادناس -

نزدیک جگہ میں ڈیرے ڈال دیتے ہیں

ثم مع ذالك لا تجاوز اثرها من الابناء والآباء - او شرذمة

اور پالانوں سے اتر کر آشیانوں میں گھس

من الاحباء - وان ركب هؤلاء الاغيار - ينيخون بادنى

جاتے ہیں - مگر قرآن کریم کے سواروں

الارض مطايا التسيار - وينتقلون من الاكوار الى الاوكار -

کا یہ حال ہے کہ وہ آبادی کے ہر دائرہ

واما خيل الفرقان فيجوبون كل دائرة العمران - وهو كتاب

کو قطع کرتے ہیں - قرآن کریم ایک کتاب ہے

تجری تحتہ بحار العرفان - ولا یطیر فوقہ طیر التبیان - و

جس کے نیچے عرفان کے دریا بہتے ہیں - اور کسی گویائی کا پرندہ اس سے فوق اُڑ

ما تکلم احد الاّ دانَ من خزائنہ - واخرج من بعض

نہیں سکتا - اور ہر بولنے والا اُسی کے خزانوں اور دفینوں سے کچھ لیتا ہے اور میرے

دفائنہ - واری کل متکلم صفر الیدین - من غیر التطوّق

نزدیک ہر متکلم اس قرضہ میں مبتلا ہونے کے بغیر محض تہی دست ہے - اور قرضدار

بھذا الدین - وکل غریم یجدّ فی التقاضی - ویلجّ فی

سے سخت تقاضا کیا جاتا اور سخت کوشش کی جاتی ہے کہ قاضی تک پہونچاکر

الافتیاد الی القاضی - واما القرآن فیتصدق علی اھل

اس سے روپیہ وصول کیا جائے - مگر قرآن کریم تنگ دستوں کو صدقات دیتا اور

الاملاق - وینزع عن الارھاق - بل یعطی سبائک الخلاص -

ساری تنگیاں دور کرتا بلکہ اخلاص والوں کو سونے کی ڈلیاں دیتا ہے اور

لاھل الاخلاص - ولا یمنّ علی الغرماء بالانظار - بل یرغبھم

اپنے قرضداروں کو مہلت دینے کا احسان نہیں جتاتا بلکہ ان کو سونا

فی احتجان النضار - ولا یاخذ سارقاً - ان کان فارقاً* - وانا

اکٹھا کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور کسی چور کو اگر وہ ڈرنے

نحن تلامیذ الفرقان - وانتزعنا من بحرہ بعد ما صرنا کالکیزان

والا شخص ہی ہو نہیں پکڑتا - اور ہم تو اول کوزے بنے

فان کان مدیر المنار - تزرّی علیّ لھذا الاعتذار - فندعولہ

پھر قرآن کے دریا سے لبالب ہوئے - سو اگر منار کا ایڈیٹر اس جہت سے

* الحاشیہ - اعنی مَن اقتبس من القرآن آیۃً بصحت النیّت - خائفاً من الحضرت - فلا اثم علیہ عند علماء الشان ذی المجد والمنۃ - منہ

لغيرة لله الغيور الغفار - ولو قمت على مقامه - لقلت كمثل

مجھ سے بگڑا ہے تو میں اس کی غیرت کی وجہ سے اس کے لئے خدا سے دعا کرتا ہوں

كلامه - ولعنة الله على من انكر باعجاز القران وجوهر حسامه - وتفرد درّة

اعجاز القرآن

اور اگر میں اسکی جگہ ہوتا تو میں بھی وہی کہتا جو اس نے کہا - میرے نزدیک خدا

كلمه ونظامه - ووالله انا نشرب من عينه - ونتزين بزينته

کی لعنت اسپر جو قرآن کے اعجاز کا انکار کرتا اور اپنے کلام اور نظام کو بجائے

ولذالك يسعى على كلامنا نور وصفاء - وفي نطقنا يبهر لمعان وضياء و

خود کوئی مستقل شے سمجھتا ہے - اور خدا کی قسم ہم تو اسی چشمہ سے پیتے اور اسی کی زینت

بركة شفاء - وطلاوة وبهاء - وليس عليّ منّة احد من غير الفرقان -

سے آراستہ ہوتے ہیں - اسی سبب سے تو ہمارے کلام میں نور اور صفا ہوتی

وانه ربّاني بتربية لا يضاهيها الابوان - وسقاني الله به معينا - ووجدناه منيرًا ومعينا

اور ہماری گویائی میں روشنی اور شفا اور تازگی اور خوبصورتی چمکتی ہے - اور مجھپر

فلا نعرف التهابا ولا حرورا - وشربنا من كاس كان مزاجها

قرآن کے سوا اور کسی کا احسان نہیں اور اس نے میری ایسی پرورش کی ہے

كافورا - وان كلامي هذا ليس من قلمي السقيم - بل كلم

کہ ویسی ماں باپ بھی تو نہیں کرتے - اور خدا نے مجھے اُس سے خوش گوار پانی پلایا - اور ہم نے اُسکو روشن کرنیوالا اور مددگار پایا

افصحت من لدن حكيم عليم - بافاضة النبي الرؤف الرحيم -

پانی پلا دیا ہے کہ اب مجھے کوئی سوزش اور گرمی محسوس نہیں ہوتی اور ہم نے کافوری

فلا تجعلوا رزقكم ان تكذبوها بل فكروا كالزكي الفهيم - ام

پیالہ پیا ہے اور یہ میرا کلام میری ناتوان بیمار قلم کی طرف سے نہیں بلکہ یہ تو حکیم علیم کی باتیں ہیں

ظننتم ان اللہ لا یعلم ما تعلمون - او لا یقدر علی ما تقدرون
نبی کریم کی افاضہ کے وسیلہ سے - سو تم تکذیب پر ہی کمر نہ باندھ لو بلکہ دانا اور زکی بنکر سوچو - کیا تمھیں گمان
کلا بل لا تعرفونہ حق المعرفۃ و تستکبرون - واللہ یجعل لمن
ہے کہ جو تم جانتے ہو وہ خدا نہیں جانتا - کیا وہ قادر نہیں اُن پر جن پر تم قادر ہو - ایسا نہیں بلکہ تم اُسے
یشاء بسطۃ فی العلم افلا تفکرون - و قد کنتم علی شفا حفرۃ فرحمکم اللہ افلا تشکرون
اچھی طرح نہیں پہچانتے اور تکبر کرتے ہو اور خدا تعالے جسے چاہے علم میں وسعت اور فراخی عطا فرمائے کیا تم سوچتے نہیں -
اور تم سب گڑھے میں گرنے کے لئے طیار تھے پس خدا نے تم پر رحم کیا کیا تم شکر نہیں کرتے -

ما بال المسلمین و ما العلاج فی ھذا الحین

مسلمانوں کا کیا حال ہے اور اس وقت علاج کیا چاہئے

ظہر الفساد فی المسلمین - و صارت ککبریت احمر زمر
مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے - اور نیک لوگ سرخ گندھک کی مانند ہو گئے ہیں
الصالحین - ما تری فیھم اخلاق الاسلام - ولا مواساۃ
ان میں نہ تو اخلاق اسلام رہے ہیں اور نہ بزرگوں کی سی ہمدردی رہ گئی ہے - کسی سے
الکرام - لا ینتھون من التغلیط - ولو بالخلیط - و یجرعون
برا آنے سے باز نہیں آتے خواہ کوئی پیارا یار کیوں نہ ہو - لوگوں کو کھولتا ہوا
الناس من الحمیم - ولو کان احد کالولی الحمیم - ولا یکافئون
پانی پلاتے ہیں خواہ کوئی خالص دوست ہی ہو - اور دسواں حصہ بھی بدلہ
بالعشیر - ولو کان اخا او من العشیر - لا یصافون شفیقا -
میں نہیں دیتے خواہ بھائی ہو یا باپ یا کوئی اور رشتہ دار ہو - اور کسی دوست

ولاشقيقاً - ويستقلون جزيل المواسين - ولا يحسنون

اور حقیقی بھائی سے بھی سچی محبت نہیں کرتے اور ہمدردوں کی بڑی بھاری ہمدردی

الی المحسنين - ويجبّون الناس من عوارف - ولو كانوا من معارف -

کو بھی حقیر سمجھتے ہیں اور محسنوں سے نیکی نہیں کرتے - اور لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے خواہ کیسے

ويبخلون بما عندهم مرافقهم - ولو كان مرافقهم - بل اذا اجلت فيهم

ہی جان پہچان کے آدمی ہوں اور اپنے رفیقوں کو بھی اپنی چیزیں دینے سے بخل کرتے ہیں بلکہ

بصرك - وكررت في وجههم نظرك - وجدت اكثر طوائف هذه الملة -

اگر تم دوڑاؤ اپنی آنکھ کو اُن میں اور بار بار اُن کے مونہہ کو دیکھو تو تم اس قوم کی ہر جماعت کو پاؤ گے

قد لبسوا ثياب الفسق وترك الديانة والعفة - وانا نذكر ههنا نبذاً

کہ فسق اور بد دیانتی اور بے حیائی کا لباس پہنا ہوا ہے - اور ہم اسجگہ تھوڑا سا حال اپنے زمانہ کے

من حالات ملوك زماننا وغيرهم من اهل الاهواء - ثم نكتب بعدهما

بادشاہوں اور دوسرے لوگوں کا لکھتے ہیں جو ہوا پرست لوگ ہیں اور پھر ہم اُس علاج کو

اراد الله لدفع تلك المفاسد وتدارك الاسلام والمسلمين من السماء -

لکھیں گے جو خدا نے اِن فسادوں کے دور کرنے کے لئے ارادہ کر رکھا ہے اور نیز اسلام اور مسلمانوں کے

في حالات ملوك الاسلام في هذه الايام

(بادشاہوں کے حالات)

اعلم رحمك الله ان اكثر طوائف الملوك واولى الامر والامرة - الذين

جان خدا تیرے پر رحم کرے کہ اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امراء اس زمانہ کے جو بزرگان

يعدّون من كبراء هذه الملة - قد مالوا الى زينة الدنيا بكل الميل

دین اور حامیان شرع تین سمجھے جاتے ہیں وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کیساتھ زینت دنیا کی

والهمة - واستأنسوا بانواع النعم واللّهنية - ومابقي لهم

طرف جھک گئے ہیں اور شراب اور باجے اور نفسانی خواہشوں کے سوا انہیں اور کوئی کام ہی

شغل من غير الخمر والزمر والشهوات النفسانية - يبذلون

نہیں - وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کے لئے خزانے خرچ کر ڈالتے ہیں -

خزائن لاستيفاء اللذات الفانية - ويشربون الصهباء جهرةً

وشرابیں پیتے ہیں نہروں کے کناروں اور بہتے پانیوں

على شاطئ الانهار المطرّدة - والمياه الجارية - والاشجار الباسقة - و

اور بلند درختوں

اور پھل دار درختوں

الاثمار اليانعة - والازهار المنوّرة - جالسين على الانماط
اور شگوفوں کے پاس - اعلیٰ درجہ کے فرشوں پر بیٹھکر اور
المبسوطة - ولا يعلمون ما جرى على الرعية والملة - ليس
کوئی خبر نہیں کہ رعیت اور ملت پر کیا بلائیں ٹوٹ رہی ہیں
لهم معرفة بالقانون السياسي وتدبير مصالح الناس - وما أُعطي لهم
انھیں امور سیاسی اور لوگوں کے مصالح کا کوئی علم نہیں اور ضبط امور
حظ من ضبط الامور والعقل والقياس - والذين يُخيَّرون
اور عقل اور قیاس سے انھیں کچھ بھی حصہ نہیں ملا - اور جو لوگ بچپن
لتاديبهم في عهد الصبا - فهم يرغبونهم في الخمر والزمر وعلى
میں اُن کے اتالیق بنائے جاتے ہیں وہی انھیں شراب اور باجوں اور
منادمة على الربى - سيما في اوقات المطر وعند هزيز نسيم
پہاڑوں پر مے نوشی کی محفل آرائی کی ترغیب دیتے ہیں خصوصا بارش
الصبا - كذالك يقربون حرمات الله ولا يجتنبون - ولا يودون
اور نسیم صبا کے چلنے کے وقت - اسی طرح حرمات اللہ کے نزدیک جاتے
فرائض الولاية ولا يتقون - ولذالك يرون هزيمة على هزيمة -
ہیں اور اُن سے بچتے نہیں اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے اور متقی
وتراهم كليوم في تنزل ومنقصة - فانهم اسخطوا رب السماء -
نہیں بنتے - یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں اور ہر روز تنزل اور
وفوّض اليهم خدمة فما ادوها حق الاداء - اتزعمون انهم خلفاء
کمی میں ہیں اس لئے کہ انھوں نے آسمان کے پروردگار کو ناراض کیا اور جو خدمت اُنکے

الاسلام - کلا بل هم اخلدوا الی الارض وانّٰی لھم حظّ من

سپرد ہوئی تھی اس کا کوئی حق ادا نہیں کیا - کیا تم دعوی کرتے ہو کہ وہ اسلام کے خلیفے ہیں۔ ایسا

التقوی التّام - ولذالك ینھزمون من کل من نھض للمخالفة -

نہیں بلکہ وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور پوری تقوٰی سے انھیں کہاں حصہ ملا ہے - اس لئے

ویولّون الدبر مع کثرة الجُنود والدولة والشّوکة - وما ھذا

ہرایک سے جو انکی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑا ہو شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرت لشکروں

الا اثر السخط الذی نزل علیھم من السماء - بما آثروا شھوات

اور دولت اور شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں - اور یہ سب اثر ہے اس لعنت کا جو آسمان سے

النفس علی حضرة الکبریاء - وبما قدموا علی الله مصالح الدنیا

اتر رہی ہے اس لئے کہ انھوں نے نفس کی خواہشوں کو خدا پر مقدم کر لیا اور ناچیز دنیا کی مصلحتوں

الدنیة - وکانوا عظیم النھمة فی لذاتھا وملاھیھا الفانیة -

کو اللہ پر اختیار کر لیا - اور دنیا کی فانی لہو ولعب اور لذتوں میں سخت حریص ہو گئے اور ساتھ

ومع ذالك کانوا اساری فی ذمیمة النخوة والعجب والریاء -

اسکے خود بینی اور گھمنڈ اور خود نمائی کے ناپاک عیب میں اسیر ہیں - دین میں سُست اور

الکسالی فی الدین والفاتلین فی سبل الاھواء - فکیف یُعطی

ہارکھائے ہوئے اور گندی خواہشوں میں چست چالاک ہیں - سوایک پست ہمت کو بزرگی

لسقط جُلّی ومکرمة - وکیف یوھب لفُضلة فضیلة ومرتبة -

کیونکر دی جائے اور ایک فُضلہ کو فضیلت اور مرتبہ کیونکر مرحمت

فانھم بسأوا بالشھوات - ونسوا رعایاھم ودینھم وما ادّوا

ہو - اس لئے کہ انھوں نے خواہشوں سے اُنس پکڑ لیا اور اپنی رعیت اور دین کو فراموش کر دیا -

حق التكفل والمراعات - يحسبون بيت المال كطارف او
اور پوری خبر گیری نہیں کرتے - بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا
تالد ورثوه من الآباء - ولا ينفقون الاموال على مصارفها كما هو شرط
ہوا مال سمجھتے ہیں - اور رعایا پر اُسے خرچ نہیں کرتے جیسے کہ پرہیزگاری کی شرط
الاتقاء - و يظنون كانهم لا يسئلون - والى الله لا يرجعون -
ہے - اور گمان کرتے ہیں کہ اُن سے پرسش نہ ہوگی اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہوگا
فيذهب وقت دولتهم كاضغاث الاحلام - والفيئ المنتسخ
سواُن کی دولت کا وقت خواب پریشان کی طرح گذر جاتا ہے - یا اُس سایہ کی طرح
من الظلام - ولو اطلعت على افعالهم لاقشعرت منك الجلدة -
جسے تاریکی دور کر دیتی ہے - اگر تم اُن کے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے بدن پر رونگٹے
واستولت عليك الحيرة - ففكروا أهولاء يشيدون الدين ويقومون له
کھڑے ہو جائیں اور حیرت تم پر غالب آجائے - سو غور کرو کیا یہ لوگ دین کو پختہ کرتے اور اُس
كالناصرين - أهولاء يهدون الضالين - ويعالجون العمين - كلا بل لهم اغراض
کے مددگار ہیں - کیا یہ لوگ گمراہوں کو راہ بتاتے اور اندھوں کا علاج کرتے ہیں - نہیں نہیں
دون ذالك فهم يعملون بها مصبحين و ممسين - ما لهم والاحكام الشريعة بل يريدون
بلکہ اُن کے اغراض اور مقاصد اور ہی ہیں جنھیں صبح اور شام پورے کرتے ہیں - انہیں
ان يخرجوا من ربقتها و يعيشوا بالحرية - واين لهم كالخلفاء
شریعت کے احکام سے نسبت ہی کیا بلکہ وہ تو چاہتے ہیں کہ اُس کی قید سے نکل کر پوری
الصادقين قوة العزيمة وكالاتقياء الصالحين قلب متقلب
بے قیدی سے زندگی بسر کریں - اور خلفائے صادقین کی سی قوت عزیمت اُن میں کہاں
مع الحق والمعدلة - بل اليوم سرر الخلافة خالية من هذه
اور صالح پرہیزگاروں کا سا دل کہاں جس کا شیوہ حق اور عدالت ہو - بلکہ آج خلافت
الصفات - و ألقي عليها اجساد لا ارواح فيها بل هي اردء من
کے تخت اُن صفات سے خالی ہیں اور اُن پر جسم بلا روح بٹھائے گئے ہیں - بلکہ وہ مردوں

الاموات - وان وجودھم اعظم المصائب علی الاسلام - وان
سے بھی زیادہ ردی ہیں - اوران کا وجود اسلام کے حق میں بہت بڑی مصیبت ہے اوردین
ایّامھم للدین انحس الایام - یاکلون ویتمتعون - ولاینظرون
کے لئے اُن کے دن سخت ہی منحوس دن ہیں - کھاتے پیتے ہیں اورخرابیوں کی طرف نہیں
الی المفاسد ولایحزنون - ولایرون الملۃ کیف رکدت ریحھا
دیکھتے اور نہ کڑھتے ہیں اور دھیان نہیں کرتے کہ ملت کی ہَوا ٹھہر گئی ہے اوراس کے
وخبت مصابیحھا - وکُذّب رسولھا وغلّط صحیحھا - بل تجد
چراغ بجھ گئے ہیں اور اُس کے رسول کی تکذیب ہورہی ہے اوراس کے صحیح کو غلط
اکثرھم - مُصرّین علی المنھیات - المجترئین علی سَوْق الشھوات
کہا جارہا ہے - بلکہ اُن میں سے بہتیرے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں پر اڑ بیٹھے ہوئے
الی سُوق المحرمات - المسارعین بنقل الخطوات الی خطط الخطیات
ہیں - اور سخت دلیری سے خواہشوں کو محرّمات کے بازاروں میں لیجاتے ہیں - حرام
المتمایلین علی الغید والاغاریدوانواع الجھلات - المصبحین
کاریوں کی جگہوں میں جلد دوڑکر جاتے ہیں - خوبصورت عورتوں اور راگ رنگ اور ہرقسم
فی خُضلۃ من العیش والممسین فی انواع اللذات - فکیف
کی جہالتوں پر جھکے ہوئے ہیں - صبح اور شام اُن کی خوش زندگی ہر طرح کی لذات میں
یوئیّدون من الحضرۃ - مع ھذہ الاعمال الشنیعۃ والمعصیۃ
بسر ہوتی ہے - سو ایسے لوگوں کو خدا سے کیونکر مدد ملے جبکہ اُن کے ایسے پر معصیت
بل من اول اسباب غضب اللہ علی المسلمین وجود ھذہ
اور برے اعمال ہوں - بلکہ ان عیش پسند غافل بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر خدا
السلاطین الغافلین المترفین - الذین اخلدوا الی الارض
تعالےٰ کا بڑا بھاری غضب ہے جو ناپاک کیڑوں کی طرح زمین سے لگ گئے ہیں اور
کالخراطین - ومابذلوالعباد اللہ جھد المستطیع - وصاروا
خدا کے بندوں کے لئے پُوری طاقت خرچ نہیں کرتے اور لنگڑے اونٹ کی طرح ہو گئے

كطالع وما عدوا كالطِرف الضليع - ولاجل ذالك مابقى معهم
ہیں اور چست چالاک گھوڑے کی طرح نہیں دوڑتے - اسی سبب سے آسمان کی نصرت
نصرة السماء - ولا رعب فى عيون الكفرة كما هو من خواص
اُن کا ساتھ نہیں دیتی اور نہ ہی کافروں کی آنکھ میں اُن کا ڈر خوف رہا ہے جیسے کہ پرہیزگار
الملوك الاتقياء - بل هم يفرون من الكفرة - كالحمر من القسورة -
بادشاہوں کی خاصیت ہے بلکہ یہ کافروں سے یوں بھاگتے ہیں جیسے شیر سے گدھے - اور
وكفى لالف منهم اثنان فى موطن الملحمة - فما سبب هذا الجبن
لڑائی کے میدان میں ان کے دو ہزار کے لئے دو کافر کافی ہیں - سو اس بزدلی اور ادبار کا
وهذا الادبار - الاعيشة التنعم والاتراف كالفجار - وكيف
سبب بجز بدکاروں کی طرح عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے کے اور کچھ نہیں - اور ایسی
يُعضدون بالنصرة والاعانة - مع هذه الغواية والخيانة -
خیانت اور گمراہی کے ہوتے انھیں کیونکر خدا سے مدد ملے - اس لئے کہ خدا اپنی دائمی
فان الله لايبدل سنتہ المستمرة - ومن سنته انه يوئد
سنت کو تبدیل نہیں کرتا اور اسکی سنت ہے کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو
الكفرة ولا يوئد الفجرة - ولذالك ترى ملوك النصارٰى
ہرگز نہیں دیتا - یہی وہ ہے کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ اُن کے
يوئدون وينصرون - وياخذون ثغورهم ويتملكون -
حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں
ومن كل حدب ينسلون - وما نصرهم الله لرحمته عليهم
خدا تعالےٰ نے ان لوگوں کو اس لئے نصرت نہیں دی کہ وہ ان پر رحیم ہے بلکہ اس لئے
بل نصرهم لغضبه على المسلمين لوكانوا يعلمون - وكيف
کہ اس کا غضب مسلمانوں پر بھڑکا ہوا ہے کاش مسلمان جانتے اور اگر یہ متقی ہوتے تو
اُظهر عليهم اعداءهم ان كانوا يتقون - بل لمّا تركوا الدعاء
کیونکر ممکن تھا کہ ان کے دشمن ان پر غالب کئے جاتے - بلکہ جب انھوں نے دعا اور عبادت

والنعبد۔ ماعبأ بهم ربهم فهم بما كسبوا يعذبون ۔ وان
کو چھوڑ دیا۔ تب خدا نے بھی اُنکی کچھہ پروا نہ کی ۔ سو یہ اب اپنی کرتوتوں کے سبب سزا پا رہے
شر الدواب قوم فسقوا بعد ایمانهم و یعملون السیأت و
ہیں ۔ اور یقیناً خدا کے نزدیک سب جانداروں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو ایمان کے بعد
لایخافون ۔ فبما نکثوا عهد الله ونقضوا حدود الفرقان ۔ طوحت
فاسق ہو جائیں اور بدکاریاں کریں اور نہ ڈریں ۔ خدا کا عہد توڑنے اور قرآن کی حدود کی
بهم طوائح الزمأت ۔ وخرج من ایدیهم کثیر من البلدان ۔
بے عزتی کرنے کے سبب سے خطرناک حادثے اُن پر نازل ہو رہے ہیں ۔ اور بہت سے شہر اُنکے
وانأتهم غفلتهم عن حقوقهم وضربت علیهم خیام اهل
ہاتھوں سے نکل گئے ہیں ۔ غفلت نے ان کو حقوق سے دور کر دیا ہے اور پرستاران صلیب
الصلبان ۔ نکالا من الله واخذا من الدیّان ۔ انهم بارزوا الله
کے خیمے اُن کے ملکوں میں آ لگے ہیں ۔ یہ سب خدا تعالے کی طرف سے سزا اور گرفت ہے ۔
بالمعصیة ۔ فولوا الدبر من الکفرة ۔ وما اخزاهم عداهم ولکن
ازبسکہ انھوں نے بدکاریاں کر کے خدا کا مقابلہ کیا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کفار سے شکست
الله اخزاهم ۔ فانهم عصوا امام اعین الله فاراهم ما اراهم ۔ و
کھا گئے ۔ دشمنوں نے انھیں رُسوا نہیں کیا بلکہ خدا نے کیا ۔ اس لئے کہ خدا کی آنکھوں کے
ترکهم فی افات وما نجاهم ۔ ووزراءهم قوم مغشوشون ۔ یاکلون
سامنے انھوں نے بے فرمانیاں کیں ۔ سو اُس نے انھیں دکھایا جو دکھایا اور انھیں آفات
اموالهم ۔ ولا یخلصون ۔ لا یمنعونهم من التعامی والتصابی ۔
میں چھوڑ دیا اور نہ بچایا اور اُن کے وزیر بد دیانت اور خائن ہیں ۔ انکا مال کھاتے ہیں اور مخلص
ویغضون لهم کالفطن المتغابی ۔ وینضحون عنهم کالمداهن
نہیں اور انھیں اندھا بن جانے اور غلطی کی طرف میل کر جانے سے نہیں روکتے اور تغافل
المحابی ۔ وانهم قسمان ۔ قسم کالعقارب وقسم کالنسوان ۔ او
شعار زیرک کی طرح چشم پوشی کرتے ہیں ۔ اور مداہنہ کرنیوالے بیچ بیچ کر چلنے والے کی طرح اُن کی

نقول بتبدیل البیان - قسم کغمر جاھل ما اعطی لھم حظ من
حمایت اور دماغ کرتے ہیں - اور ان لوگوں کی دو قسمیں ہیں کچھ تو بچھوؤں کی مانند ہیں اور کچھ
العرفان - وقسم کذی غمر متجاھل لا یریدون الا ھلاک
عورتوں کی مانند یا دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہتے ہیں کہ ایک حصہ تو وہ نادان جاہل ہیں
ملوکھم کالشیطان - یرون سلاطینھم یقربون حرمات
جنھیں عرفان سے کچھ بھی بہرہ نہیں ملا - اور ایک حصہ وہ ہیں جو جان بوجھ کر جاہل بنے
اللہ ومناھی الشرع - ثم یبدون بانہ من المباحات ولیس مما
ہوئے ہیں اور شیطان کی طرح اپنے بادشاہوں کی ہلاکت چاہتے ہیں - دیکھتے ہیں کہ اُن کے
یخالف طریق الورع - ویزینون فی اعینھم امرا ھو اقبح
بادشاہ خدا اور شرع کی حرام کردہ چیزوں کے نزدیک جاتے ہیں - پھر بھی کہتے ہیں کہ یہ
السیّات - ویریدون ان یجعلوھم کالعجاوات بل الجمادات -
مباح چیزیں ہیں اور پرہیزگاری کے طریق کے مخالف نہیں اور بدکرداریوں کو انکی آنکھوں
ولا یخرج من افواھھم قول یقرب الصدق والصواب - ولا
میں سجاتے ہیں اور اُن کو چارپائے یا پتھر بنانا چاہتے ہیں اور کوئی حق اور سچ بات اُن کے
یبغون فی انفسھم الا الھلاک والتباب - لا یذکرون ملوکھم
مونہہ سے نہیں نکلتی - اور اپنے دلوں میں بجز ہلاکت اور تباہی کے اور کچھ نہیں ڈھونڈتے - بادشاہوں
بما ھو خیر لھم فی ھذہ ویوم المکافات - بل یترکونھم کالسباع
سے اُن باتوں کا تذکرہ نہیں کرتے جو اس دنیا میں اور آخرۃ میں اُن کے کام آئیں
المفترسۃ والحیوانات - ویسعون فی کل وقت من الاوقات -
بلکہ اُن کو شکاری درندوں اور سانپوں کی طرح رہنے دیتے ہیں - اور ہر گھڑی اس کوشش میں
ان ینبأ سمعھم عن اوامر اللہ وسنن خیر الکائنات - ولا
رہتے ہیں کہ اُن کے کان خدا کے امر اور رسول خدا کی سنت کے سننے سے دور رہیں -
یخوفونھم من عواقب الغفلۃ - ولا یؤثمونھم عند ارتکاب
اور غفلت کے بد انجام سے انھیں نہیں ڈراتے اور بدکاری کرتے وقت انھیں بدکار نہیں ٹھہراتے

المعصية - فهل هم بهذه السيرة لهذه الملوك الا كحمرة
سوایسی خصلت اور چال چلن کے لوگ ان بادشاہوں کے حق میں ایسے ہیں جیسے گدھا
للرجلين المتخاذلين - او كوقود لنار او كغشاوة على العينين
لڑکھڑانے والے پاؤں کے حق میں - یا جیسے ایندھن آگ کے لئے یا پردہ آنکھوں پر -
لا يطفؤن اوارهم - بل يحمدون عثارهم - ولذالك صارت
ان کی پیاس کو نہیں بجھاتے بلکہ انکی لغزشوں کی تعریف کرتے ہیں - اسی وجہ سے
ملوكهم غرضا لحصائد الالسنة - وسموا قوما كسالى في الجرائد
اُن کے بادشاہ لوگوں کی زبانوں کے نشانہ بنے ہوئے ہیں اور یورپ کے اخبار انھیں
المغربية - بل اجمع اهل الراى من النصارى نظرا على هذه
سست اور نالایق لکھتے ہیں - بلکہ ان حالات کو دیکھکر عیسائی اہل الرائی متفق ہو کر
الحالات - على ان ايامهم ايام معدودة وسيزول امرهم و
کہتے ہیں کہ ان کے دن اب تھوڑے رہ گئے ہیں اور بہت جلد ان کا تانا بانا ادھڑنے
امرتهم في اسرع الاوقات - واذا هلك سلطان الروم مثلا فلا
والا ہے - اور جب مثلاً سلطان روم ہلاک ہوگیا تو اُن رائے زنوں کے نزدیک
سلطان بعده عند هؤلاء الذين رموا احجار الاراء - والله يعلم
اس کے بعد کوئی اور سلطان نہیں - اللہ تعالے جانتا ہے اسے جو مخفی رکھا ہے اور جو
ما كتمه وما يفعله رايٌ في الارض ورايٌ في السماء - فمن ذا الذى
کچھ کرتا ہے - ایک رائے زمین میں ہے اور ایک رائے آسمان میں - سو اب کون
ينبه هؤلاء - ومن يوقظ النائمين ويخبرهم من هذا البلاء -
اُن کو جگائے اور کون سونے والوں کو بیدار کرے اور اس بلا کی خبر دے - اس میں
ولا شك ان اكثر هذه الملوك اسرفوا على انفسهم وجاوزوا الحدّ
شک نہیں کہ اکثر بادشاہ سخت بے اعتدالی کرتے ہیں اور عیش و عشرت میں حد سے
في التنعم والتهنية - وجعلوا نفوسهم رهينة الفسق والكسل
نکل گئے ہیں اور فسق اور کسل اور معصیت میں مبتلا ہیں - خوبصورت عورتوں کی تلاش

والمعصية - لايزالون يبغون غانية من النساء - ويستقرون
ہیں رہتے اور اُن کے وصال کے حیلے سوچتے رہتے ہیں خواہ ناجائز حیلے کیوں نہ ہوں اور
حيلة لوصالها ولو بالفحشاء - ويبذلون بدرة لو نزل البدر
بدرہ خرچ کرتے ہیں اگر بدر آسمان سے اتر آوے - بدکاری سے اُن کی
من السماء - تفانت قواهم من الفسق والفجور - وذهبت نضرتهم
قوتیں فنا ہوگئی ہیں اور حور و قصور کی فکر میں زور و زر سب جاتا رہا ہے
ونُضارهم في فكر النسوة والقصور - وترى كثيرًا منهم خلت
بہتوں کی تھیلیاں خالی ہوگئیں اور خوشی جاتی رہی اور عزت تباہ ہوگئی اور
صُرّتهم - وسرت مسرتهم - وبُدّل بالخطر خطرتهم وضاعت
عورت کے پیچھے امیری خاک میں مل گئی اور دولت اور ثروت کے بعد
لامراة امرتهم - وظهر قتر الفقر بعد ما اودع سر الغنى استهم
اب نان شبینہ کے محتاج ہوگئے ہیں اور مارے غم کے آنکھیں خراب ہوگئی
وحسر بصرهم من الحزن ودامت حسرتهم - ومع ذالك لا
ہیں اور حسرت بڑھ گئی ہے - اسپر بھی وہ خود خواہشوں کو نہیں چھوڑتے
يتركون الشهوات والشهوات تتركهم بالشيب والامراض
ہاں خواہشیں انھیں بیماریوں اور آفتوں کے وقت چھوڑ جاتی ہیں اور جب بدکاروں
والآفات - ولا يتقون شططا وغلوا في استيفاء الحظوظ كالفجرة -
کی طرح حظ نفس کو پورا کرنے پر آتے ہیں تو کوئی حد بست رہنے نہیں دیتے
حتى يجر الامر الى تلاشي الصحة واختلال البنية - وتزهق انفسهم
آخر کار بدن کی طاقتوں اور صحت کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور یوں صحت
وهم يتمنون ان تعود ايام الصحة والقوة - كانهم وقفوا ابدانهم
وقوت کے دوبارہ ملنے کی آرزو میں جان نکل جاتی ہے۔ گویا ان لوگوں نے اپنے
وقواهم على البغايا وآثروا حُبّهن على عصمة النفس والعرض
بدن اور قوت کو بدکار عورتوں پر وقف کر رکھا ہے اور انکی محبت کو جان اور

والملّة - ان ھٰؤلاءِ قوم صاروا للشیطان کفیئٍ - ولیسوا من الخیر
آبرو اور مال اور ملت کے بجاؤ پر مقدم کرلیا ہے - یہ لوگ شیطان کے ظل ہیں اور اُن
فی شیئٍ - تری طبائعھم کارض ذات کسور غیر المسحاء - متلونۃ
کے وجود میں کوئی خیر نہیں - انکی طبیعتوں کو تو دیکھتا ہے جیسی زمین نشیب فراز والی ناہموار صبح اور
فی الصباح والمساء - وتری قلوبھم مظلمۃ من الکبر والخیلاء -
شام نئے نئے رنگ نکالتی ہیں اور گھمنڈ اور خود بینی سے ان کے دل سیاہ ہو گئے ہیں
کانھا ھزیع من اللیلۃ اللیلاء - یفرحون بمرابط مملوۃ من طرف
گویا وہ سخت کالی رات کے ٹکڑے ہیں - انھیں اس امر کی خوشی ہے کہ اُنکے اصطبل
وبغال وبقر وجمال - او نساءٍ ذات بہاء وحسن وجمال - ولا
اعلیٰ درجہ کے گھوڑوں اور خچروں اور گایوں اور اونٹوں سے بھرپور ہوں یا خوبصورت
یتعھدون فرائضھم ولا یخافون یوم ارتحال - وساعۃ اخذ
عورتیں اُن کے پاس ہوں - اپنے فرائض کا کچھ بھی دھیان نہیں رکھتے اور کوچ کے
وسوال - ویفندون یومھم فی الزینۃ والمشط والاکتحال - وما
دن کا اور باز پرس اور گرفت کی گھڑی کا کوئی ڈر نہیں - کنگھی پٹی اور سرمہ لگانے
بقی فیھم سیرۃ من سیر الرجال - واذا رأیتھم بذء تھم و
میں سارا دن خرچ کردیتے ہیں اور مردوں کی خوبو اُن میں رہی ہی نہیں - اگر تم انھیں دیکھو
حسبتھم نساء الاسواق - او عبیدًا زُیّنوا للبیع بعد الاسترقاق -
تو کراہت کرو اور بازاری عورتیں سمجھو یا وہ غلام جو غلام کرنے کے بعد فروخت کے
لا یداومون علی الصلوٰۃ - وصارت اھواءھم فی سبلھم
لئے سجائے جاتے ہیں - نماز کی پابندی نہیں کرتے اور خواہشیں انکی راہ میں چٹان اور روک بنگئی
کالصلات - وان صلّوا فیصلون فی البیوت کالنساء - ولا
ہیں اور اگر نماز پڑھیں بھی تو عورتوں کی طرح گھر میں پڑھتے ہیں اور متقیوں کی طرح
یحضرون المساجد کالاتقیاء - وکیف وانھم لا یفارقون کاس الصھباء -
مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے اور ہوں کیونکر جام مے سے تو الگ نہیں ہوتے -

ولا یترکون ادناس الندماء۔ ولا یطیقون ان یسمعوا من الوعظ
اور ندیموں کی ناپاکیوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور وعظ کی کوئی بات سُن نہیں سکتے۔ جھٹ
کلمۃ۔ فیاخذ ھم عزۃ کبرا ونخوۃ۔ ویتوغرون غضبا وغیرۃ۔
کبر اور نخوت کی عزت انھیں جوش دلاتی ہے اور غضب اور غیرت میں نیلے
ویکون اکرم الناس عندھم من زین لھم حالھم۔ وحمد ھم و
پیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کے نزدیک بڑا مکرم وہ ہوتا ہے جو اُن کا حال انھیں خوبصورت
اعمالھم۔ وکذالک فسدت اخلاقھم من مداومۃ المدام۔
کرکے دکھائے اور اُن کی اور اُن کے اعمال کی تعریف کرے۔ غرض اس طرح شراب خواری
واستاصلتھم شجرۃ الکرم مع کونھم من ابناء الکرام۔ ما بقی
سے اُن کے اخلاق بگڑ گئے ہیں اور انگور کے درخت نے اُن کی بیخ کنی کر دی ہے حال آنکہ یہ
ھمھم من غیران یکون لھم قصر منیف۔ وغذاء لطیف۔
لوگ بزرگوں کی اولاد تھے ان کی غرض و مقصد اب یہی رہ گیا ہے کہ بڑی بلند حویلیاں ہوں لطیف
وشراب حریف۔ وما سُمع منھم تطریف۔ ولذالک لحقھم
غذا ہو اور زبان کو مارے تیزی کے کاٹنے والی شراب ہو۔ کبھی نہیں سنا گیا کہ انھوں نے دشمن پر چڑھائی
وبال وخسران۔ وجُزّوا کما یجزّ ضان۔ وقُضّبوا کما تقضّب
کی ہو۔ اسی وجہ سے انپر وبال پڑا اور بھیڑ بکری کی طرح انکی پشمیں کاٹی گئیں اور شاخوں کی طرح
اغصان۔ واُخذوا کما یؤخذ دابۃ۔ وقطعوا کما یقطع قضابۃ۔
تراشے گئے اور چارپایوں کی طرح پکڑے گئے اور لکڑی کی طرح کاٹے گئے اور امارت اور دولت
وسقطوا من ذری دولۃ وامارۃ۔ کما یسقط ثوب من کارۃ
کی بلندی سے گر گئے جس طرح ناگہاں گٹھڑ سے کوئی کپڑا گر جاتا ہے۔ اور جب خدا نے ان کا فسق
بغرارۃ۔ ولما رآی اللہ فسقھم وفجورھم۔ وظلمھم وزورھم
و فجور اور ظلم اور جھوٹ اور اترانا اور ناشکر گذاری دیکھی انپر ایسے لوگوں کو مسلط کیا جو اُن کی
وبطرھم وکفورھم۔ سلط علیھم قوما یتسورون جدرانھم و
دیواروں کو پھاندتے اور ہر بلند جگہ پر چڑھ جاتے ہیں اور اُن کے

كلما علا يتسلقون - ومما ملكه اباءهم يتملكون - ومن كل
باپ دادوں کی ملکیت پر قبضہ کرتے ہیں اور ہر ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں
حدب ينسلون - وكان ذالك امرًا مفعولا وانتم تقرؤنه
اور یہ سب کچھ ہونے والا تھا اور تم قرآن میں یہ باتیں پڑھتے ہو اور
فی القران ولكن لا تفكرون - وقفّٰى على اثارهم بقسوس فهم
سوچتے نہیں - اور ان کے پیچھے پیچھے پادریوں کو بھیجا جو لوگوں کو دھوکے
يضلون الناس ويخدعون - ويرغبونهم فی دينهم الباطل
دیتے اور گمراہ کرتے اور اپنے جھوٹے دین کی ترغیب دیتے ہیں مال
بمال ونساء وبكل ما يرتّبون - فيبيع السفهاء دين الله برغفان
اور عورتوں کا لالچ دیکر - سو نادان لوگ خدا کے دین کو روٹیوں اور
ونسوان واماني اخرى كما انتم تنظرون - والاثم كله على الملوك
عورتوں اور دوسری خواہشوں کی عوض بیچ ڈالتے ہیں اور یہ سارا گناہ بادشاہوں
بما لم يصلحوا امر رعاياهم وما ردوا مفاسدهم بوبلة وكانوا لا
کی گردن پر ہے جنھوں نے رعایا کے حال کی اصلاح نہ کی اور انکی برائیوں
يبالون - فقلبت امور دنياهم بما قلبوا تقوى القلوب - وكانوا
کو گناہ اور برا نہ سمجھا اور کچھ بھی پرواہ نہ کی - سو چونکہ انھوں نے دلوں کا
على المعاصي يجترؤن - وان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا
تقوی بدل دیا خدا نے ان کے امور دنیا کو بدل دیا اور اس لئے بھی کہ وہ گناہوں
ما بانفسهم - ولاهم يرحمون - بل الله يلعن بيوتا يفسق الناس
پر دلیر تھے اور خداتعالے کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی اندرونی حالت کو آپ
فيها وبلادا فيها يجترمون - وتنزل الملائكة على دار الفسق
نہ بدل لیں اور نہ ہی ان پر رحم کیا جاتا ہے - بلکہ خدا اُن گھروں پر لعنت کرتا ہے اور اُن شہروں پر
والظلم ويقولون ما عمّرك الله يا دار - وخرّبك يا جدار - وينزل
جن میں لوگ بدکاری اور جرم کریں - اور بدکاری کے گھروں پر فرشتے اتر کر کہتے ہیں اے گھر خدا تجھے

امر اللّٰہ فیھلکون - ویحدث اللّٰہ سببا لھدم تلک الحیطان

ویران کرے اور اسے دیوار خدا تجھے ڈھادے - اور خدا کا امر اترتا ہے - سو وہ ہلاک ہو جاتے

وتخریب تلک البلدان فیاتی قوم فیھدونھا من اساسھا

ہیں اور خدا اُن دیواروں اور شہروں کی بربادی کے لئے سبب پیدا کرتا ہے - سو ایک قوم

وکذالک یفعلون - فلا تسبّوا ملوک النصارٰی ولا تذکروا

آتی ہے اور اُن کو تباہ اور ویران کر دیتی ہے - سو بادشاہان نصارا کو مت کوسو اور جو کچھ

ما مسّکم من ایدیھم ولا تلوموا الا انفسکم ایھا المعتدون -

تمھیں اُن کے ہاتھوں سے پہنچا ہے اسے مت یاد کرو اور بدکارو! خود اپنے آپ کو ملامت

اتسمعون ما اقول لکم کلا بل تعبسون وتشتمون - وانّٰی لکم

کرو - کیا تم میری باتیں سنتے ہو نہیں نہیں تم تو مُنہ بناتے اور گالیاں دیتے ہو اور تمھیں سننے

اٰذان تسمع وقلوب تفھم واین لکم الفراغ ان تنقلوا من الاکل

والے کان اور سمجھنے والے دل تو ملے ہی نہیں اور تمھیں اتنی فرصت ہی کہاں کہ کھانے پینے

الی العقل والی الدیّان من الدنان واین فیکم فتیان یتذکرون -

سے عقل کی طرف آؤ اور خم سے الگ ہو کر خدا کی طرف دھیان کرو اور تم میں سوچنے

اتسبّون اعداءکم وما نالکم الا جزاء ما کنتم تکسبون - واعلموا

والے جوان ہی کہاں ہیں - کیا تم دشمنوں کو کوستے ہو اور تمھیں جو کچھ پہونچا ہے اپنی بدکرداریوں

انکم ان کنتم صالحین لاصلح الملوک لکم وکذالک جرت سنّۃ

کی وجہ سے پہونچا ہے - سنو تم اگر نیکوکار ہوتے تو بادشاہ بھی تمھارے لئے صالح بنائے

اللّٰہ لقوم یتقون - وانتھوا من اطراء ملوک الاسلام واستغفروا

جاتے اس لئے کہ متقیوں کے لئے خدا تعالے کی ایسی ہی سنت ہے اور مسلمان بادشاہوں

لھم ان کنتم تنصحون - ولا تتقدموا الیھم بموائد فیھا سمّ فیاکلون

کی مدح سرائی سے باز آؤ اور اگر ان کے خیرخواہ ہو تو اُن کے لئے استغفار پڑھو اور اُن کے

ویموتون - وانتم تعیشون معھم فی رخاء وتغترفون من

آگے ایسے کھانے نہ لیجاؤ جن میں زہر ہے جنھیں کھا کر وہ ہلاک ہو جائیں تم اُن کے وجود سے

فضالتهم فان مسهم ضر فكيف تعصمون - وانهم ملكوا
طفیل بڑے مزے میں گزران کرتے اور اُن کے بچے کھچے کھاتے ہو - سو اگر انھیں ضرر پہونچا
رقابكم واعراضكم واموالكم فانصحوا الذين يملكون - وقد
تو تمہارا ٹھکانا کہاں - اور وہ تمہاری گردنوں اور عزتوں اور مالوں کے مالک ہیں سو اپنے
جعلهم الله لكم كمعدّات - وجعلكم لهم كآلاتٍ فتعاونوا على
مالکوں کی بھی خیر خواہی کرو - خدا نے انھیں تمہارے حق میں ساز و سامان اور تمہیں اُن کے
البر والتقوى انكنتم تخلصون - ونبهوهم على سيّاتهم - و
آلات بنایا ہے - سو اگر مخلص ہو تو تقوی اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ
اعثروا هم على هفواتهم - انكنتم لا تنافقون - ووالله انهم قوم
اور انھیں اُن کی بدکرداریوں پر آگاہ کرو اور لغزیات پر انھیں اطلاع دو اگر تم منافق
لا يؤدون حقوق عباد اُمّروا عليهم ولا يحافظون الفرائض
نہیں - واللہ وہ اپنی رعیت کے حقوق ادا نہیں کرتے اور فرائض کی پوری خبر گیری بجا نہیں
ولا يتعهدون - وتعرفونه بوجه اكسف من بالهم و زيّ
لاتے - تم پہچان لوگے اس بات کو اُن کا مونہہ دیکھ کر جو اُن کے دل سے بھی زیادہ بھونڈا اور لباس
اوحش من حالهم كانّ بواطنهم مسخت وكانهم انشوا
سے جو اُنکے حال سے زیادہ وحشت انگیز ہے گویا ان کے باطن مسخ ہوگئے ہیں اور گویا انھوں نے کسی اوپرے
فيما لا يعلمون - وتالله انا نرى ان قلوبهم قاسية بل اشد
عالم میں پرورش پائی ہے - قسم بخدا ان کے دل پہاڑوں کے پتھروں سے بھی زیادہ سخت
قسوة من احجار الجبال - وان طبائعهم متوقدة ولا كالنمور
ہیں - اور انکی طبیعتیں سانپوں اور چیتوں سے بھی زیادہ افروختہ ہیں اور وہ کبھی خدا کے
وافاعى الدحال - وانهم قوم لا يتضرعون - فثبت من هذه
حضور گڑگڑاتے نہیں - ان فعلوں اور عملوں سے ثابت ہوگیا کہ انھوں نے خدا کو ناراض
الافعال والاعمال - انهم اسخطوا ربهم واختاروا طرق الضلال
کرکے گمراہی کے طریق اختیار کئے ہیں اور خود قاتل زہر کھا کر رعیت کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے

واكلوا سماً زعافاً ثم اشركوا فيه رعاياهم فلهم سهمان من

سو اُن کے لئے وبال سے دو حصے ہیں۔ وہ جہنم میں خود بھی پڑیں گے اور

الوبال۔ یردون جهنم ویوردون۔ وكلما نزل على الاسلام

دوسروں کو اپنے ساتھ ڈالیں گے۔ اسلام پر جو کچھ نازل ہوا اُن کی بد عملیوں

فهو نزل من سوء اعمالهم وفساد الافعال۔ فهل فيكم رجل

سے ہوا۔ سوا ے متکلمو! تم میں کوئی ایسا ہے جو انھیں ان عادات کے نتیجوں پر آگاہ

يفهمهم نتائج هذه الخصال ايها المتكلمون۔ فانهم قوم

کرے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ناپاک خواہشوں کے پیچھے دین کھو دیا ہے اور تمام

ضيعوا دينهم للاهواء والاعمال۔ وصاروا كاحول في جميع

احوال میں احول بن گئے ہیں بلکہ میرے نزدیک تو وہ بالکل اندھے ہیں۔ میں تمھیں یہ

الاحوال۔ بل اراهم عميا لا يبصرون۔ ولا اقول لكم ان تخرجوا

نہیں کہتا کہ تم اُن کی اطاعت کو چھوڑ کر اُن سے جنگ وجدال کرو بلکہ خدا سے انکی بہتری

من ربقتهم وتقصدوا سبيل البغاوة والقتال۔ بل اطلبوا

مانگو تو کہ وہ باز آجائیں۔ اور یہ تو اُن سے امید نہ رکھو کہ وہ اصلاح کر سکیں مگر اُن

صلاحهم من الله ذى الجلال لعلهم ينتهون۔ ولا تتوقعوا

باتوں کی جنھیں دجال کے ہاتھوں نے بگاڑ دیا ہے یا وہ اس قدر تباہی اور پریشانی کے بعد ملت

منهم ان يصلحوا ما افسدت ايدى الدجال۔ او يقيموا الملة

کی حالت کو درست کر لیں گے اور تم جانتے ہو کہ ہر میدان کے لئے خاص خاص مرد ہوا کرتے

بعد تهافتها وبعد ما ظهر من الاختلال۔ ولكل موطن رجال

ہیں اور کیا ممکن ہے کہ مردہ دوسروں کو زندہ کر سکے یا گمراہ دوسروں کو ہدایت دے یا

كما تعلمون۔ وهل يرجى احياء الناس من الميت او الهداية

خشک بادل سے بارش اور اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا ممکن

من الضال۔ او المطر من الجهام او الولوج في سم الخياط من الجمال

ہے تو پھر ان سے کیا امید رکھ سکتے ہو۔ ہمیں تو امید نہیں کہ وہ سنور جائیں جب تک

فکیف منهم تتوقعون۔ وتالله انا لا نتوقع صلاحهم حتی یوقظهم

انھیں موت ہی آکر بیدار نہ کرے۔ ان وعظ و پند کرنے کا ہمیں حکم ہے اور

الاحتضار۔ ولکن ندب الینا الاذکار۔ وانا لا نحسبهم الا

ہم تو انھیں اُن پرندوں کی طرح سمجھتے ہیں جو ہوا میں اڑتے اور پکڑے نہیں

کطیر معلق لا یصاد۔ او کعمر لا یستعاد۔ او کخفافیش خربت

جاتے یا عمر کی طرح جو واپس نہیں آتی۔ یا اُن چمگادڑوں کی طرح جن سے

منها البلاد۔ او کبلدة ما اصابها العهاد۔ او کظل غیر ظلیل

شہر ویران ہو گئے یا اُس شہر کی طرح جس پر مینہ نہ برسا ہو یا اُس بے برکت

لا تاوی الیه العباد۔ او کسم قطعت منه الاکباد۔ عظمت

سایہ کی طرح جس کے نیچے لوگ آرام نہیں پاتے یا اُس زہر کی طرح جس سے جگر

صدمة عثرتهم۔ وما اری من یقیلهم من صرعتهم۔ تراءوا

پارہ پارہ ہو جاتے ہیں۔ اُن کی ٹھوکر کا صدمہ بڑا بھاری ہے اور کوئی ایسا

کحطب لا کاشجار ذات الثمار۔ والحطب لا یلیق الا للنار۔

نظر نہیں آتا جو ان گرتوں کو سنبھالے۔ وہ خشک لکڑیاں ہیں۔ پھلدار درخت

فقدوا قوة الفراسة۔ واصول السیاسة۔ وارادوا ان یتعلموا

نہیں۔ اور ایندھن تو آگ کے لئے موزوں ہوتا ہے ان میں فراست کی قوت

مکائد جیرانهم من النصاری فما بلغوهم فی دقائق الدسائس

اور اصول ملکداری کا علم نہیں۔ انھوں نے چاہا کہ اپنے عیسائی پڑوسیوں

وحیل الحراسة۔ فمثلهم کمثل دیک اراد ان یضاهی النسر

کی مکاریوں کو سیکھیں لیکن باریک فریبوں اور بچاؤں کی تدبیروں میں ان تک پہونچ نہ سکے

فی الطیران۔ فزایل مرکزه وما بلغ مقام النسر فخر لاغبا فلقفه

سو وہ اُس مرغ کی مانند ہیں جس نے پرواز میں کرگس بننا چاہا پس اپنی جگہ سے تو اکھڑ گیا اور کرگس کے

صقر فی المیدان۔ هذا مثل ملوک الاسلام بمقابلة اهل

مقام کو پہنچ نہ سکا آخر تھک کر گرا پھر ایک چرغ نے میدان میں اُسے آ دبایا۔ یہ ہے مثال مسلمان بادشاہوں

الصلبان - اعرضوا عما علموا من وصايا الاتقاء - وما لكوا فی المکائد

کی عیسائیوں کے مقابل جو کچھ انھیں تقوی اللہ کے متعلق تعلیم ملی تھی اس سے تو منہ پھیر لیا اور

کالاعداء - فبقوا الامن هولاء ولا من هولاء - وقد کتب الله للملوک بینه ان لا ینصرهم ابدا

اپنے مخالفوں کی طرح وہ چالاکیاں اور داؤ بھی پورے نہ سیکھے اور مسلمان بادشاہوں کی نسبت

الا بعد تقواهم - واراد للنصاری ان یجعلهم فائزین بمکرهم

خدا تعالے وعدہ کر چکا ہے کہ جب تک متقی نہ بنیں گے ان کی کبھی مدد نہ کرے گا اور اس نے

اذ اسخط المومنون مولهم - ومن سوء القدر انا لا نری

ایسا ہی چاہا ہے کہ نصاری کو اُن کے مکر میں کامیاب کردے جب کہ مومنوں نے اُسے

فی هذه الایام ملوک الاسلام - قائمین علی حدود الله

ناراض کیا ہے اور بدبختی سے ہم اس وقت مسلمان بادشاہوں کو خدا کی حدود پر

العلام - لا فی انفسهم ولا فی الاحکام - بل ما بقی فیهم الا نهمة عشرین لونا من القلایا -

قائم نہیں دیکھتے بلکہ عیش وعشرت کی حرص کے سوا ان کی پیش نظر اور کچھ بھی نہیں - اور

وسبعین حسناء من المحصنات او البغایا - ولا یعلمون ما

رعایا کے معاملات و مقدمات کے فیصلہ کی طرف کوئی توجہ نہیں - کیا تم ان کے

فصل القضایا - اتحسبون سریرهم حمی الامن - وما بقی هو

تخت کو امن کی محفوظ جگہ خیال کرتے ہو حالانکہ وہ تو ایک ناپاک اور بیسود جگہ ہے کیا

الا کالدمن - اتظنون انهم یحفظون ثغور الاسلام من الکفرة -

تم خیال کرتے ہو کہ وہ اسلام کی حدوں کو کفار سے بچا سکیں گے ہرگز نہیں بلکہ وہ تو خود

کلا بل هم یدعونهم بایدی الغفلة - لیتملکوا ما بقی من

انھیں غفلت کے ہاتھوں سے بلاتے ہیں کہ ملت کے رہے سہے آثار پر بھی قابض ہو جائیں

اطلال الملة - اتزعمون انهم کهف الاسلام - یا سبحان الله

کیا تم گمان کرتے ہو کہ وہ اسلام کی پناہ ہیں - سبحان اللہ بڑی بھاری غلطی ہے بلکہ

ما اکبر هذا الغلط وانما هم یجیحون ببدعاتهم دین خیر الانام -

وہ تو بدعتوں سے دین خیر الانام کی بیخ کنی کرتے ہیں - تمہارا اختیار ہے کہ تم اُن کی

ولكم ان تحسنوا الظن فيهم وتنزهوهم عن السيات ولكن

نسبت نیک گمان کرو اور بد کرداریوں سے ان کی بریت ثابت کرو لیکن کن علامتوں سے

بای العلامات - اتخالون انهم يحفظون حرم الله وحرم رسوله

تم ایسا دعوی کرو گے - کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ حرمین شریفین کے خادم اور محافظ ہیں

كالخدام - كلا بل الحرم يحفظهم لادعاء الاسلام وادعاء

ایسا نہیں بلکہ حرم انھیں بچا رہا ہے اس لئے کہ وہ اسلام اور رسول خدا کی محبت کے

محبة خير الانام - وقد حقت العقوبة لو لم يتوبوا الى الله

مدعی ہیں - اور اگر وہ پکی توبہ نہ کریں تو سزا سر پر کھڑی ہے - سو تم میں

المقتدر العلام - فمن فيكم يذكرهم بايام الله ويخوفهم

کوئی ہے جو انھیں برے دنوں سے ڈرائے - تم دیکھتے نہیں کہ اسلام

من سوء الايام - الا ترون ان الاسلام قد تكسر من دهر

بیداد گر زمانہ کے ہاتھوں سے چور ہو گیا ہے اور موسلا دھار مینہ کی

هاض - وجور فاض - وان الفتن مطرت عليه والا كمطر

طرح فتنے اس پر برس رہے ہیں اور دشمنوں کی فوجیں شکاری کی طرح اس کے

الوابل - وقام لصيدة افواج العدا كالحابل - وما بقي شئ

پھانسنے کو آمادہ ہیں اور اب ایسی کوئی بات نہیں جو دلوں کو

تسر القلوب - وتدرء الكروب - وظهر المسلمون كعطاشي

خوش کرے اور دکھوں کو دور کرے اور مسلمان جنگل کے پیاسے

في فلوات - وكمثل مرضى عند سكرات - وما بقي فيهم

یا اُس مریض کی طرح ہیں جو سانس توڑ رہا ہو - دری

الا رمق حيات - او قطرة من فرات - او قشرة من ثمرات

سی جان اُن میں رہ گئی ہے اور

وانهم قد ابتلوا بانواع امراض - واقسام اعراض - وفسد

طرح طرح کی بیماریوں میں گرفتار ہیں -

ماظهر وما بطن - ووهن من جهل ومن فطن - وتعامی
اور ظاہر اور باطن بگڑ گیا - اور نادان اور دانا بودے ہو گئے اور مسافر اور مقیم
من تغرب ومن قطن - وغابت الایام الغر - ونابت الاحداث
اندھے بن گئے اور اچھے دن دور ہو گئے اور برے دن آ گئے
الغبر - وغیّر الدین وقرب الی تلف - وصار بحره کجلف - و
اور دین تبدیل ہو کر تلف ہونے پر آ گیا اور اُس کا دریا خالی مشکے کی
أثر الناس علی الصدق الاراجیف - وعلی القصر المنیف من
طرح ہو گیا اور لوگوں نے صدق پر جھوٹی نکمی باتوں کو اور حق کی عالی شان
الحق الکنیف - ولما ضلوا ما بقی معهم دنیاهم وانسوا التکا لیف -
عمارت پر ٹٹی کو اختیار کر لیا - اور گمراہ ہونے کے بعد دنیا بھی جاتی رہی اور مصیبتیں
وودّع عوامع تودیع الصرف والعدل الذهب والصریف -
دیکھیں اور عدل اور انصاف کو چھوڑ کر سونے چاندی کو بھی کھو بیٹھے اور یہ باتیں پوشیدہ نہیں
وهذا امر لا یخفی علی ابن الایام - والمطلع علی نار تضرمت
ایسے شخص پر جو زمانہ سے واقف اور اُس آگ کو جانتا ہے جو خاص اور
فی الخواص والعوام - فالیوم لیالی المسلمین محاق - وعلیها
عام کو جلا رہی ہے - سو آج مسلمانوں کی راتیں چاند کے ڈوبنے کی راتیں ہیں اور
من النظارة اطواق - ومن الزحام اطباق - فقوم یمرّون
مختلف مذاق کے لوگ نظارہ کر رہے ہیں - بعض لوگ تو مسلمانوں پر
علی المسلمین ضاحکین - وآخرون ینظرون الیهم باکین -
ہنسی اڑاتے گزر جاتے ہیں اور بعضے روتے ہوئے اُن کی طرف دیکھتے
وترون ان القلوب قست - والذنوب کثرت - والصدور
ہیں - اور تم دیکھتے ہو کہ دل سخت ہو گئے ہیں اور گناہ بڑھ گئے ہیں
ضاقت - والعقول تکدرت - وعمّت الغفلة والکسل و
اور سینے تنگ ہو گئے اور عقلیں تیرہ و تار ہو گئیں اور غفلت اور

العصیان - وغلبت الجہالة والضلالة والطغیان - ومابقی
فسق اور عصیان کی ترقی اور جہالت اور گمراہی اور فساد کا غلبہ ہوگیا
التقوی وخطفه الشیطان - ولم یبق فی القلوب نور یقوی
ہے اور تقوی کا نام و نشان نہیں رہا اور دلوں میں وہ نور جس سے
منه الایمان - ونجس الابصار والالسن والاذان - وفسدت
ایمان کو قوت ہو نہیں رہا اور آنکھیں اور زبانیں اور کان پلید ہوگئے ہیں
الاعتقادات - وسلبت الدرایات - وظہرت الجہلات و
اور اعتقاد بگڑ گئے اور سمجھیں چھینی گئیں اور نادانیاں ظاہر ہوگئی ہیں اور عبادت میں
العمایات - ودخل الریاء فی العبادة - والخیلاء فی الزہادة -
نمود اور زہد میں خود بینی داخل ہوگئی ہے بدبختی نمودار ہوگئی اور سعادت کے
وظہرت الشقاوة وانتفت اثار السعادة - ولم یبق التحابب
نشان مٹ گئے ہیں اور محبت اور اتفاق جاتا رہا اور بغض اور پھوٹ پیدا ہوگئی
والاتفاق - وظہر التباغض والشقاق - ومابقی ذنب والجہالة
ہے اور کوئی گناہ اور جہالت نہیں جو مسلمانوں میں نہیں اور کوئی
الا وھو موجود فی المسلمین - ولا ضیم ولا ضلالة الا وھو یوجد
ظلم اور گمراہی نہیں جو ان کی عورتوں اور مردوں اور
فی نساءھم والرجال والبنین - سیما امراءھم ترکوا الصراط
بچوں میں نہیں - خصوصاً ان کے امیروں نے راہ حق کو
او قعدوا او مشوا کالذی عرج - وتری بعضھم اظلم ممن دبّ
چھوڑ دیا ہے یا بیٹھ گئے ہیں یا ایک لنگڑے کی طرح چلتے ہیں
ودرج - وعرض علیھم امر الله فسکتوا کاخرس - وصاروا
اور بعضے تو سب مردوں اور زندوں سے زیادہ ستم گر ہیں اور خدا کا امر اُن کے آگے پیش کیا گیا
اول من کفر بالحق وتدلس - ولذالك اخذ الناس بالطاعون
اور وہ گونگوں کی طرح چپ ہوگئے اور سب سے پہلے حق کے منکر ہوئے - اسی سبب سے خدا نے

والعجاوات بالموتان - وظهرت الآيات فما قبلوها فنزل سخط
انسانوں پر طاعون بھیجی اور جانوروں اور چارپایوں پر خشک سالی - اور نشان ظاہر
الرحمان - ولما رؤا العذاب قالوا انا تطيرنا بك وبكذبك جاء
ہوئے پر انہوں نے قبول نہ کیا سو خدا کا غضب اترا - اور جب انھوں نے
الطاعون - قيل طائركم معكم ائن ذكرتم بل انتم قوم مسرفون -
عذاب دیکھا کہنے لگے کہ تیرے وجود کو ہم نحس سمجھتے ہیں اور یہ طاعون تیرے جھوٹ
وما ارسل الله من رسول الا وارسل معه عذاب من السماء
کی وجہ سے پھیلی ہے - کہا گیا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے - کیا اگر تم کو یاد
والارض لعلهم يرجعون - وكذالك كان التعفن في زمن المسيح
دلایا جائے بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ ہو - اور خدا نے کوئی رسول نہیں بھیجا جس کے
عذابا موقتا وان في ذالك لآية لقوم يتدبرون - الا ينظرون كيف حفظ
ساتھ آسمان اور زمین سے عذاب نہ بھیجا گیا ہو - اس لئے کہ وہ باز آئیں - اسی طرح
الله هذه القرية وصدق وعده وجعلها ارضا آمنة - ويؤخذ الناس من
حضرت مسیح کے زمانہ میں بھی پھوڑا نکلتا تھا جو ایک موقت عذاب تھا اور اس میں غور کرنے والے کے
حولها ان في ذالك لآية لقوم يتفكرون - الا ينظرون كيف ارى الطواعين نواجذها
لئے نشان ہے - دیکھتے نہیں کہ کیسی حفاظت کی اللہ نے اس گاؤں کی اور اپنے وعدہ کو سچا کیا اور اس زمین کو
في قرى أخرى واوى الله اليه هذه القرية - ليتم وعدا أشيع من قبل في الورى -
امن والی کردیا اور اس کے آس پاس کے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں - اس میں سوچنے والے کے لئے نشان
ومن اصدق من الله قيلا - ففكر انكنت بالتقوى تحلى - ووالله انها آية عظمى
ہے - کیا نہیں دیکھتے کہ ہر ایک قسم کا طاعون نے دوسرے دیہات میں کیونکر اپنی دانت دکھلائے ہیں اور اس گاؤں کو
للناس يبصرون - فاسئلوا الذين رؤها ويرونها انكنتم لا تعلمون - ولا
خدا نے اپنے میں لے لیا تاکہ اس وعدہ کو پورا کرے جو اس سے پہلے شائع کیا گیا اور خدا سے زیادہ راست گو اور
تتبعوا شياطينكم وتوبوا الى الله ايها المكذبون - الا تنتبهون -
کون ہے پس فکر کر اگر تو پرہیزگار انسان ہے اور بخدا یہ بڑا نشان ہے سب جاہلوں کے لئے سو تم انکو پوچھو جنہوں نے
وقد صبت المصائب
یہ نشان دیکھا ہے اور دیکھ رہے ہیں اگر تمہیں علم نہیں اور تم اپنے شیطانوں کی پیروی
عليكم وعلى ملوككم ايها المعتدون -
مت کرو اے وے لوگو جو تکذیب کر رہے ہو کیا تم خبردار نہیں ہوتے اور بہ تحقیق

وظهر الادبار - وما بقى لهم العيش النضير ولا النضار - وترى
اور خدا کی طرف رجوع کرو - کیا تم متنبہ نہیں ہوتے اور تم پر اور تمہارے بادشاہوں اور امیروں پر مصیبتیں ٹوٹ
اكثرهم بادى المتربة كماء يغور اوكرجل يغار - ثم صالت عليهم
پڑیں اور ادبار آگیا اور پر لطف زندگی اور زر نہیں رہا - اور بہتیرے سخت مفلس ہو گئے
طوائف القسوس فى اليوم المنحوس فدخل كثير من الناس
ہیں اُس پانی کی طرح جو خشک ہو جاتا یا اُس آدمی کی طرح جس پر ڈاکہ پڑتا ہے
فى الملة النصرانية - وصاروا اعداء الله واعداء رسوله
اس کے علاوہ پادریوں کے گروہ نے منحوس دن میں اُن پر حملہ کیا اور بہت سے لوگ
خير البرية - فاروني اي ملك من ملوككم صنع فلكا عند هذه
عیسائی ہو گئے اور خدا اور رسول کریم کے دشمن ہو گئے - سو اب مجھے بتاؤ
الطوفان - بل اُغرقوا مع المغرقين وقلّم اظفارهم مقراض الزمان
کہ تمہارے بادشاہوں سے کس بادشاہ نے اس طوفان کے وقت کشتی بنائی بلکہ وہ خود بھی
ورهق وجوههم القتر - وانتزف ماءهم الدهر - وفارقهم
ڈوبنے والوں کے ساتھ ڈوب گئے اور زمانہ کی قینچی نے ان کے ناخن قلم کر ڈالے
الاقبال - واحتالوا فما نفعهم الاحتيال - وظهرت فتن ما كانوا
اور اُن کے مُنہ کو گرد و غبار نے ڈھانک لیا اور زمانہ نے ان کا پانی خشک کر دیا اور اقبال
ان يُصلحوها بالشورٰى والمنتدٰى - ولا بتجهير البعوث على
اُن سے الگ ہو گیا - اور انھوں نے حیلے تو کئے پر اُن سے کچھ نفع نہ پایا اور ایسے فتنے آشکار
ثغور العدا - وربما تقلدوا اسلحة - وبعثوا جنودا مجنّدة -
ہوئے کہ وہ اپنی کمیٹیوں اور پارلیمنٹوں کے ذریعہ اور دشمنوں کی سرحدوں پر فوجوں کی
فما كان ما لهم الا الخزي والهزيمة - والهوان والذلة العظيمة - وما
چھاؤنی ڈال دینے کے وسیلہ ان کی اصلاح نہ کر سکے - بسا اوقات انھوں نے ہتھیار سجائے
نفع وجودهم الشريعة الغراء - بل تدثر الاسلام ظالعا اذا عدواء
اور بڑے بڑے لشکر بھیجے مگر نتیجہ سوائے شکست اور بڑی ذلت کے کچھ نہ ہوا - ان کے وجود سے شریعت

فی ارض متعادیة موات مرداء - بما کان الملوك فی سجن الاهوا
روشن حقہ کو کچھ بھی نفع نہ پہونچا - بلکہ اسلام لنگڑے مریل متعدّی مرض والے اونٹ پر سوار
کالمحبوس - وعبدة نار الشهوات کالمجوس - ومن کان راتعًا فی
ہو کر ایسی زمین میں چلا جس میں نہ سبزہ ہے اور نہ پانی ہے اور سخت ناہموار ہے اس لئے کہ
الاجمة الشیطانیة - ماله وللریاض الرحمانیة - فاری الدین
بادشاہ خواہشوں کے جیل میں بند ہیں اور مجوسیوں کی طرح خواہشوں کی آگ کے پرستار ہیں
فی زمنهم کمثل جسم ثارت به من الداخل حصبة ودماميل و
اور جو شخص شیطانی بیشوں میں چرتا چگتا ہو اُسے رحمانی باغوں سے کیا سروکار - میرے
انواع البثرات - وجرحه من الخارج کثیر من المدی والقنا
نزدیک اُن کے وقت میں دین کی مثال اُس جسم کی طرح ہے جس پر اندر سے تو چیچک اور پھوڑے
والمرهفات - واُجِیئَ ذرعه المخصب - واحرق عذیقه المرجّب
اور پھنسیاں نکلے ہوں اور باہر سے چھریوں اور نیزوں اور تلواروں نے اُسے زخمی کیا ہو اور
وکان فی زمان کحدیقة ترتع النواظر فی نواضرها - ویصقل
اس کے سرسبز کھیتوں میں ردی نکمی چیزیں اُگتی ہوں اور اس کے اعلیٰ درجہ کے کھجور کے درخت
الخواطر بشیم مواطرها - واما الیوم فهو کشجرة اتخذت الخفافیش
جلا دیئے گئے ہوں اور کبھی وہ ایسا باغ تھا کہ آنکھیں اس کے سرسبز نونہالوں کو دیکھ دیکھ
اوکارها فی اظلالها - وکعین ما بقیت قطرة من زلالها - و
خوش ہوتیں - اور اسکے ابرِ باراں کو دیکھکر دلوں کو جلا اور تازگی ملتی تھی - لیکن وہی آج اُس
اشمعلت للرحل کل شوکة وبرکة کانت فی هذا الدین - وما بقی
درخت کی مانند ہے جس کے سایہ میں چمگادڑوں نے گھونسلے بنائے ہیں اور اُس چشمہ کی مانند ہے
الا قصص من الاٰیات وقشرة من الکتاب المبین - وتراه کدار
جس کے خوشگوار پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں رہا - اور اس دین کی ہر شوکت اور برکت کوچ پر آمادہ
مات صاحبها - وقامت نوادبها - وهدم جدرانها - وزلزل
ہو رہی ہے اور نشانوں کی نسبت کتھا کہانیاں رہ گئی ہیں اور کتاب مبین سے نرا پوست اور چھلکا

بنیانها - فانظروا ماذا ترون طرق المداوات - یا طوائف
رہ گیا ہے - اور وہ اُس گھر کی مانند ہے جس کا مالک مرگیا ہے اور بین کرنے والیاں اسپر نوحے
الاساۃ - اتجدون هذه الامراء - یدفعون تلك البلاء -
کر رہی ہیں اور اس کی دیواریں ڈہ گئیں اور عمارتیں کپکپائی گئیں - اب بتاؤ اے طبیبو تمہارے
اتتوقعون من هذه الملوك - انهم یطهرون حدیقة الدین
نزدیک علاج کا کیا طریق ہے - کیا تمہاری رائے میں یہ امراء اس بلا کو دفع کر سکتے ہیں اور کیا تم
من تلك الشوك - او تزعمون ان هذه الامراض تبرء من
امید کرتے ہو کہ یہ بادشاہ ان کانٹوں سے دین کے باغ کو پاک کر سکیں گے - یا تم خیال کرتے ہو
الدول الاسلامیة وبجهدهم المعلوم - کلا بل هو امر اعسر من ان
کہ یہ بیماریاں اسلامی سلطنتوں اور اُن کی معلوم کوشش سے اچھی ہو جائیں گی - نہیں نہیں یہ
تتوقعوا الرطب الجني من الزقوم - وکیف وهم فی غشیة الوجوم -
بات اس سے بھی زیادہ دشوار ہے کہ تم تھوہر سے تازہ کھجوروں کی امید رکھو اور اُن سے کیا
وکیف یرفعون راسهم وهم تحت الوف من الهموم - والحق
توقع کی جائے اور وہ تو بڑے پتھروں کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور وہ کیونکر سر اٹھائیں اور
والحق اقول ان هذه آفات لیس دفعها فی وسع الملوك و الامراء
وہ ہزاروں غموں کے نیچے آئے ہوئے ہیں - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان آفتوں کا دفع کرنا
ایهدی الاعمی اعمی آخر یا ذوی الدهاء - ثم ان هذه الملوك و ان
بادشاہوں اور امیروں کا مقدور نہیں - کیا کبھی اندھا اندھے کو راہ بتا سکتا ہے اے دانشمندو
کانوا من المسلمین او من المخلصین المواسین - ولکن لیست
علاوہ بریں اگرچہ یہ بادشاہ مسلمان یا مخلص ہمدرد بھی ہوں - لیکن پھر بھی اُن کے نفوس پاک
نفوسهم کنفوس الکاملین المطهرین - وما اعطی لهم نور و
کاملوں کے نفوس کی مانند نہیں ہیں اور مقدسوں کی طرح انھیں نور اور جذب نہیں دیا جاتا
جذب کالمقدسین - فان النور لا ینزل قط من السماء - الا
اس لئے کہ نور آسمان سے اسی دل پر اترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے - پھر اُسے

علی قلب احرق بنیران الفناء - ثم اعطی من حب شغفه و
سچی محبت دی جاتی اور رضا کے چشمہ سے اُسے غسل دیا جاتا اور بینائی اور سچائی اور صفائی
غسل من عین الرضاء - وکحل بکحل البصیرۃ والصدق و
کا سرمہ اس کی آنکھوں میں لگایا جاتا ہے - پھر اسے برگزیدگی کے لباس پہنائے جاتے ہیں اور
الصفاء - ثم کسی من حلل الاجتباء والاصطفاء - ثم وُھب لہ
پھر اسے بقا کا مقام بخشا جاتا ہے - اور جو آپ ہی اندھیرے
مقام البقاء - وکیف یزیل الظلمۃ من ھو قاعد فی الظلمات - و
میں بیٹھا ہو وہ اندھیرے کو کیونکر دور کر سکتا ہے اور جو
کیف یوقظ من ھو نائم علی ارائك اللذات - والحق ان ملوك
آپ ہی لذات کے تختوں پر سوتا ہو وہ کسی کو کیا جگا سکتا ہے اور حق بات
ھذا الزمان لیست لھم مناسبۃ بالامور الروحانیۃ - وقد
یہ ہے کہ اس زمانہ کے بادشاہوں کو روحانی امور سے کوئی مناسبت نہیں - خدا نے
صرف اللہ ھممھم الی السیاسات الجسمانیۃ - ونصبھم بمصلحۃ
اُن کی ساری توجہ جسمانی سیاستوں کی طرف پھیر دی ہے اور کسی مصلحت سے
من عندہ لحمایۃ قشرۃ الملۃ - وقید لحظھم بالامور السیاسیۃ -
انھیں اسلام کے پوست کی حمایت کے لیے مقرر کر رکھا ہے - سیاسی امور ہی اُن کے
فما لھم وللب والحقیقۃ - ولیست فرائضھم ازید من ان یحسنوا
پیش نظر رہتے ہیں پس انھیں مغز اور حقیقت سے کیا نسبت - اُن کا فرض اس سے
الانتظام لحفظ ثغور الاسلام - ویتعھد وا ظواھر الملك ویعصموہ
زیادہ نہیں کہ اسلام کے سرحدوں کی نگہداشت کا اچھا انتظام کریں اور ظاہر ملک کی
من براثن الاعداء اللئام - واما بواطن الناس - وتطھیرھا من
خبر گیری کر کے دشمنوں کے پنجوں سے اسے بچائیں - رہے لوگوں کے باطن اور اُن کا پاک کرنا
الادناس - وتنجیۃ الخلق من شر الوسواس الخناس - وحفظھم
میل کچیل سے اور بچانا لوگوں کو شیطان سے اور اُن کی نگہبانی کرنا آفتوں سے دعاؤں کے

من الآفات بحفظ الهمة والدعواة - فهذا امرارفع من طاقة

ساتھ اور عقد ہمت کے ساتھ سو یہ معاملہ بادشاہوں کی طاقت اور ہمت سے باہر اور

الملوك وهممهم كما لا يخفى على ذوى الحصاة - وما فوض زمام

بالاتر ہے اور دانشمندوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں اور بادشاہوں کو ملک کی باگ

الملك الى ايدى السلاطين - الا لحفظ الصور الاسلامية من

اس لئے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ اسلامی صورتوں کو شیاطین کی دستبرد سے

بطش الشياطين - لا لتزكية النفوس وتنوير العين - فما كان

بچائیں اس لئے نہیں کہ وہ نفوس کو پاک صاف کریں اور آنکھوں کو نورانی

مبلغ جهدهم الا ان تدفع اليهم الخراج بالجبر او التراضي - و

بنائیں - اصل میں اُن کی بڑی کوشش یہی ہے کہ ان کو طوعاً وکرہاً خراج دیا جاوے اور اُن کے

يرتب الديوان الذى تحصى فيه مقادير الاراضي - وان تهيأ

ہاں ایسے دفتر مرتب ہوں جن میں زمینوں کی مقداریں ضبط رہیں اور دشمنوں کی فوجوں

جنود بجذة عساكر الاعداء - وان ينصب فوج للسياسات

کے مقابل فوجیں آمادہ اور آراستہ رہیں اور اندرونی سیاست اور امور انتظامیہ کے لئے ایک

الداخلية وفصل الاحكام والقضاء - والامضاء - فان تطلبوا

فوج مقرر کی جائے - سو اگر تم اُن سے نفسوں کی اصلاح کی اور اخلاق کے آراستہ کرنے

منهم خدمة اصلاح النفوس - وتهذيب الاخلاق والتنجية

کی اور پادریوں کے اوہام سے بچانے کی خدمت چاہو تو یہ کام اُن کی

من اوهام القسوس - فذالك امر ارفع من هممهم ودهاءهم -

ہمت اور دانش سے بالاتر ہے اور یہ ایسا منار ہے جو اُن کی عمارت سے

ومنار اسنى من بناءهم - بل هم قوم مشتغلون بالاصلاح المادى

بہت رفیع الشان ہے - بلکہ وہ لوگ مادی اور سیاسی اصلاح میں مشغول ہیں

والسياسى - فما لهم وللاصلاح العلمي والعملي - فحاصل الكلام

انھیں علمی اور عملی اصلاح سے کیا مناسبت اور کیا تعلق -

ان الملوك والامراء لا يقدرون على ان يزيلوا الاهواء - وكيف
بادشاہوں اور امیروں کو قدرت نہیں کہ بری خواہشوں کو دور کر سکیں اور وہ کیونکر دوسروں کو راہ
يهدون غيرهم وهم يمشون كناقة عشواء - وكيف يُتوقّع
دکھائیں جبکہ وہ آپ ہی اندھی اونٹنی کی طرح چلتے ہیں - ٹیڑھے دل سے کیا توقع ہو سکے کہ وہ
من قلب زايغ ان يقوّم نفسا ذات عدواء - وان يُسعد
کسی بیمار جان کو سیدھا کرے گا اور بدبختوں کو نیک بخت کریگا اور لڑکھڑانے والے کا ہاتھ
الاشقياء - وان ياخذ بيد المتخاذلين ويقود الضعفاء - وان
پکڑے گا اور کمزوروں کی رہبری کرے گا اور اندھوں کی
يفتح عيون العمين - وان يرفع حجب المحجوبين - بل ملوك
آنکھیں کھولے گا اور محجوبوں کے پردے دور کرے گا بلکہ اسلام
الاسلام فی هذه الايام كالسكارى او الاسارى - او القمر
کے بادشاہ آجکل متوالوں یا قیدیوں کی طرح ہیں یا گہنائے ہوئے چاند کی
المنخسف بين هالة النصارى - فكيف يصدر من عضدهم
طرح ہیں ہالہ میں سو اُن کے بازو سے جنگی بہادروں
فعل من بارز وبارى - بل هم قعدوا فی البيوت كالعذارى
کا کام کیونکر نکل سکے - بلکہ وہ تو بیٹھے ہوئے ہیں گھروں میں جیسا کہ
ثم من معائب هذه الملوك انهم لا يشيعون العربية - و
عذارے اس کے علاوہ ان میں یہ عیب بھی ہے کہ وہ عربی زبان کی اشاعت
يشيعون التركية او الفارسية - وكان من الواجب ان يشاع
نہیں کرتے اور ترکی یا فارسی زبان کی اشاعت کرتے ہیں اور واجب تھا کہ اسلامی شہروں
هذه اللسان فی البلاد الاسلامية - فانه لسان الله ولسان
میں عربی زبان پھیلائی جاتی اس لئے کہ وہ زبان ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور پاک نوشتوں
رسوله ولسان الصحف المطهرة - ولا ننظر بنظر التعظيم الى قوم
کی اور ہم تعظیم کی نگاہ سے اُن مسلمانوں کو نہیں دیکھتے جو اس زبان کی

لایکرمون ھذا اللسان - ولا یشیعونها فی بلادھم لیرجموا
تعظیم نہیں کرتے اور نہ ہی اسے اپنے شہر میں پھیلاتے ہیں اس لئے
الشیطان - وھذا من اول اسباب اختلالھم - وامارات
کہ شیطان کو پتھراؤ کریں اور یہ بڑا سبب ہے ان کی تباہی کا اور ان کے وبال
وبالھم - فانھم تمایلوا علی دمنۃ من حدیقۃ مطھّرۃ - و
کا نشان ہے اس لئے کہ وہ ستھرے باغ کو چھوڑ کر گوبر کے دمنہ پر جھک پڑے ہیں اور
نبذوا من ایدیھم حریبتھم - ومزقوا عیبتھم - واستبدلوا
اپنے ہاتھوں سے اپنا مال پھینک دیا ہے - اور اپنا تھیلا (جس میں مال اسباب رکھا جاتا ہے) پارہ پارہ
الذی ھو ادنی - بالذی ھو ارفع واعلی - وشابھوا قوم موسیٰ
کر دیا ہے اور ادنے کو اعلے کے بدلے لیا ہے اور یہودیوں کی مانند ہو گئے ہیں اور اگر چاہتے
ولو ارادوا لجعلوا العربیۃ لسان القوم - ولو سلکوا ھذا المسلک
تو عربی کو قومی زبان بناتے اس لئے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے اور اس میں
لعصموا من اللوم - فان العربیۃ ام الالسنۃ - وفیھا اصناف
قسم قسم کے عجائبات اور قدرت کی امانتیں ہیں - سو مثال اس شخص کی جو عربی زبان کو
العجائب وودائع القدرۃ - فمثل رجل مسلم یترک العربیۃ
چھوڑتا اور دوسری زبانوں کو اس پر ترجیح دیتا ہے اس پست ہمت کی مثال ہے
ویُفضّلُ علیھا السنۃ اخری - کمثل دنیٔ یتمشش الخنزیر ویترک
جو اچھے ستھرے کھانے کو چھوڑ کر خنزیر کی ہڈیوں کا گودا کھاتا ہے
طعاما ھو اطیب واحلی - فلا شک ان الترکیۃ والفارسیۃ
اس میں شک نہیں کہ ترکی اور فارسی نے ایک کیسہ بر کی طرح
تصدت لھم کطرّار نقصت دینھم وخلست مالھم - اوکذئب
ان کے دین کو کم کر دیا اور مال اڑا لیا ہے - یا بھیڑیئے کی
افترست عنقھم ومزقت اقبالھم - واضرت دنیاھم و
طرح ان کے رئیسوں کو پھاڑ کھایا اور ان کے اقبال کو چاک کر دیا ہے اور ان کی دنیا

مالهم - وجعلهم كالكحل سحقا - وكالطحن دقا - وما نقول الا
اور آخرت کو نقصان پہنچایا ہے اور انہیں کوٹ اور پیسکر سرمہ اور آٹے کی طرح
حقا - فقد كذب من ذكرهم بحمد وفّاه - وبشّر ملأبه فاه - و
کردیا ہے - سو جھوٹ بولا اس نے جس نے اُن کا ذکر تعریف کے ساتھ کیا اور اُن کو زمین پر
حسبهم خلفاء الله على الارض وفسّق من انكر دعواه - انه يرتاد
خدا کے خلیفے سمجھا اور اپنے دعوے کے منکر کو فاسق ٹھرایا - ایسا شخص تو نقدی
جفنة الجواد - لاخليفة البلاد - ويستقرى ان يرشح له ويسح
اور بخشش کا طالب ہے اُسے خلیفہ خلافت سے کیا تعلق - وہ تو اس بات کا
عليه بكلمتيه - ويحرز العين بغض عينيه - فالحق ان نسبة الخلافة
طالب ہے کہ دو باتیں کیں اور انعام خطاب لے لیا اور اس چشم پوشی سے اُس کی غرض روپیہ
اليهم خلاف - وكذب واعتساف - هذا حال السلاطين ايها
کمانا ہے - سو سچی بات یہ ہے کہ اُن کو خلیفہ کہنا خلاف حق اور ظلم کی بات ہی - اَے
الفتيان - ونذكر بعد ذالك علماء هذا الزمان - الذين
نوجوانو یہ ہے حال بادشاہوں کا اب ہم زمانہ کے علما کا حال بیان کرتے ہیں جن کی طرف
يعزى اليهم الفضل والعرفان - والله المستعان - ولا حاجة
بزرگی اور معرفت کو منسوب کیا جاتا ہے اب اس سے آگے ترجمہ کی کوئی
الى الترجمة والترجمان - فانهم يدّعون علم اللسان -
ضرورت نہیں اس لئے کہ وہ خود زبان دانی کے مدعی ہیں -

فى ذكر علماء هذا الزمان

لما ثبت بما سبق من البيان - ان ملوك الاسلام فى هذا الزمان
لا يطيقون ان يصلحوا المفاسد التى تضرمت كالنيران - بقى لك حق
ان تقول ان هذه الفتن قد تولّدت من جهل الجهلاء - وستندم
من تعليم العلماء - فانهم ورثاء النبى وكماة هذا الميدان - وانهم منزّرون

- ليس مرادنا ههنا من ذكر ملوك الاسلام ان كلهم ظالمون - او كلهم مفسدون بل بعضهم صالحون - لا يظلمون الناس ويرحمون كما هو سلطان الروم ونثنى عليه لبعض خليقة المعلوم - بيد ان امر الخلافة امر عسير ولا يعطى الا البصير لا الضرير - وما اعطى هذا السهم لكل كنانة - وان كانوا ذا مرتبة ومكانة - منه

بنور العلم فيرجي منهم ان يصلحوا ما لم يصلحه سلاطين البلدان -
فاعلم انی طالما حضرت مجالس هذه العلماء - وخلوت بهم کالاحباء - و
ربما جئت بعضهم بزی نكرته کالغرباء - والجهلاء - وجربتهم عند
محبتهم والشحناء - والبؤس والرخاء - وعلمت دخلة امرهم ومبلغ
هممهم وما عندهم من الاتقاء - فظهر عليّ ان اكثرهم للاسلام كالداء لا
كالدواء - وللدين كالهجوم المظلم والهوجاء - لا كالسراج المنير و
الضياء - جمعوا كل عيب فی السيرة والمريرة - ولطخوا انفسهم بالمعائب
الكثيرة - يجلبون اموال الناس الى انفسهم من كل مكيدة - باي طريق
اتفق وباية حيلة يقولون ولا يفعلون - ويعظون ولا يتعظون - و
يتمنون ان يحصدوا ولا يزرعون - قلوبهم قاسية - والسنهم مفحشة
وصدورهم مظلمة - وآراؤهم ضعيفة - وقرائحهم جامدة - وعقولهم
ناقصة - وهممهم سافلة - واعمالهم فاسدة - ما ترى نيتهم فيمن
خالفوه من غير ان يفيضوا فيه باي حيلة يكفرونه او يوذونه - و
فی ماله الذی يرجي حصوله بای طريق ياخذونه - يتكبرون بعلم
قليل يسير - وليسوا الا كحمير* - يامرون الناس بترك الدنيا
وزخرفها ثم يطلبونها ازيد من العوام - ويسعون ان يتعاطوها
ولو بطريق الحرام - ينتهزون مواضع صدقات الامراء - فاذا اُخبروا
نوافوهم فی الطريق کالغرباء - ويسئلون الحافا ولو لكموا الكمة - او
ثنّي عليهم بلطمة - يتبعون الجنائز ولكن لا للصلواة - بل للصدقات
لا يقبلون الحق ولا يفهمونه ولو كان بيان يسمع الصم - ويُنزل العصم
الجبن من صفاتهم - وطير الاهواء فی وكناتهم - البخل فطرتهم - و
الحسد ملتهم - وتحريف الشريعة شرعتهم - هم عند الغضب ذياب -
وفی وقت الاكل دواب - ليس سخطهم ولا رضاهم الا لنفوسهم الامارة
وليس ذكرهم وتسبيحهم الا للنظارة - انظر اليهم فی المجامع ولا تنظر

* الحاشية - ليس كلامنا هذا فی اخيارهم بل فی اشرارهم - منه

اليهم فی الخلوة - لترى السبحة فی ايديهم ولا ترى فعلا اخر يفسد ظنك فی هذه الفرقة - يكرهون الناس ليدفعوا اليهم ما هو عندهم من الدرهم او الكساء - وان بلغهم المتربة الى فناء الفناء - يحسبون انفسهم مالك رقاب الناس - ان شاء وا يسموهم ملائكة وان شاء وا يسموهم اخوان الخناس - ان كانت عندهم شهادة فلا يصدقون - وان يستفلتوا فلطمع قليل يكتمون الحق ويكذبون - يومّون الناس فی صلواتهم كالمستاجرين - بل ترى بعضهم ياكل اوقاف المساجد من غير حق ويتلف حقوق المساكين - ويابى ان يومّ غيره ويقول هذا مسجدی اوُمّ فيه من الستين - وان كان غيره افضل منه و اعلم ومن المتقين - بل وان كان الناس يكرهون امامته ويعدونه من الفاسقين - ويرافع الى الحكام ان عُزل من امامة المسجد - طمعا فيما وُقف عليه من المسجد - وترى بعضهم لو اطلعوا على مال كسبته - او كنز اصبته - جمعوا عليك كاذبة - وجاؤك كاحية - ثم لا يبرحون فناء دارك - حتى ياكلوا من ثمارك - وتجد قلوب اكثرهم كالارض التی اجدبت وكانت من اردء اقسام حرة - لا تنبت نباتا حسنا وما ترى منها من غير مضرة - لا يوجد فيهم اثر حلم بل سبقوا السباع بحدة الاسنان - واسلة اللسان - ياتونكم فی جلود الضان - وهم ذياب مفترسة بانواع البهتان - بشرط ان لا يعرض عليهم ترس العقبان - يخرجون على الناس بدنية تقلسوها - وفوطة تطلسوها - وعمامة تعمموها وجبة جمّلوها - وكتب حملوها - وزُغُب شملوها - هذا ما يُظهرون - و ذالك ما يعملون - خرجوا فی طلب الدنيا ونسوا الدار التی اليها يرجعون - واذا قيل لهم اتاكلون رزقا فيه شبهة قالوا لا باس علينا انا المضطرّون - وليسوا بمضطرين وان هم الا يكذبون - تركوا دار الامن من التقوى - و حلوا بارض فيها يُغتال الناس ويخطفون - يوتون نص الايمان للرغفان -

ويتمايلون على المجان - وتكتب ايديهم فتاوى الزور والبهتان - ويجبح ايمانهم
درهم او درهمان - يمنعون الناس من الحق ويوسوسون كالشيطان
واذا رأوا اوانی نظيفة فيها الوان اطعمة - سقطوا عليها كاذبة - او كانسر على جيفة - يستوكفون
الاكف بالموعظ المخلوط بالبكاء - ويستقرون الصيد بتقمص لباس
الفقهاء - ما بقى شغلهم الا المكائد - ومثلهم اين الصائد - ولذالك
خيثت كتب السمر لاراءة اعمالهم - وبيّن فی القصص الفرضية حقيقة
احوالهم - فسماهم بعض السامر بابی الفتح الاسكندری والاخر بابی
زيد ن السروجی - وما هما الا هذه العلماء - فاعتبروا يا اولی الدهاء -
وان الذين نحتوا كمثل هذه القصص من عند انفسهم ما نحتوها الا
بعد ما ارتعدت قلوبهم من روية تلك العالمين - واقشعرت جلدتهم
من مشاهدة مكائد هولاء المكارين - ورأوا انهم قوم آمن بيانهم - و
كفر جنانهم - فانشوا مقامات تنبيها للغافلين - وعزوا انشاتها و
روايتها الى رجال آخرين بما كانوا خائفين من الخبيثين - وكذالك
ادّوا شهادة كانت عندهم على العلماء - ولو كانوا فی هذا الزمن لاقرّوا
بمكائدهم ولكن ما عدوهم من الادباء - فان العلماء الذين خلوا من
قبل كان كلامهم لطيفاً - وان كان دينهم رغيفاً - واما المتصلفون
الذين تجدونهم فی زماننا فی كل بلدة كقطيع الغنم - فهم ليسوا الا عبيدة
الرغفان - لا من الادباء ولا من اهل القلم - ما غذوا بلبان البيان - و
ما شربوا كاس الحجة والبرهان - يسكتون الفا وينطقون خلفاً - ليسوا
متوغلين فی العلوم العربية - ولا مرتوين من العيون الادبية - كثر
تكبرهم - وقل تدبرهم - لا يقدرون على نطق يفيد الناس - بل يزيدون
بقولهم الشبهة والوسواس - اذا صمتوا فصمتهم ترك للواجب وصفح
واذا نطقوا فنطقهم ميت ليس له وقع - فصرت همتهم - وفترت عزمتهم
لا يعلمون الا امانی كاليهود - وليس صلواتهم من دون القيام والقعود -

مابقی لهم مسّ بمعضلات الشریعة - ولا دخــل فی دقائق الطریقة -
ولو انتقدتهم لوجدت اکثرهم سقطا وکالانعام - وایقنت ان وجودهم
احدی المصائب علی الاسلام - تجدهم کزمع الناس فی الاوفحاش - و
کالکلاب فی الهراش - یحسبون کانهم یُترکون سدیٰ - ولیس مع
الیوم غدا - ما کان علی الحق الغشاء - ولکن تغلّبَ علیهم الشقاء - عندهم
تکفیر الناس امرهیّنٌ - والاعتقاد بموت عیسیٰ له وجه بیّنٌ - وتاالله
انهم مایقصدون فتح الاسلام - بل یقصدون فتح القسوس کالاعداء اللئام و
یترکون الدین فی الظلام - وینصرون عقیدة النصاری بخزعبیلاتهم
وبهفوات اٰباءهم وجهلاتهم - وقد اُمروا ان یتبعوا الحَکَمَ الذی هو نازل
من السماء - ولایتصدّونه بالمراء - فما اطاعوا امر الله الودود - بل اذا ظهر
فیهم المسیح الموعود - فکفروا به کانهم الیهود - وقد نزل ذالک الموعود عند
طوفان الصلیب - وعنـــــد تقلیـــــب
الاســـلام کل التقلیب - فهل اتبع العلماء هذا المسیح - کلا بل
الکفروه واظهروا الکفر القبیح - واصروا علی الاباطیل وخدموا القسوس
فاخذ بهم القسوس وشجوا الرؤس واذاقوهم مایذیقون المحبوس - فرؤا
الیوم المنحوس - سیقول السفهاء ان الدولة البرطانیة اعانت القسیسین
ونصرتهم بحیلٍ تتشابه الحبل الرکین - لیَنصروا المسلمین فما جریمة العالمین
والامر لیس کذالک والعلماء لیسوا بمعذورین - فان الدولة ما نصر
القسوس باموالها ولا بجنودٍ مقـــــاتلین - وما اعطتهم
حُرّیّة ازید منکم لیرتاب من کان من المرتابین - بل اشاعت قانونًا
سواء بیننا وبینهم ولها حق علیکم لوکنتم شاکرین - اتریدون ان
تُسیئوا الی قوم هم اَحْسنوا الیکم والله لایحب الکفارین الغامطین
ومن احسانهم انکم تعیشون بالامن والامان - وقد کنتم تخطفون من
قبل هذه الدولة فی هذه البلدان - واما الیوم فلا یؤذیکم ذباب ولا

ولا بقة ولا احد من الجيران - وان ليلكم اقرب الى الامن من نهار
قوم خلت قبل هذا الزمان - ومن الدولة حفظة عليكم لتعصموا
من اللصوص واهل العدوان - وهل جزاء الاحسان الا الاحسان
انا رئينا من قبلها زمانا موجعا من دونه الحطمة - واليوم بجنتها عرضت
علينا الجنة نقطف من ثمارها - ونا وى الى اشجارها - ولذالك قلت
غير مرة ان الجهاد ورفع السيف عليهم ذنب عظيم - وكيف يوذى المحسن من هو
كريم - ومن اذى محسنه فهو لئيم - وان كفران خير اصابك من
الانسان او الحيوان - ما هو الا كفران نعمة الرحمان - وان اقسى القلوب
عند الله الكريم - قلب ينسى احسان المحسن الرحيم - ويوذى رجلا اواه اليه كالمحبوب - ونجاه من الكروب -
ومن اساء الى المحسن فهو قلب ملعون - او كلب مجنون - ولذالك ليس
من شان المومنين - ان يقتلوا القسيسين - فانهم ما تقلدوا
اسلحة - وما قتلوا الدين مسلما او مسلمة - فليس من البران تسلوا
سيوفا بحذائهم - او تتفقوا سنة - لايذاءهم - بل اعدوا لكل ما اعدوا - و
ذالك حكم القران فافهموا وجدوا - ولا تعتدوا ان الله لا يحب
المعتدين - سيصول علي شريرا وضرير ويقول ويحك اتحرم
الجهاد - وانا ننتظر المهدى الذى يسفك الدماء ويفتح البلاد -
ويأسر كل من ارى الكفر والعناد - فالجواب ان هذه القصص ما
ثبتت بالقران - بل ياتى المهدى بوقار وسكينة لا كمجنون بالسيف
والسنان - ايقبل عقل سليم وفهم مستقيم ان يخرج المهدى بسيف
مسلول ويقتل الغافلين - وما كان الله ان يعذب امة قبل ان
يفهم بالايات والبراهين - وان هذا امر لا نجد نموذجه فى سنن
المرسلين - ولا يصدر كمثل هذا الفعل الا من المجانين - فعدلوا
ميزان العقل - ولا تميلوا كل الميل الى سمر النقل - واتقوا طعن العقلاء
وابذوا السيف الذرب - ولا توثروا الطعن والضرب - ولا تنسوا حديث يضع الحرب - مالكم

لاتاخذون حظا من المقة - کاخوان الصدق والثقة - الیس
عندکم الا المرهفات - واللهذم والقناة - او برءتم من سبل
الحصاة - وان المهدی قد اتیٰ وعرفه العارفون - وهو الذی
یکلمکم ایها النائمون - فوجدتم ثم فقدتم کانکم لاتعرفون - کفّرنی هذه العلماء
من التزویر والتلبیس - وکیف لا والشیخ المفتی ابلیس - وان
القسوس طربوا وشهقوا بوجود هذه العلماء - واووهم الی سررهم
اعزازًا للرفقاء - فانهم آثروا الکذب لاحیاء عیسیٰ و زیّنوا دقاریر - ونسوا مضجع
ابن مریم بکشمیر - فلما رأیٰ القسوس بعد التمرس والتجربة - انهم
حماتهم فی جعل عیسیٰ من الآلهة - قالوا لنا عند المسلمین شهادة
فی عظمة ربنا المسیح - فانهم یقرّون بصفاته الربانیة بالتصریح
وما کذبوا فی هذا البیان - وان کانوا کاذبین عند الرحمان - فانک
تعلم ان هذه العلماء قد تفوّهوا بالفاظ فی شان عیسیٰ - لیس معناها
من غیر انهم جعلوه لله کالمتبنی - ولن تعود دولة الاسلام الی
الاسلام - من غیر ان یتقوا و یوحّدوا و یدوسوا هذه العقیدة
تحت الاقدام - انهم یُحطّون ویُدّعون کلیوم الی تحت الثریٰ -
الا اذا اتقوا وجعلوا عیسیٰ من الموتیٰ - و والله انی اری حیات الاسلام فی
موت ابن مریم - فطوبیٰ للذی فهم هذا السرّ وفهّم - الا ترون
القسیسین کیف یصرون علی حیاته - و یثبتون الوهیته من
صفاته - فاین فیکم رجل یردّ علیهم لله ومرضاته - ویثبت انه
من الموتی ویسدّ قوله من جمیع جهاته - ویُقوّم سهمه مع موالاته
ویهزم العدو بصائبه ومصمیاته - کلا بل انتم تعاونونهم وتنصرونهم
وباصوات النواقیس تفرحون - ولا تُسفرون عن اوجهکم ا انتم
القسوس ام المسلمون - اتجولون حولهم لعلکم ترزقون - او توقرونهم
وتعزّزون - و لله العزة جمیعا وله خزائن السموات والارض وکلما تطلبون - فما لکم ترجعون الیه

لا تتوكلون - ليسوا سواء زمر العلماء فريق اتقوا وفريق يفسقون -
ان الذين اتقوا الا تذكرهم الا بالخير وسيهديهم الله فاذا هم يُبصرون -
واذا قيل لهم كفّروا هذا الرجل الذي يقول انّى انا المسيح قالوا ما لنا
ان نتكلم بغير علم وانا خائفون - وقد اخطأ كل من استعجل في
موسى وعيسى وفي نبينا المصطفٰى فلم تستعجلون - ان يك كاذبًا
فعليه كذبه وان يك صادقًا فنخاف ان نعصى الله والذين يُرسلون -
وقوم اٰخرون منهم اٰمنوا بالحق واوذوا فصبروا عليه واُخرجوا من
دُورهم ومساجدهم وحُقّروا بعد ما كانوا يُعظّمون - واذا رأوا اٰيةً
من الاٰيات - والانوار النازلة من السموات - زاد ايمانهم واشرف
عرفانهم - ورضوا بكل مصيبة بما عرفوا من الحقّ وما تواهن هذه الدنيا
وكل يوم الى الله يُجذبون - ترى اعينهم تفيض من الدمع ربنا اننا
سمعنا مناديًا ورئينا هاديًا فآمنا به فاغفر لنا ربّنا وكفّر عنّا
سياٰتنا ولا تمتنا الا ونحن عليه ثابتون - اولئك الذين ارضوا ربهم وله
تركوا صحبهم وصيل على بعضهم فقضوا نحبهم اولئك عليهم صلواة الله وبركاته
واولئك هم المهتدون - ان الذين بلغتهم بشارة بعث المسيح فما
قبلوها اولئك هم المحرومون - يضاهئون النصارى بعقائدهم ولا
يشعرون - يقولون ان القسوس اقرب منكم الى الحق اولئك الذين
لعنهم الله والملائكة والصلحاء اجمعون - وان الذين شقوا ما والاهم
الا من ولّى - وما صافاهم الا القلب الذي صار كالكلب ومن النور
تخلّى - ونُشّأ في الجهل وبالعلم ما تحلّى - فسيعلم اذا الله تجلّى - الايرون
الطاعون - الايرون سهام اشرار - كانها شواظ من نار - وقد نزل العدا بساحتهم - وتشمّروا
لاجاحتهم - فما بارزوا الاعداء وما عدّوا - وما فكروا في حيل
اجاحوا الدين بها وردّوا - انظروا الى هذه العلماء - انهم
ما دخلوا الدار من بابها البيضاء - بل تسوّروا جدران الحق من الاجتراء

وان المسيح قد وافاهم مع العلوم النخب - رُحمًا من الله ذى العجب - وما انضوا اليه ركاب الطلب - بل اضطرمت نار الفتن فاقتضت ماء السماء - فنزل مسيح الله بعد ما نزلت على الناس انواع البلاء - وترون كيف صالت القسوس وشاعت الملة النصرانية - وقلّت الانوار الايمانية - ودقّت المباحث الدينية فى هذا الزمان - وصارت معضلاتها شيئ لا تفتح ابوابها من دون الرحمان - فاليوم ان كان زمام الدين فى اكف هذه العلماء - فلا شك فى خاتمة الشريعة الغراء - فانهم اذا بارزوا فولوا الدبر كالمبهوت المستهام - وكانوا سببا لاستخفاف الاسلام - وكيف يتصدى رجل للحرب - قبل ان يمرن على عمل الطعن والضرب - ووالله انهم قوم لا توجد فى كلامهم قوة - ولا فى اقلامهم سطوة - ثم مع ذالك يوجد فى اقوالهم سم الرياء - ولا يتفوهون من الاخلاص والاتقاء - بل تشاهد فيها انواع العفونة - من الجهل والتعصب والرعونة - ولا يرى فيها صبغ من الروحانية - ولا يؤنس شى من النفحات الايمانية - ولا يكون محصلها الا ذخيرة الشك والريب - ولا يُرشح على قلوبهم علم من الغيب - ولذالك لا يقدرون على تسلية المرتابين - وتبكيت المعترضين - بل هم فى شك ومن المتذبذبين - وكثير منهم نجد منهم ريح الدهريين وليس قولهم الا كالسرجين - او كميت قُبر من غير التكفين - وليسوا الا عارا على الاسلام وتبارا للمسلمين - لا سيما فى هذا الحين - فان الناس يتطلّبون فى هذا الاوان - من يُخرجهم من ظلمات الشك الى نور الايقان - ويحتاجون الى نطق يشفى النفس - وينفى اللبس - ويكشف عن الحقيقة الغمّى - ويوضح المعمّى - فاين فى هؤلاء رجل توجد فيه هذه الصفات - وكيف من غير حديد تكسر الصفات - واين فيهم رجل بليغ تمايل عليه الجلاس - واين فصيح يتفوه بكلم يستمتعها الناس - واين فيهم مزكّى يُحيى القلوب - ويهب السكينة ويدرء الكروب - واين

كلام تحكي لالى منضدة - واين بيان يضاهي قطوفا مذللة - بل
اخلدوا الى الارض بجرص شديد - فانى لهم التناوش من مكان
بعيد - وماكان لاحد ان يكون قادرًا على حسن الجواب - وفصل
الخطاب - ومستمكنا من قول هو اقرب الى الصواب من غير ان ينفخ
فيه من رب الارباب - فانظروا اتجدون فيهم من يبكت المخالف
فى كل مورد تورّده ويسكت الزارى عند كل كلام اورده - اتجدون
فيهم من كان سباق غايات فى ملح الادب وغرر البيان - ولا يأخذه
خجالة فى اساليب التبيان - ثم معذالك كان البيان فى معارف
الفرقان - مع التزام الحق والصدق والاجتناب من الهذيان - أرئيتم
فيهم من يخوف قرنه بالبلاغة الرائعة - ويذيب النفوس بالكلم الذائبة المائعة - اويرى
كالدرر المنثورة ولن ترى فيهم صريعا - ومن كان فى العلوم يحكى بقيعا -
نعم ترى فيهم امواج تكبر وخيلاء من غير فطنة ودهاء - ثم مع هذا
الجهل بلغت رؤسهم الى السماء - ولا يمشون على استحياء - ولا ينتهون
من تصلف واستعلاء ورعونة ورياء - وتحقير وازدراء - وكاين
من اية انزلها الله ثم لا يصغون - ويمرون ضاحكين على الله و
رسله ويستهزؤن - ولا يعبدون الا اهواءهم ولا يتدبرون - و
قالوا ارنا اية من الله - وقد ظهرت الايات من السموات والارض
لقوم يتقون - وقيل ان كنتم فى شك من كلامى فاتوا بكلام من مثله
فما اتوا بمثله وما تركوا الظن الذى به انفسهم يهلكون - وان منصب
العلماء خطب خطير - وامر كبير - لا يليق لهذه الخدمة - الا
الذى فتحت عليه ابواب الحجة البالغة - ورزق نظرًا منقحا من حضرة
الغيب - وعلما منزها عن الشك والريب - ومع ذالك اعطى عذوبة
البيان - والملح الادبية والحلل المستحسنة لاراءة ما فى الجنان - و
عصم من معرة الحصر واللكن - واسبغ عليه عطاء اللسن - ولكن

فى الاصل: يأخذهم

هولاء الذين يسمّون انفسهم علماء - ما اعطاهم قسمة الله الا الضوضاء
قرؤا القران - وما مس القرآن الا اللسان - وما راى القران جنانهم
وما راى جنانهم العرفان - واروا انعالا تجملوا بها الشيطان - ترى
عقدة على لسانهم - وقبضا فى جنانهم - ودجلا فى بيانهم -
ما ايّد نطقهم بالحجة - وما سلك قولهم فى سلك البلاغة - تراهم
كغبيّ غمر ليس له معرفة - ولا يدرى اثقل على لسانه اولكنة - كانهم حصروا
فى مكان ضيق ولا يترائ سبيل - واكل ثمرهم دودة النفس وما بقي الاّ
فتيل - تمترس السنهم فى الخصومات - ولا يعترون للعدا ما يبكتهم
عند المباحثات - ولا يظهرون جوهر الاسلام - بل يتكلمون كمدلس متزر
فيجعلون الاسلام غرضا للسهام - اولئك كالانعام - وان نطق الانعام
ليس به هين - وندامة الخرس اشد من الحين - يطلبون قنطارا
من العين - ولا يطلبون بصارة العين - يُظهرون جهلهم وابلاء
وسقطهم جوهرا قايلا - ولا يضاهئون الا حايلا - ولا قول حسدا
من عند نفسى ولا من الابتدار والعجلة - واعوذ بالله من الحسد
والكذب والتهمة - بل قلت كلما قلت بعد الترس والتجربة -
الا الذين طابت طينتهم وصلحت نيتهم فاولئك منزهون عن هذه
الملامة - ولا نفسّق الا الذين فسقوا ولا اجهّل الا الذين جهلوا و
تلك الحبوب هى الاكثر فى هذه العرمة - وان كنتم فى شك فامعنوا
النظر مرارا - وسرحوا الطرف اطوارا - وتدبروا تؤدة ووقارا -
وانظروا هل تجدونهم من حماة الاسلام وخدّام الملة - وهل تتوسمون
فيهم ميسم الابرار وذوى الفطنة - بل هم يشابهون جهلا وخلبا -
ويضاهئون متصلفا قلبا - لا تجد فيهم ريح الصادقين - ولا ارواح
العارفين ينقلبون فى قواليب العلماء - ولا تجدهم الا كقالب من
غير قلب الاتقياء - ان هم الا كالانعام - ما ارضعوا ثدي العلم و

سا شربوا کاس الکرام - یخدعون الناس بحلل العلماء - وسناعة المتاع وحسن الرواء - وان هم الا قبور مُبیّضة عند العقلاء - و لیس عندهم من غیر لحیً طوّلت - و انف شمخت ووجوه عبست وقلوب زاغت - والسن سلطت - وکلم تعفنت - یرمون البریئین ویُکفرون المسلمین - وکم من خصال فیهم تحکی خصائل سباع - و کم من اعمال تشابه عمل لکاع - وکم من لدغ سبق لدغ حیوات الصحراء وکم من طعن خجل قنا الهیجاء - یدّعُون انهم علی خلق ادریس - ثم یُظهرون خلیفة ابلیس - فالحاصل انهم لیسوا رجال هذا المیدان - بل هم قوم استولی علیهم الوهن والکسل کالنسوان - ورضوا بالدنیا الدنیة واطمئنوا بها فیخلدون کل یوم الی وهاد العصیان - یؤثّمون الناس ویُفسّقونهم بالالسنة المتطاولة - مع ان نفوسهم قد اسحنت بدرن المعصیة - یبادرون الی مواضع الشح والنهمة - ویتقاعسون من میادین نصرة الملة - یتمایلون علی عرض هذا الادنی - وخدعهم متاع قلیل اکدی - یعظون علی المنابر ویتراؤن کالمتقی الصابر - واذا قضوا الصلوٰة - وازمعوا الانفلات - فنسوا ما وعظوا کرجل مات - فمن فیهم یوجد فیه مواسات الدین - ومقاسات الشدة للشرع المتین - ومن ذا الذی ذاب لدین المصطفٰی - والوجد نفی عنه الکری - ویری اعظمه لما انبری - ثم مع ذالک کثر فیهم الکسل و الغفلة وقلت الفطنة - وانی فیهم قوم یستقرون مجاهل - ویردون مناهل - ویستخرجون درر العرفان - من بحار اشتدت الیها الحاجة للزمان - بل تراهم من جذبات النفس کالسکاری - وفی اهواءها کالاساری - ما لهم ان یکشفوا عن وجه المعضلات النقاب - ویجیدوا ما درس وغاب - وینقحوا الامور ویجمعوا ما صلح وتاب - ویجتنبوا الاحتطاب - وینفدوا الاعمار لتعرف الحقائق - و

يذيبوا الابدان لاخذ الدقائق - وان لا يبرحوا فناء تحصيلها - حتى يتيسر سلوك سبيلها - ويتضح معالم دليلها - ويرشح على صدورهم خفايا الدين - ويلقى فى قلوبهم علم اليقين - كلا بل ضل سعيهم فى الحيات الدنيا وهم يحسبون انهم من المحسنين - وماترى فى كلامهم روحانية وتراهم كالمحتطبين - واشتدت حاجة الاسلام فى زمننا الى آراء صائبة - وافكار مستنبطة - وطبائع متوقدة - و قلوب صافية - وهمم منعقدة - وادعية مقبولة - وفيوض من الله متوالية - ومساعى لله جارية - وقد ضاق وقت اصلاح الامة - ومابقى الاكرمق المهجة - ومايجدى طلاب الآثار - بعد ما فقد العين من الابصار - انظروا الى الايام ياسراة الاسلام وقد مضى خمس من راس المائة ومن هذا الضيف البدر - فاورنا من جلس على هذا الصدر واورنا من قام لجبر سرير انكسر - ووجه منير استتر - واعلموا ان هذا الباب لن يفتح باسلحة متقلدة بل يحتاج الى دلائل قاطعة - و آيات ساطعة - والى العارفين الذين يتدبرون بشرة الشريعة وخوافيها ويجدمون ظواهر الملة ومافيها - لتطمئن بها القلوب - وتنكشف الغيوب - وينتفع المحجوب - ايها الكرام وسراة الاسلام - قد جل ماعراكم من الداهية - وعظم مانزل من المصيبة - فاورنى ما هيأتم لدفاع هذه الجنود المجندة - اتعرضون علينا هذه العلماء - وهذه المشائخ والفقراء - فانا لله على وقت جاء - ومصيبة حلت شريعتنا الغراء - الآن يحتاج الاسلام الى رجل آتته يد الغيب ما لم يعط لغيره - واراه الله مالم يره احد فى سيره - وجعله الله من الموفقين المنصورين - وورثاء النبيين - ومن عليه بالامتياز بالعلم والبصيرة - والهمة والمعرفة - والاصابة والاجادة - وقوة الارادة - ووهب له دراية تعد من خرق العادة - ومتعه بكثير من الثمار - وما

نزکیه کحرباء یتعلق بالاشجار - لیلفی الطلاب عنده حقائق نووها - ویجدوا انشر معارف طووها - ولیاخذوا منه العجائب - ولینالوا الغرائب - ولیهرع الخلق الیه کذی مجاعة وبوسی - ویاووا الیه کبنی اسرائیل الی موسی - ولیذوقوا به طعم الاسرار - ویسرحوا فی مسرح الانوار - ومع ذالك من شرائط مصلح اهل الزمان - ان یفوق غیره فی التفقه وقوة البیان - وان یقدر علی اتمام الحجة ولا کاهل الصناعة - ویسرد الکلام علی اسلوب البراعة - ویعصم نفسه من الخطاء فی الاراء - ویری الحق والباطل کالنهار واللیلة اللیلاء - لیحرز الناس بعین الامور المنقحة - ولیجمعوا درر المعارف فی صرة قوة الحافظة - ومن شرائط المصلح ان ینقح الانشاء - ویتصرف فیه کیف شاء - و یجتنب رکاکة البیان - ویوکد قوله بالبرهان - وانت تری ان هذه الشرائط مفقودة فی هذه الفرقة - وما اعطی لهم الا قلیل من الصور الانسانیة - بل لا یستیقظون بمواعظ ولا ینتهجون مهجة الحزم والفطنة - وما اراهم الا کجمادات او کفرخ الدجاجة - وما امر علیهم الا لیلة علی الخروج من البیضة - فما ظنك ایبطل هولاء ما صنع القسوس من اسلحة للاهلاك والابادة - لا والله بل هم کصرعی لا کرجال الجلادة وما بقی فیهم حرکة ولا علامة من القصد والارادة - قد استسنوا قیمة الدنیا ووزنها - واستغزروا ماءها ومزنها - غروا باجمال عشرتها - وتجمیل قشرتها - واحالت الاهواء صفاتهم الانسانیة - حتی جهلوا الحقوق الرحمانیة - فکیف یتوقع منهم نصرة الدین - وکیف یحی المیت بعد التجهیز والتکفین - وان نصرة الدین لیس بهین - وما نصل الیها الا بعد ان نصل الی الحین - ولن یوتی هذا الفتح لغرض الناس وبماتهم - ولن تهزم العدا بعصیهم وحربتهم - فمن الغباوة ان یفرح رجل بوجودهم او یمنی خیرا من دودتهم - فتحسسوا یوسف عند الامحال - ولو

بالسفر البعيد وشد الرحال ۔ ولا تنظروا الی حلل ھذہ العلماء ۔
فانه لیس فیھا من دون البخل والریاء ۔ وسیر اخر لا تلیق
بالصلحاء ۔ وانی دعوتھم حق الدعاء ۔ فما زادوا الا فی الاباء ۔
وکم من کتب کتبتُ ۔ ورسائل اقتضیتُ ۔ وجرائد اشعتُ ۔
وفرائد اضعتُ ۔ فما نفعھم دُرّی ودرّی ۔ وتراھم احرص الناس
علی ضیری وضری ۔ فلما اری الله الھوبھم ۔ ازاغ قلوبھم ۔ و
غشّی لبوبھم ۔ قوم زایغون لا یتوبون من اباطیلھم ۔ ولا ینتھون
من تسویلھم ۔ یرون شِرب الاسلام کیف غاض ۔ ویرمقون حصنه
کیف انھاض ۔ ثم لا یستمطرون سحب السماء ۔ ولا یریدون ان
یبعث رجل من حضرۃ الکبریاء ۔ کانھم بسورۃ النور لا یومنون ۔
وعند قراءۃ الفاتحه لا یُومنون ۔ وطبع الله علی قلوبھم فلا یھتدون ۔
بل لا ینظرون الی ناصح بعین عاطف ۔ ولا یخفضون له جناح
ملاطف ۔ ولیس فیھم احد یرید ان یاسو جراحھم ۔ ویریش
جناحھم ۔ ویشفی قلوبھم ۔ ویزیل کروبھم ۔ واذا قام فیھم رجل
ارسل الیھم قالوا مفتری کذاب ۔ وسیعلمون من الکذاب ۔ او تاتی
ایام الله وسیرجعون الی مقتدر شدید العقاب ۔ ایھا العلماء
فکروا فی وعد الله واتقوا المقتدر الذی الیه ترجعون ۔ انه جعل
النبوۃ والخلافة فی بنی اسرائیل ثم اھلکھم بما کانوا یعتدون ۔ و
بعث نبینا بعدھم وجعله مثیل موسٰی فاقرءوا سورۃ المزمل انکنتم
تترتابون ۔ ثم وعد الذین امنوا وعد الاستخلاف فکروا فی سورۃ النور انکنتم تسئلون ۔
ھذان وعدان من الله فلا تحرفوا کلم الله انکنتم تتقون ۔ ولذالک
بُدِءَ سلسلة نبینا من مثیل موسٰی ۔ وخُتِمَ علی مثیل عیسٰی لیتم
وعد الله صدقا وحقا ۔ ان فی ذالک لاٰیة لقوم یتفکرون ۔ وکان
من الواجب ان یتساوی السلسلتان الاول کالاول والاٰخر کالاٰخر

الا تقرءون القران او به تكفرون - فان تمنيتم ان ينزل عيسى بنفسه
فقد كذبتم القران وما اقتبستم من سورة النور نورا و بقيتم مع النور
كقوم لا يبصرون - اتبغون عوجا بعد ان تساوى السلسلتان - اتقوا
الله و عدلوا الميزان - مالكم لا تفقهون - وكان وعد الله انه
يستخلف منكم وما كان وعده ان يستخلف من بنى اسرائيل
فلا تتبعوا فيها عوج وتعالوا الى حكم ربكم ان كنتم تسترشدون -
اتريدون ان تفضلوا على سلسلة نبيكم سلسلة موسى تلك
اذا قسمة ضيزى - فلم لا تنتهون - الا تقرؤن سورة النور او على
القلوب اقفالها او الى الله لا ترددون - وان القران عدل الميزان -
واعطى نبينا كلما اعطى مهلك فرعون وهامان فما لكم لا تعدلون - وقد بلغ القران
امره فمن كفر بعد ذالك فاولئك هم الفاسقون - اتختارون اهواءكم
على كتاب الله او بلغكم علم يساوى القران فاخرجوه لنا ان كنتم تصدقون
كلا بل وجدوا اكبراءهم عليه فهم على اثارهم يهرعون - وقد سوى الله
السلسلتين وهم يزيدون وينقصون - فمن اظلم ممن اتخذ سبيلا
غير سبيل القران الا لعنت الله على الذين يظلمون - يا حسرة عليهم
الا يتدبرون القران او هم قوم عمون - واذا قيل لهم اتتركون كتاب
الله قالوا وجدنا عليه اباءنا ولو كان اباءهم لا يعلمون شيئا ولا
يعقلون - اتتركون كلام ربكم لا بار كم اف لكم ولما تعملون - و
قالوا انا رئينا فى الاحاديث وما فهموا قول رسول الله وان هم
الا يعمهون - يريدون ان يفرقوا بين كتاب الله وبين قول رسوله
قوم مفترون - وقد صرح الله حق التصريح فى الفرقان فباى
حديث بعده يومنون - يوثرون الشك على اليقين وهذا
هو من سير قوم يهلكون - ايها الناس ان هذا كان وعدا من الله
فسوى السلسلتين كما وعد فما لكم تجوزون الخلف على الله ولا تخافون

اتعزون الى الله نكث العهد والوعد سبحانه وتعالى عما تزعمون۔
أظننتم ان سلسلة المصطفى لاتشابه سلسلة موسى وان هذا الا
تكذيب القران انكنتم تفهمون ۔ الا يشابه اولها باولها واخرها
باخرها ساء ما تحكمون ۔ أرفعتم موسى ووضعتم المصطفى اف لكم
ولما تصنعون ۔ اتخسرون القسطاس بعد تعديله ولا تعدلون
كفئتيه ولا تقسطون ۔ وان الله ارى فضل هذه السلسلة بختم الامر
عليها ثم تاتون بعيسى وانتم تعلمون ۔ مالكم لا تؤتون ذا فضل فضلهٗ
وتظلمون ۔ اتقطعون رجل هذه السلسلة وتبقون راسها وما هذا الا
فعل المجنون ۔ اتحرفون كلام الله كما حرفتم من قبل وقلتم ما قلتم
فى اية فلما توفيتنى وما خفتم ربكم الذى اليه تساقون ۔ وما جزاء
المحرفين الا النار فما لكم لا تتوبون ۔ ان الذين يحرفون كلام الله
متعمدين ماواهم جهنم وهم فيها يحرقون ۔ الا الذين اخطاؤا من قبل
زمانى هذا ومن قبل ان يبلغهم امر الله وامر حكمه اولئك قوم
يغفر لهم بما كانوا لا يعلمون ۔ والذين يصرون عليه بعد ما نبّهوا
اولئك الذين عصوا ربهم واولئك هم المعتدون ۔ من حرّف
كلام الله فقد سفك دماء العالمين فاولئك هم الملعونون ۔ ان
هؤلاء عمى ما اعطيت لهم ابصار ۔ وبين الحق وبينهم جدار ۔ و
سقاهم شيطانهم شربة فيتحسونها ۔ وفيها سم فلا يرونها ۔ فلا
تحسبهم احياءً فانهم اموات ۔ وسيذكرون ما فعلوا بالامس
اذا رأوا يوماً له سطوات ۔ جحدوا بالحق الذى حصحص ۔ وتراهم
كخفاش ابغض النور وتدلس ۔ جاءهم داع الى الله فما رحّبوا ۔ وتنفس
لهم الصبح فما استيقظوا ۔ وفتح لهم باب الرحمة فما دخلوا وتقاعسوا ۔
يضحكون على رجل لا ير قاد معه رحما على حالهم ۔ وتحدر عبراتهٖ
حسرات على مالهم ۔ رأوا ايات فلا يومنون ۔ وحلفنا بالله فلا يصدقون

وعرضنا القران عليهم فلا يلتفتون ـ فنشكوا الى الله رب البرايا ـ من
اعضال هذه القضايا ـ فانها ما قضيت لا بالشهود ولا بالايا ـ و
اني دعوتهم مذ يفعت ـ وكم من وقت لهم اضعت ـ وكنت رجلاً
يتمطى في حلل الشباب ويحكي النشاب ـ والان ترون ذالك الشاب قد
شاب ـ وان هذا مقام تدبر للمتدبرين ـ وهل مثلي نيقول و
يمهل الى الستين ـ ليس على الحق غشاء ايها الطالبون ـ بل طبع على
قلوبهم بما كانوا يكسبون ـ ان الشمس قد طلعت ولكن لا نفتح
الاعين الذين هم يتقون ـ ويجعل الرجس على الذين يفسقون ـ
ينظرون الى اي الله كيف اشرقت ثم لا يبصرون ـ ويرون فتنا
كيف احاطت ثم لا يبالون ـ واذا قيل لهم ان الايات قد ظهرت من
الارض والسموات قالوا انا بكل كافرون ـ افينتظرون عذاب الله
وقد جاء الطاعون ـ الا ينظرون الى راس المائة وقد مضى قريبا من
خمسها وملئت الارض ظلما وجورا افلا يعلمون ـ انسوا ما قال ربهم
انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون ـ أأخلف الله هذا الوعد و
قد رئ ان الناس من ايدى القسوس يهلكون ـ لهم عيون كليلة ـ
وقلوب عليلة ـ وهمم مصروفة الى فكر البطون ـ والى زغب محددة
العيون ـ فلذالك اخلدوا الى الارض كل الاخلاد ويكذبون ويكذبون ـ
ثم التعصب احلهم محلة السباع ـ ومنعهم من القبول بل من السماع ـ
فمن منهم ان يقول صدق فوك ـ ولله انت وابوك ـ بل هم على التكذيب
يصرون ـ ويسبون ويشتمون ـ وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب
ينقلبون ـ ليس دينهم الا الاهواء ـ والرغفان والدراهم البيضاء ـ
اتزعمون انهم يومنون ـ كلا بل ينافقون ويكذبون ـ وتركوا نبيهم
واتخذوا اهل الدنيا صحبا ـ وحسبوا فنائهم رحبا ـ يرون ان العدا
يصولون على المسلمين كرتان منوالى الى السنين ـ ولا رشاش منهم يحذاءهم لغيرة الدين ـ وارتد

فوج من الاسلام - ومارأى على وجههم اثر من الاغتمام - اتخذوا
ابليس وليجة فيتبعونه - وقاسموه التعبد فأدوته - لايعرفون
ما الدين وما الايمان - وكفاهم لحم طري والرغفان - ينفدون العمر
ببطالة ومارأى فيهم بطل هذا الميدان - بل لهم افكار دون ذالك
أُحرضوا فيها من الاحزان - ترتعد فرائصهم برؤية الحكام - ولا
يخافون الله ذا الجلال والاكرام - يمشون في الليل البهيم - وبعدوا
من النور القديم - وتهادى بعضهم بعضا غفلة - ولا ينتج اجتماعهم
الافتنة - وكم من كتب النصارى فشاضرها بين القوم - وصار
الاسلام غرض الضحك واللوم - ولكنهم يعيشون كالمتجاهلين - او
كالعمين - ويسمعون كلم النصارى ثم يقعدون كالمتقاعسين - و
نسوا الوصايا التى أُكّدت لتائيد الاسلام - وقست قلوبهم واستبطؤا
حين الحمام - لا ياخذهم خوف بشيوع الضلال - ويشاهدون ظهور
الفتن وحلول الاهوال - ويعلمون ان القسوس امرّوا عيشنا باكاذيب
الكلام - وارادوا ان يطمسوا آثار الاسلام - ومع ذالك اعرضوا عن
شيهاتهم - كانهم فرغوا من واجباتهم - وادوا فرائض خدماتهم - و
منهم قوم لم يواجهوا في مُدّة عمرهم تلقاء المخالفين - وانفدوا اعمارهم
في تكفير المومنين - وتكذيب الصادقين - وكنتُ اتحقّى باكرام
تلك العلماء - واظن انهم من الاتقياء - ولكن لما لحظت الى خصائص
اسرارهم - وخبّي ما في دارهم - علمت انهم من الخائنين لامن الصالحين
المتدينين - وفي سبل الله من المنافقين - لامن المخلصين المخلصين -
ورئيتُ انهم كلما يعلمون ويعملون فهو منصبغٌ بالرياء - وصدورهم مظلمة
كالليلة الليلاء - فرجعت مما ظننت مسترجعا - وبدّلت رايي
متوجعا - وايقنت ان فراستى اخطأت - وان القضية انعكست
انهم قوم آثروا الدنيا الدنيّة - وطلبوا الوجاهة واللهنية - يرون

المفاسد فی الامصار والموامی - ثم یغضون الابصار کالمتعامی - وتراءی
الجرح الی الفساد ولکن لایرون الترامی - ما اجابوا داعی الله مع دعوی
العینین - ولاجابوا لو دعوا الی مرماتین - لایفکرون فی انفسهم ای
شیءٍ یفعلون للدین - اخلقوا لاکل المطائب والتزیین - ولقد
فسدت الارض بفسادهم - وشاع الطاعون فی بلادهم - وانه بلاء
ما ترک غورًا ولا نشزا - واذا قصد بلدة فجعله صعیدًا جرزا - والذین
اووا الی قریتی مخلصین واطاعونِ - فارجوا ان یعصمهم الله من الطاعون
ان هذا وعد من رب العزة والقدرة - وان انکرته العیون التی ما اعطی
لها حظ من البصیرة - فالاسف کل الاسف علی العلماء - لایرون ما
اراهم الله من السماء - واکلوا راس المائة کراس الضان - وما فکروا فی مواعید
الرحمان - وانجلی الشمس والقمر بعد کسوف رمضان - وما انجلی قلبهم
من ظلمة جعلت الشیطان - اما رؤاها تین الاٰیتین من السماء مرة
فی ارضنا هذه - ومرة فی اهل الصلبان من الاعداء - فما لهم لاینتهون
وبایات الله لایومنون - ام اسئلهم من اجر فهم من مغرم مثقلون
فلیفروا من ایات الله فسوف یعلمون - الایرون ان المفاسد کثرت
والفتن علت وغلبت - والفسق قطع الایمان وجذم - واکلت
الناس نار تضاهی جهنم - فمن ذا الذی یصلح عند فساد غلب - وکیادٍ
خلب - وکیف یظن ان هذه المفاسد ما قرعت اذانهم - وما بلغت
اخبارها رجالهم ونسوانهم - فان هذه داهیة مهیبة - ومصیبة مذیبة
وما من یوم یمضی ولاشهر ینقضی الا وتزداد هذه المحن - وتنتاب هذه
الفتن - ثم مع ذالک اختار العلماء طورًا نکرا - وابقوا لهم فی المخزیات
ذکرا - وان القسوس قد زرعوا زرعهم کسروة الجراد - وما ترکوا اثرًا
من التقوی وجعلوا البلاد کالسنة الجماد - فانظروا هل تجدون مزارع
محفوظة - او بلدة غیر مدلوظة - اشاعوا انواع الوسواس - وکادوا کیدًا

هوارفع من القياس - واضلوا صبيان المسلمين - والجهلاء المتعلمين - وجذبوهم بانواع الحيل والترغيب فى الاهواء - فارتدوا وصاروا كحساسة اخرجت من الماء - وكذالك اختلسوا نياتهم واظهروا خضرتهم فى هذه البلاد - وكثروا فى كل طرف ولا ككثرة الجراد - فاسئل هذه العلماء ما فعلوا عند هذه الأفات - ا رادوا ان يموتوا خطط الاسلام ويودّوا حق المواسات - و يقوموا للمداوات - او تستتروا فى الحجرات - واكتسوا الفائف الاموات - وتصدى للاسلام سنة حسوس - ويوم عبوس - وزمان منحوس - فمن ذالذى يذوب قلبه لهذه الاحزان - واىّ قلب يبكى لفساد اشاعها اهل الصلبان - كلا بل الذين يقولون نحن علماء الامة وورثاء دين الرحمان - هم ارضوا اباعها لهم ذرارى الشيطان - وما بقى لهم شغل من غير الفسق والتفسيق والتكفير - واضلال الامة بالدقارير - واقتاهم خبثهم بان الفوز فى المكائد - وان الكيد منزل الموائد - فيرصدون مواضعه كالصائد - ولو بوساطة الحكام والعمائد - شابهوا اليهود فى جميع صفاتهم واتوا بجندل بحذاء صفاتهم - وزادوا جهلات على جهلاتهم - يحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا ويغضبون اذا لم يعظموا - يستكبرون كالسلاطين - وما هم الّا دود التراب كالخراطين - يريدون من الخلق الاطاعة - و لا عقل لهم ولا براعة - فمن خالفهم فكانه خرّ من حالق - او ترك كطالق - يحجرون على الناس نساءهم - اذا لم يوفّوا اهواءهم - وان من كذب الّا و هو يخرج من فيهم - وان من شر الا وهو يوجد فيهم - وفريق منهم اصبى قلوبهم هوى الجهاد - ويغرون الجهلاء على ضرب العناق بالمرهفات الحداد - فيغتالون كل غريب وعابر سبيل - ولا يرحمون ضعيفا ولا يصغون الى صراخ وعويل - ولا يتقون - فويل لهم ولما يعملون - يقتلون قوما هم يحسنون - ايقتلون الذين لا يقتلون للدين الانسان ويفشون الاحسان - وينشئون الاستحسان - ولا يستعملون للدين

السيف والسنان - بل هم منتجع الراجي - والكهف عند البلاء المفاجي -
تنهل لها هم عند الطلب - ولا انهلال السحب - ينصرون من خاف
ناب النوب - ويحاربون من تصدى للحرب - ويدفعون ما اسلمكم
للكرب - ويهيئون لكم اسباب الطرب - اتضربون اعناق هذه الحماة -
الجهاد ما افهمتم هذه الغزاة - اهذا نصرة الدين او الاهواء - وما هذا الجهاد
الذى يا باه الحياء - ولا يقبله العقل السليم والدهاء - وما بال قوم اتهم
هذه العلماء - كلا بل مثلهم كمثل ذئاب او كنمر وكلاب و والله انهم
ليسوا الاخطباء الدنيا الدنية - ولو تراؤا با العامة او الدنية - وليس هذا
جهاد الجهاد الا شرك الردا - فيضحكم اليوم ويبكى غدا - ايذبحون المحسنين
بالمدى - فاين هذا الحكم وفى اى الهدى - ايجوز هذا الفعل العقل
السليم - ويستحسنه الطبع المستقيم - بل ليسوا الصفاقة وخلعوا
الصداقة - ونصروا الكفرة فى زراية الاسلام - واعانوهم على نحت
الاعتراضات ورمى السهام - ولن يلقى الاسلام فلجاً بوجود هذه
المجاهدين - بل وجودهم عار على الاسلام والمسلمين - فالخير كله فى
موتهم او ان يكونوا من التائبين - ايقتلون الناس لاعراضهم عن حكم
الرحمان - مع ان الاعراض موجود فى انفسهم لارتكاب الفحشاء والفسق
والعصيان - فكيف يجوز ان يضربوا اعناق الكفار - وانهم يستحقون
ان يضرب اعناقهم بالسيف البتار - بما فسقوا واختاروا عيشة الفجار -
جهاد فان الجهاد لو كان من الضرورات الدينية - فما معنى ترك هذه الفجرة - و
لم لا يقطع رؤسهم بالمرهفات المذربة - ولم لا يمزق لحمهم بالمدى
المشرحة - فانهم فسقوا بعد الايمان - فليفتى المفتون ايقتل هولاء
جهاد بالسيف او السنان - فان اول غرض الجهاد - قوم فسقوا بعد ما اسلموا
واظهروا آثار الارتداد - وخرجوا من حدود الاوامر الفرقانية - و
نقضوا عهداً عاهدوه امام الحضرة الربانية - ولا حاجة لرب العالمين -

ان يتخذ عضداً زمر المفسدين - وانه قادر على ان يُنزل عذاباً
من السماء ان كان يريد ان يهلك الكافرين - وما للقدوس والفاجر
ولا حاجة له الى جهاد الفاسقين - وقد جرت سنت الله انه ينصر
الكافر ولا ينصر الفاجر الظالم وكذالك اقتضت غيرة رب
العالمين - و والله من يُجرّب هذه العلماء يجد اكثرهم كقوم يصنعون
الدراهم المغشوشة - ويطلون على ظاهرها الفضة - ويراؤن الناس
كانها حرش خشن جياد حديثة السكة - وليس فيها غش بل هي من
السبكية الخالصة - وكذالك تجد اكثر العالمين - يخافون الناس و
لا يخافون ربهم وتجد اكثرهم كالعمين - ولو خافوا ربهم لفتحت
عيونهم ولصاروا من المبصرين - اهلكهم شح مالع - وجبن خالع -
ما بقى العقل السليم ولا الطبع المستقيم وصاروا كالمجانين - يقولون
ما نحن لك بمومنين - وقد افترقوا الى فرق وليسوا بمتفقين -
والله ارسل عبداً ليُحكّموه فيما شجر بينهم وليجعلوه من الفاتحين -
وليسلموا تسليماً ولا يجدوا فى انفسهم حرجاً مما قضى - وذالك هو
الحكم الذى اتى - فالذين اتبعوه فى ساعة الاذى - وجاءوه بقلب
اتقى - وسمعوا لعنة الخلق وخافوا لعنةً تنزل من السموات العُلى -
اولئك هم الصالحون حقاً و اولئك من المغفورين -

ايها الناس كنتم تنتظرون المسيح فاظهره الله كيف شاء -
فاسلموا الوجوه لربكم ولا تتبعوا الاهواء - انكم لا تحلون الصيد
وانتم حُرُم - فكيف تُحلّون اراءكم وعندكم حَكَمٌ ☩ وان الحَكَم لرحمة

الحاشية - ان الاراء المتفرقة تشابه الطير الطائرة فى الهواء - و
الحَكَم يشابه الحرم الامن الذى يؤمن من الخطاء - فكما ان الصيد حرام فى
الحرم اكراماً لارض الله المقدسة فكذالك اتباع الاراء المتفرقة و

نزلت للمومنين ـ ولولا الحكم لما زالوا مختلفين ـ ظهر المهدى
عند غلبة الضالين ـ وسمع دعاء اهدنا بعد مئين ـ وتم ما قال ربكم
فى الفاتحة والفرقان المبين ـ وقد اخذ الله ميثاق المسلمين فى
هذه السورة ـ وما حذرهم الامن اليهود والنصارى الى يوم القيامة
فاين ذكر الدجال واين ذكر فتنته الصماء ـ انسي الله ذكره عند تعليم
هذا الدعاء ـ ويعلم الراسخون فى العلم ان اسم الدجال ما جاء فى
الفرقان ـ والقران مملو من ذكر فتنة اهل الصلبان ـ وهى الفتنة
العظيمة ـ عند الله وكاد ان يتفطرن منها السموات ـ وقد عُمّروا
الف سنة بعد القرون الثلثة ياذوى الحصاة ـ واُحس خروجهم
فى اول الامر كشكشة الافعى ـ اذا تمدد وتمطى ـ ثم تزيد الاحساس
حتى ظهر الخناس ـ وكان هو الى ستة الاف ـ كالجنين فى غلاف ـ
فتولد هذا الجنين بعد تسع مئين اعنى بعد القرون الثلثة
فغُدّ الزمان انكنت من المرتابين ـ انهم قوم ينفقون جبال
الذهب لاشاعة الضلالات ـ فهل رُئيتم مثلهم فى الاصرار على الجهلات ـ ولهم
فى ارضكم مستقر مع صراصر السطوات ـ ويريدون ان ينزعوا
عنكم لباس التقوى ويلحقوكم بالسوات ـ فظهر ما كان ظاهرا
من الله وتمت انباء الفتن والافات ـ فاي ظلمت بقيت بعد هذه الظلمات
وليس دجالكم الا فى رؤسكم كالتخيلات ـ ما ارى الزمان الا هذه الفتن
وبلاء هذه السيات ـ وهى الفتنة العظيمة عند الله وكادان يتفطرن
منه السموات ـ وتهد الجبال الراسخات ـ وقد عُمّروا الف سنة

حکم رحمت ہے

اھدنا کی دعا قبول ہوئی اور مہدی ظاہر ہوگیا

قرون ثلاثہ کے بعد ایک ہزار برس عمر اس قوم کو دی گئی

بقية الحاشية ـ اخذها من اوكار القوى الدماغية ـ حرام مع وجود الحكم
الذى هو معصوم وبمنزلة الحرام من حضرة العزة بل يقتضى مقام الادب
ان تعرض كل امر عليه ـ ولا يوخذ شئ الا من يديه ـ منه

معصوم

بعد القرون الثلثة - واحس خروجهم فى اول الامر كالكشكشة -
اعنى ككشيش الافعى - اذا تمدّد وتمطّى[1] - ثم زاد الاحساس - حتى
ظهر الخناس - واشيعت الضلالة والوسواس - وكثرت الاوساخ
والادناس - وقد مضى عليه تسع مائة كتسعة اشهر وهو فى الرحم
كالجنين - وما سمع منه ركزٌ ولا نخيخ الصوتُ كالطنين - ولا اثر من الرد على الاسلام
والتاليف والتدوين - فتلك التسع هى ايام حمل الدجال - و
التسع مخصوص بعدة الحمل كما هى العادة فى اكثر الاحوال - وان شئت
فعُدّ من ابتداء انقراض القرون الثلثة - الى زمان يكمل عدة التسعة -
ثم تولد الدجال على رأس المائة العاشرة - اعنى على راس المائة التى هى
عاشرة بعد القرون الثلثة - وكان قبل ذالك كجنين فى البطن ما
تفوّه قط بكلمة - وما رد على الملة الاسلامية بلفظٍ ولا بفقرة - ثم خرج وصار كسيل ياتى
من ماء الجبال - ويتوجه الى الغور والوهاد والدحال - وصار قويا ببّا و
هيّج فتنا لا توجد مثلها من ادم الى اخر الايام - وقلّب كل التقليب
امور الاسلام - واكل كثيراً من وُلد الملّة - كما
انتم تنظرون يا ذوى الفطنة - وعاث فى الارض يمينا وشمالاً - و
اشاع فسادا وضلالا - وبلغ ديننا الى التهلكة - ثم ظهر المسيح على راس (ظهور مسيح)
الف البدر ونزل من الله بالحربة - فجعل يستقريه ويطلبه كما يطلب
الصيد فى الاجمة - وسيلقيه على باب اللد ويقطع كل لدد بواحد من
الضربة* - فلا تهنوا ولا تحزنوا وان الله معكم ان كنتم معه بالصدق
والطاعة - ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة - والآن اعيد اليكم
البدر فى المرّة الثانية - وان الفتح قريب ولكن لا بالسيف والملحمة -
بل بالتضرعات وعقد الهمة والادعية - فلا تظنوا ظن السوء واسعوا
اليّ كالصحابة - ولا تموتوا الا وانتم مسلمون وصلّوا على محمد خير البرية -
وان هذه مائة كليلة البدر عدة - وكليلة القدر مرتبة فابشروا

ملخص من لفظ الدهيانة كما لا يخفى على ذوى الفطنة - منه

* الحاشية - اوّل بلدة بأيعنى الناس فيها اسمها لدهيانة - وهى اوّل ارضٍ قامت
الاشرار فيها للاهانة - فلما كانت بيعت المخلصين - حربةً لقتل الدجال اللعين - باشاعت
الحق المبين - اشير فى الحديث ان المسيح يقتل الدجال على باب اللدّ بالضربة الواحدة - فاللدّ

ببدركم وانتظروا ايام النصرة۔

فی ذِکرِ اهلِ الجرائدِ والاخبار

لعلك تقول بعد ذالك ان اهل الجرائد والاخبار۔ يستحقون ان يُصلحوا مفاسد البلدان والديار۔ فاقول رحمك الله انه خطاء فی الافكار۔ اتُبرء من هولاء امراض النفوس۔ ووساوس القسوس۔ نعم لاشك ان هذه الصناعات تفيد قومنا لو رعوه حق المراعات۔ وتكون كهاد الی مجاهل۔ وتقود الی مناهل۔ وتكون كناصر للدينيات۔ وان الجرائد مراة ترى الغائب كالمشهود۔ والغابر كالموجود۔ و تكون الوصلة الی بعض الخفايا۔ بل قد تعين علی فصل القضايا۔ و ترى الامور القريبة والبعيدة كتقابل المرايا۔ وتُهيئ كل عبرةٍ لاولی الالباب۔ وتخبر من طرق النجات والتباب۔ وتنبئكم كل يوم كيف تتغير الايام۔ وكيف تقوى المجامع وتغور المنابع العظام۔ وكيف تخلو المرابط ويهوى الامراء من امرتهم۔ بعد ما اودعت سرّ الغنیٰ اسرتهم۔ وتخبر من اخبار المحاربين الغالبين منهم والمنهزمين۔ والفائزين منهم والخائبين۔ ولولا الاخبار لانقطعت الآثار۔ وجُهل الدُوَل وما عُلم الابرار والاخيار۔ وتقطعت سلسلة تلاحق الافكار۔ و تكميل الانظار۔ ولضاعت كثير من اٰراء۔ وتجارب اهل عقل ودهاء۔ وما بقی سبيل الی تعرف اهل السياسات۔ ومعرفة اهل العقول و الاجتهادات۔ ولولا التاريخ لصار الناس كالانعام۔ ولضيّعوا سلسلة الايام والاعوام۔ وقد سُلمت ضرورته مذ سُلّت السيوف من اجفانها۔ وبُرِیَٔ الاقلام لجولانها۔ ولا نقدر علی موازنة الاولين و الاخرين الا بامداد المورخين۔ وهو الذی يحمل اٰثار بناة المجد۔ و

يشيع اذكار ارباب الجد - وهو زينة للدين - وسنة الله فى كتبه
والفرقان المبين - والدين الذى لم يحصّله تحت اسره - ولم يصاحبه
فى قصره - فليس هو الا كبيت بُني فى موضع يخاف عليه من صدمات
السيل - وربما يذهب السيل بمتاعه ويغادره كغبار سنابك الخيل -
ومن فقد عصا التاريخ يمشى كاقزل - ولا تتحرك رجله من غيرات
تخاذل - فينهب ذالك البيت من صول الجهل وسيله - ومن تبوءه
يتلف دررا جمعها فى ذيله - وربما ينسيه الشيطان ما هو كعمود
الملة - ويغادر بيته انقى من الراحة - فيكون مآل هذا الدين انه يُرمى
بالكساد - و يتلطخ بانواع الفساد - والدين الذى يُؤيّد بصحف التاريخ
والجرائد وضبط الاخبار - لا تُعفّى آثاره بل يؤتى كعذيق اكله كل حين
من انواع الثمار - ويخرج كل وقت من معادن الصدق سبائك الفضة
والنضار - واخباره تسكن القلوب عند مساورة الهموم والكرب -
وتقص قصص المصابين على القلب المكتئب - وتشدد الهمم
للاقتحام - فى الامور العظام - وتشجّع القلوب المزودة بنموذج
الفتيان الكرام - فان نموذج الفتيان والشجعان - يُقوّى القلوب
ويزيد جرءة الجنان - فوجب شكر الذين يعثرون على سوانح زمن
مضى او على سوانح اهل الزمان - ويخبرون عن ضعف الاسلام و
قوة اهل الصلبان - وكم من جهالة مست قومنا من قلّة التوجه الى
التواريخ واخبار الازمنة والديار - وعرض عليهم النصارى بعض
القصص محرفين مبدلين كما هو عادة الاشرار - واهلكوهم وبلغوا
امرهم الى البوار والتبار - وطمعوا فى ايمانهم بل جذبوا فوجا منهم
الى صلبانهم - وهذا امر يزيد بلبال العاقلين - ويهيّج الاسف
على عمل المفسدين - ثم مع هذه الفضائل مال اكثر اهل الجرائد فى
زمننا الى الرذائل - وجمعوا فى انفسهم عيوبا سفكت جميع ما هو من

حسن الشمائل - مابقی فیہم دیانۃ ولا صدق وامانۃ - یسیل من
اقلامہم سیل الاکاذیب - ویسفکون دم الحق عند الترغیب و
الترهیب - یحمدون لاغراض - ویسبون لاغراض - وجعلوا
اهواءہم قبلتہم فی کل توجہ واعراض - وازدراء واغماض - یتقاعسون
من مبارز ویصولون علی احراض - یکذبون کثیرا و قلمایصدقون
وفی کل واد یہیمون - لیس فیہم من غیر خلابۃ العارضۃ - والهذر
عند المعارضۃ - لا یقدرون علی عذوبۃ الایراد - من غیر کذب
وهزل وترك الاقتصاد - ولا یمسون نفائس الکلمات - الا بمزج
الاباطیل والجہلات - یبغون نزهۃ سوادهم بالهزلیات - ویستمیلونہم
بالمضحکات والمبکیات - ویریدون اختلاب القلوب - ولوکان
داعیا الی الذنوب - ویقولون کلما یقولون ریاءً واستمالۃ للاعوان -
لیہل ندیٰ اهل الثراء والثروۃ علیہم ولیرجعوا بالهیل والهیلمان - و
لیتسنّوا قیمتہم - ویستغزروا دیمتہم - ولذالك یرقبون نادیہم و
سنداهم - وان خیبوا فیلعنون مغداهم - وکثیر منہم یعیشون کالدهریین
والطبیعیین - وینظرون الدین کالمستنکفین - بل اعینہم فی غطاء
عند رؤیۃ جمال الملۃ - وقلوبہم فی عیافۃ عند هذه الجلوۃ - لا یرون
الکذب سُبّۃً - ویجعلون لَبِنتہ قُبّۃ - ولن یترکوا سدًی - وان
مع الیوم غدًا - واری ان الجرأۃ الکبر سدّت انفاسہم - وهدمت
اساسہم - وتری اکثرهم کصدف بلا دُرّ - وکسنبلۃ من غیر بُرّ - یقومون
لتحقیر الشرفاء - لادنی مخالفۃ فی الاراء - وتجد فیہم من اتخذ سیرتہ
الجفاء - والی من احسن الیہ اساءَ - واذا رأی فی مصیبۃ الجار - فاذی
وجفا وجار - ومارحم وما اجار - فکیف ینصر الدین قوم رضوا بهذه
الخصائل - وکیف یتوقع فیہم خیر بتلك الرذائل - الا الذین صلحوا وبالوا
الی الصالحات - فیرجی ان یاتی علیہم یوم یجعلہم من حفدۃ الدین ومن

الناصرين بالصدق والثبات -

فى ذكر الفلاسفة والمنطقيين

لعلك تقول بعد ذالك ان الفلاسفة والمنطقيين يقدرون على ان يصلحوا مفاسد هذا الزمان - فانهم يتكلمون بالحجة والبرهان - ويصلون الى نتيجة صحيحة بعد ترتيب المقدمات - ولا يبقى الاشكال بعد شهادة الاشكال فى المعضلات - فنقول ان هذه العلوم مفيدة بزعمك من غير شك فى بعض الاوقات - وتثبت خيانة من خان ومان وتنجى من الشبهات - ومن تعلمها يصير بيانه موجها وحلو المذاقة - ويترائى يراعه مليح السياقة - وان اهلها يزيد رعبا على الكافرين - ويطلع على خيانة المفسدين - وبها يزين الانسان روايته - ويستشف كل امر وينقد درايته - ويبكت بالحجة كلمن يعوى - ويشوق الآذان الى مايروى - وينطق كدرر فرائد - ولا يكابد فيها شدائد - ولا يخاف عند النطق رعب مانع - ولا ياتى بنئ غير يانع - ويقتحم سبل الاعتياص - ويسعى لارتياد المناص - وربما يفكر ويعكف نفسه للاصطلاء - لينجى نفوسا من جهد البلاء - هذا قولك وقول من يشابه قلبه قلبك ولكن الحق ان هولاء من الفلاسفة والحكماء - واهل العقل والدهاء - لا يقدرون على دفع هذا البلاء - بل هم كبلاء عظيم لابناء الاسلام والطلباء - وكلما زقوا صبيان المسلمين - فهو ليس الا كالسموم - واخرجوهم من رياح طيبة وتركوهم فى السموم - بئسما علموا وبئسما تعلموا -

فى ذكر مشائخ هذا الزمان

لعلك تقول ان مشايخ هذا الزمان - الذين عدوا من اولياء الرحمان - هم قوم مصلحون - فليحفد اليهم المسلمون - فانهم فانون فی حب حضرة الكبرياء - ولا يضيعون الوقت فی الزهو والخيلاء - بل يريدون ان ينتهج الناس مهجة الاهتداء - و ينقلوا من فناء الاهواء - الى مقام الفناء - وقد اثروا تلاوة القرآن - على اللهو بالاقران - تراهم جالسين فی الحجرات - منقطعين الى رب الكائنات - فاسمع منی انا نومن بوجود طائفة من الصلحاء فی هذه الامة - ولو كان الناس يكفرونهم ويوذونهم بانواع الفرية والتهمة - ولكنا نجد اكثر مشائخ هذا الزمان - مرائين متصلفين متباعدين من سبل الرحمان - يُظهرون انفسهم فی المجالس كالكبش المصطفى - وليسوا الا كالذئاب او النمر يجدون انفسهم متنافسين - ويقولون انا اهل الله ما اطعنا مذ يفعنا الا رب العالمين - وان نفوسنا مطهرة وكئوسنا مترعة - ونحن من الفقراء - والمتبتلين الى الله ذی العزة والعلاء - ولم يبق فيهم كرامة من غير ذرف الغروب - مع عدم رقة القلوب - وما بقى بدعة الا ابتدعوها - ولا مكيدة الا انقصوها ولا يوجد فی مجالسهم الا رقص يمزق به الاردية - ويدمی الاقفية - وبما وسعت الدنيا عليهم بدلت عرائكهم - وصار مصلی الحجرات ارائكهم فهذا هو سبب نقيصة رويتهم ودهائهم - وطرق اباحتهم وقلة حيائهم - وان الله اذا سلب من نفس التقوى الذی هو اشرف النعم - فجعل تلك النفس كالنعم - واذا ختم على قلب نزع منه نكات العرفان - وجعله كجبان وحيل بينه وبين شجاعة الايمان - فيصبحون كالنسوان - لا كالفتيان - ولا يبقى فيهم من غير حلی النسوة - مع شئ من الخيلاء والنخوة - وينزع عنهم لباس الحكم البارعة والكلم البليغة الرائعة - ولا يعطى لهم حظ من مسك المعارف وريحه الفائحة -

اولياء

مشائخ بی صلاح بو بھی

تكدر سراج الاسلام من تكدر زيتهم - وما هم الاكراوية لبيتهم
نقض ظهرهم اثقال العيال - فيحسبون همومهم كالجبال الثقال -
ويحتالون لهم كل الاحتيال - فما لهم ولدين الله ذى الجلال - تعرف
رويتهم برواءهم - وخيالهم بخيلاءهم - وقد وضح بصدق العلامات -
وتوالى المشاهدات - ان اكثر هذه الفقراء ليس لهم حظ من التقاة -
ولا رائحة من الحصاة - يرون انهتاك حرمة الدين - ولا يخرجون
من الحجرات - ولا تتوجع قلوبهم كالحماة - بل سرهم مشاغلهم بالاغانى
والمغنيات - والمزامير مع قراءة الابيات - ولا يعلمون ما جرى
على امة خير الكائنات - وما قرؤا من مشايخهم سبق المواسات -
يجمعون كلما يعطى ولو كان مال الزكوة والصدقات - تحسبهم احياءً
وهم كالاموات - الا قليلا من عباد الله كذرة فى الفلوات - وتجد
اكثرهم غريق البدعات والسيئات - فيا اسفا عليهم ما يجيبون الله
بعد الممات - وكلما كثر من اجتراء النصارى والمتنصرين - فلا شك
ان اثمه على هولاء الغافلين - من المشائخ والعالمين فان الفتن
كلها ما حدثت الا بتغافل العلماء والفقراء والامراء - فيسئلون عنها
يوم الجزاء - قالوا نحن معشر العلماء والفقراء - ثم عملوا عملا غير صالح
بالاجتراء - وطلبوا رزقهم بالمكائد والرياء - وترى بعض علماءهم
تركوا شغل العلم واخلدوا الى الارض وفكر الزراعة - وما حفظوا
مقامهم وما طلبوا فضل الله بالضراعة - وحسبوا اعزازةً فى الفلاحة -
ونسوا احديث الذلة الذى ورد بالصراحة - فالحاصل انهم اختاروا
مشاغل اخرى كالحارثين - فكيف يقلبون الطرف الى الدين وينصرون
الدين - وكيف يجتمع فى قلب واحد فكر العرهة وفكر الامة - ومن
خر على دويل لن يفتح عليه باب الدولة - يسئلون الناس كالنائحات
والنادبات - واضاعوا القائت فى فكر الاقوات - وترى بعضهم يرهنون

قبور اباءهم - عند عزهاءهم - ليتصرفوا فيما وُقف عليها وليا كلوا ما عُرض على اجداث كبراءهم - وان قلت يا عافاك الله احسبت قبر ابيك شيئاً يباع ويشترى يقول اسكت يا فضولى لا تعلم ما نعلم ونرى - ويعدون الى الف من كرامات اسلافهم - وما يخرج درّ من خلفهم من غير اخلافهم - يدورون بركوة اعتضدوها - وعصا اعتمدوها - وسبحة عدّدوها - ولحىً طوّلوها ومدّوها - وحلل خضّروها وبشرة نضّروها - كانهم ابدال او اقطاب - ثم يظهر بعد برهة انهم كلاب اوذئاب - وغاية همهم جراب - تملاء فيه دراهم او قسب وكتاب - لا تجد فيهم علامة من فقرهم من غير الذوائب المرسلة الى تحت الاذان - كمثل العلماء الذين لا يعلمون من غير رسم الامامة والاذان - ولا تجد فى حجراتهم اثراً من بركات - بل تجد كل احد ابا ابي زيد فى كذب وهنات - يا كلون اموال الناس بادعاء القطبية والبدلية - ولا يعلمون من غير طواف القبور والبدعات الشيطانية وبعضهم فى الجامع يتغنّون - وكمثل ولبدة المجالس يرقصون - وعلى راس كل سنة لتجديد البدعات يجتمعون - تجد فيهم مكيدة السنور والفارة - وسمّ الحية والجرارة - لا يوجد فيهم من الديانة الا اسمها - ولا من الشريعة الا رسمها - تركوا احكام الله ذى الجلال - وخرقوا شريعة اخرى كالمحتال - ونحتوا من عند انفسهم انواع الاوراد والاشغال - لا يوجد اثرها فى كتاب الله ولا فى اثار سيد النبيين وخير الرجال - ثم يقولون انا نؤمن بخاتم النبيين - وقد خرجوا من الدين كاخوانهم من المبتدعين - أنزل عليهم وحى من السماء فنسخ به القران وسنة سيد الانبياء - كلا بل اتبعوا الشياطين - واثروا الاباحة واهواء النفس على ما انزل ارحم الراحمين - وجاءوا بمحدثات خارجة من الدين - واحدثوا بدعات بعد نبينا المكين الامين -

وبدلوا حلالاً غیر حلل المسلمین ـ وقلبوا الامور اکثرها کانهم لیسوا من المومنین ـ المزامیر احب الیهم من تلاوة القرآن ـ و دقاقیر الشعراء املح فی اعینهم من آیات الله الرحمان ـ خرجوا من الدین کما یخرج السهم من القوس ـ وداسوا اوامر الله کل الدوس ماتری فیهم ذرة من اتباع السنة ـ ولا کفتیل من السیر النبویة ـ و کثیر منهم فتحوا ابواب الاباحة ـ واووا الی عقیدة وحدة الوجود لیکونوا الهة ولیستریحوا من تکالیف العبادة ـ یقولون ان کثیرا من الناس رؤا من دعاءنا وجه الاهواء ـ لیظن ان الامر کذالک وهم من الاولیاء ـ ولیسعی الناس الیهم بدراهم کما یسعون الی الصلحاء ـ واذا قرئ علیهم کتاب الله او قول رسوله لا یُطربهم شیٌ من ذالک ثم اذا قُرئ بیت من الابیات فاذاهم یرقصون ـ ومن لعنه الله فمن یفتح عیونه فلیعلموا ما یعلون ـ

فی ذکر طوائف اخری من المسلمین

قد سمعتم من قبل ذکر اعیان الاسلام ـ ورجالهم الکرام ـ فلعلکم تظنون ان عامتهم معصومون من السیات ـ فاعلموا انهم کمثل کبرائهم ما غادروا شیئاً من ارتکاب المعاصی والمنهیات ـ وتریٰهم مسلوب الهمة ـ کثیر التهمة ـ هالکین من سم الغفلة ـ یاکل بعضهم بعضا کدود العذرة ـ ویترکون اوامر الله من غیر المعذرة ـ قد فشا الکذب بینهم والفسق والفحشاء ـ والبخل والغل والشحناء ـ یشربون کاسا دهاقاً من الصهباء ـ ویُصبحون فی القمر والزمر بترک الحیاء ـ یقولون نحن المسلمون ثم لا یتوبون من نجاسة الدنان ـ کانهم لا یومنون بالدیان ـ یکذبون بادنی طمع فی الشهادات ـ و یجاوزون حد العدل عند المعادات ـ نسوا شروط التقاة ـ وذهلوا

حقوق المواخات - ومرضوا بمرض لا ينفعه اسي ولا فلسفي - وما استعصم منه المحي ولا غبي - حتى عاد زمان الجاهلية بعد ذهابه وفقد الماء وختل كل امرئ بسرابه - وظهرت في الاعين خيانته وفي الالسن خيانته - وفي الزهادة خيانته - وفي العبادة خيانته - وما بقي جريمة الا وهي توجد في المسلمين - وجمعوا في اعمالهم اتلاف حقوق الله وحقوق المخلوقين - يوجد فيهم السارقون - والسفاكون - والمزورون والكذبون - والزانون - والاسارى في عادات الفسق والفحشاء والخائنون الجائسون وعبدة القبور والمشركون - والعائشون في حلل الاباحة والدهريون - ولا يوجد جريمة الا ولهم سهم فيها كما انتم تعلمون - وان كنت تشك فاسئل حدادي سجن من السجون -

في ذكر الفتن الخارجية

ان اكبر الفتن في هذه البلاد - فتنة الالحاد والارتداد - وترون كثيرا من اهل الردة - يمشون في بلادنا كالجراد المنتشرة - ديس المسلمون تحت اقدام القسوس - وقلبت قلوبهم وجعلت طبائعهم كالثوب المعكوس - وشغفوا بمكائد اهل الصلبان - و مسائل العصمت والكفارة والقربان - وترون انهم يرغبونهم في دينهم بكل ذريعة واداة - ولو بفتاة - ويجذبون كل ذي مجاعة وبوسى - الى اله نحت بعد موسى - فيجيئهم كل من ارتاد مضيقا - ليقتاد رغيفا - ويسوق الجهلاء حادي السغب - الى البيع التي هي اصل البوار والشغب - ويرغبونهم في خفض عيش خضل - وكانوا من قبل كابن سبيل مرمل - وكان الطوى زادهم في الحشا - فاثروا الزعفان على الدين كما نرى - وشربوا من كاسهم - وتلطخوا من ادناسهم - وانهم دخلوا ديارنا كطارق اذا عرى - فنوموا الاستقياد

ونفوا عن السُعداء الكرى - وضل كثير من تعليماتهم - ولُدغوا من حيّاتهم - حتى صُبّغوا بصبغتهم - ودخلوا فناء ملتهم - وما كان فيهم رجل ينفي ما رابهم - و يستسّل السهم الذى انتابهم - ووسّعوا الحريّة كل التوسيع - وفرّقوا بين الأمّ والرضيع - وارتد فوج من المسلمين - وكذّبوا وشتموا سيد المرسلين - وترون الآخرين قد قاموا لتوديع الاسلام - وتكذيب خير الانام - عُكمت الرحال - وازف الترحال - وقد اظهروا شعار الملة النصرانية - ونضوا عنهم كلما كان من الحلل الايمانية - والذين تنصرّوا واما تركوا دقيقة من التحقير والتوهين - واضلّوا خلق الله كالشيطان اللعين - فالذين كانوا من ابناء المسلمين وحفدتهم - صاروا من جنودهم وحفدتهم - واكملوا افانين الكيد - ليتحاشوا لهم كل نوع الصيد - ولا شك انهم افسدوا فسادًا عظيمًا - وجعلوا الهًا عظمًا رميمًا وخدعوا جهلاء الهند بطلاوة العلانية - وخبثة النية - و ضيّعوا درر الاسلام بروث مُفضّض - وكنف مُبيّض - وصرفوا الناس من الهداية الى الضلال - ومن اليمين الى الشمال - يصلتون السنهم كالعضب الجراز - ويتركون متعمدين طريق التعظيم و الاعزاز - وبيعهم مناخ للعيس - ومحط للتعريس - وما ترى بلدة من البلاد - الّا وتجد فيها فوجا من اهل الردة والارتداد وقد تنصروا بسهم من المال لا بالسهام - وكذالك أُغير على ثلث ملة الاسلام - وسُلِب منا احبابنا وعادا من واخا - ومُطِرنا حتّى صارت الارض سُواخي - دخوا بلادنا - واحرقوا اكبادنا - وافسدوا اولادنا - وانهم فرق ثلث في الفساد - وفي مراتب الارتداد - فرقة تركوا بالجهرة دين الاجداد - وقوم آخرون ترى صورهم كالمسلمين وقلوبهم مجذومة من الإلحاد - قرءوا تلك العصيدة - وصاروا كالملحدين - لا يصومون ولا يصلّون

والعلماء لطلبة - ٢١ - وكاد فيهم

بل تراهم على المتعبدين الصائمين ضاحكين - فهم اقرب الى الالحاد من الايمان - والى الشيطان من الرحمان - لا يومنون بالحشر ولا بالجنة والنار - ولا بالملائكة ولا بوحى الذى هو مدار شريعة نبينا سيد الاخيار - دخلوا فى بطن فلاسفة النصرانيين - فما خرجوا منه الا فى حلل الملحدين - وثقوا ابو ميضهم وهو خُلّب - واغتروا بصدقهم وهو قُلّب - اسودت صدورهم كانها ليلة فتية الشباب - غدا فتنة الاهاب - ومابقيت الآذان ولا العيون - وغشيهم كبر الفلسفة كما يغشى الجنون - ويقولون انا نشرب النُقاخ - والعامة لا يجرعون الا الاوساخ - وقوم دونهم لبسوا لباس النصرانيين - و يقولون انا نحن المسلمين - ومع ذالك فرغوا من الصلوٰة والصيام - وان كانوا لا يضحكون على الاسلام - لا ترى شيئا معهم من حلل اهل الايمان - بل ترى شعارهم كشعار اهل الصلبان - لا يتزوجون الا بناتهم ولا يحمدون الا حصاتهم - شروا بالدنيا الشرع والورع - كرجل اجيأ الزرع - واذا امعنت النظر في وسمهم - وسرحت الطرف فى ميسمهم ما ترى على وجوههم آثار نور المومنين - ولا سمت الصالحين - فهولاء احداث قومنا يتكاء عليهم فى الايام المستقبلة - ويذكرون بالثناء والمحمدة - وترون الاسلام فى زماننا هذا كاسير يُحبس - او كدرئية تُدعس - والذين يقرءون فى مدارس القسوس من الصبيان ترى اكثرهم يشابهون اهل الصلبان - تركوا النظيف - واثروا الجيف وتقمموا روث الضلالة كما كانوا يتقمون عظام العلوم المروجة - وما خرجوا من المدارس حتى خرجوا من الملة - وعلى الخزء تداكوا - وعلى القذر تكالبوا - وان الذين يدرسون من النصارى شرهم اكبر و تأثيرهم اعظم من قسوس آخرين - وان اكثر صبيان ديننا يقرءون فى مدارس هذه المضلين - فانا لله على حالة المسلمين - وتاتى نساءهم المحرات

فی بیوت اهل الاسلام - ویوسوسن فی صدورهن بانواع الحیل و الاهتمام - وقد یرتد احد منهن فیخرجونها کالسارقین - فیجری مایجری علی قلوب المتعلقین - وقد یحصل لهم کثیر من یتامی هذا الدین - فینصرّونهم وهم الوف عندهم ویزیدون کلیوم من قوم مجدبین - ومن الذین ماتت اٰباءهم من الطاعون اوحوادث اخری فقمشهم القسوس من الارضین - فلبثوا کرهنة لدیهم حتی صاروا من المتنصّرین - وعرض علیهم الخنزیر فاکلوه - وقیل لسبّ المصطفی فسبوه وصاروا اول الکافرین -

فی علاج هذه الفتن

قد ثبت مما سبق ان هذه الفرق کلهم لا یقدرون علی اصلاح الناس - ولا علی دفع الوسواس الخناس - ولا اُصطید بهم الی هذا الحین صید المراد - وما ارتقی الناس بهذه الذرائع الی ذری الصدق والسداد - وما رئیتم احدًا منهم اصلح المفسدین - او احتکا قوله فی قلوب المجرمین - اوکفاء وعظه من المنکرات - وجعل من التوّابین والتوابات - وکیف یرجی منهم صلاح وان قلوبهم فسدت - وصارت کقریةٍ فضئت - فهل یهدی الاعمی الاعمی - اویداوی الوعك من لا یقلع عنه الحمی - وهل یوجد فیهم رجل یوصل الی نور الیقین - وهل یری سبیلا من هو من العمین - و هل من الممکن ان یلج فی سم الخیاط الهرجاب - او یرعی الغنم الذیاب - سلمنا ان العلماء یعظون ولکن لا نسلم انهم یتعظون - وقبلنا انهم یقولون - ولکن لا نقبل انّهم یفعلون - وهل عیب افحش من القول من غیر العمل - وهل یتوقع ان یکون خائب مظهرًا للامل فاترکوا کل احد من هذه الفرق مع کیده وکدّه - وتحسّسوا

لعل الله یاتی امرًا من عنده - و والله ان هذه فتن لن تصلح
بهذه الذرائع ولا بشوری ومنتدی - ولا بتجهیز البعوث علی
ثغور العدا - ولا بأساة اخرین - وان هم الا من المتصلفین - و
ان مثل جاهل یتصلف بعلمه وعرفانه - کمثل جروٍ صأصأ قبل
اوانه - او کذباب یسابق البازی فی طیرانه - فاعلموا یا مواسی
المسلمین - واساة المتألمین - ان علاج القوم فی السماء - لا فی ایدی
العقلاء - اقرءوا قصص السابقین فی الکتاب المبین - وما بدّلت
سنن الله فی الاخرین - اتطلبون علاج المرضی من ملوککم وعلمائکم
ومشائخکم وعقلاءکم - عفی الله عنکم لا افهم غرض ارائکم - یا سبحان
الله ای طریق اخترتم - والی ای شعب مررتم - اوتظنون انّ الوقت
لیس وقت الامام - وهو بعید من هذه الایّام - وترون باعینکم غلبة الضلالة -
وطوفان الجهالة - فما لکم لا تعرفون الاوقات - ولا تتألمون علی ما فات - وان قیل لکم
ان فلانا قد بلغ العشرین وشابه البرزوغ - فتفهمون من غیر
توقف انه ترعرع وناهز البلوغ - فما لکم لا تفهمون مواقیت نُصرة
الدین - ولا تترکون الشك مع رویة انوار الیقین - وترون میسم
الاسلام - کمیسم مریض دیس تحت الالام - وتشاهدون انکفاء کمال
الملة - الی کمال الذلة - وقد نُسبت من المزایا الی الخطایا - ثم لا یبرح
لکم ما نزلت من البلایا - سأنزی فیکم خدام الدین عند طوفان هذه
الضلالة - ولو طلبوا علی الجعالة - بل کل نفس ذهبت الی اهواءها -
وزعمت ان الخیر فی استیفاءها - نسوا وصایا الرحمان - التی لُقّنوها
فی القرآن - وتبین انهم استضعفوا سفارة الرسول المقبول - و
استشعروا تکذیب کتاب الله وردّ واکلما جاءهم من المنقول - و
اتخذوا الجدّ عبثا - وحسبوا التبر خبثا - وایم الله لطالما فکرت
فی احوالهم - وولجت اجمة خیالهم - فما وجدت فیها من غیر

اوابدا لشهوات - وسباع الظلم والظلمات - يجوبون الموامي من غير مصاحبة خفير - ويبارزون العدا من غير استصحاب جفير - ولا ينفي كلمهم ماراب المرتابين - ولا يستسلّون سهم المعترضين - بل يوافقون النصارى في كثير من الضلالات - ويرافقونهم في اكثر الحالات - بيد ان النصارى جهروا بذات صدورهم - وبرح خفاءهم وما في خدرهم - واما هؤلاء فلا يقرون بما لزمهم من العقائد - و ان هم الا كشرك للصائد - يقابلون القسوس بوجه طليق - لحبيب ورفيق - لا بلسان ذليق - وقلب عتيق - وساءهم ان يُستدل من القران - وسرّهم ان يقال روى الفلان عن الفلان - يريدون الرطب بالخطب - ليملئوا بطون الرغب - يوثرون الثرائد على الفرائد - ولا يبالون من عصادين الله بعد اكل العصائد - يبكون على عيشهم المكدّر بالصبح والمساء - ولا يقلعون عن البُكاء - ولا ينزعون الى الاستحياء - ولا ينتهجون سبل الهدى - ولا يذكرون وشك الردى - واذا دعوا الى القرى يريدون ان ياكلوا القُرى - يقولون بالسنهم لا تتخذونى كلاّ ولا تصنعوا لاجلى اكلا - والقلب يبغي الحلوى - واللوزينج وماهو احلى - وكلما هو اجرى في الحلوق - وامضي في العروق - واللحم الطرى - والكباب الشامى - ومعذالك ماءً يشعشع بالثلج ليقمع هذه الصارة - ويفثاء تلك اللقم الحارة - ثم معذالك يستشعرون ان لا يودّعوا الا بدينارين - او يدفع اليهم ما في البيت بغض العينين - واذا قدّم اليهم طعام في مذاقهم كلام - فيلعنون من دعا الى القرى عشرة لعنة - ويذكرونه في كل ساعة ويسبون كبرا ونخوة بما لم يحصل امنيّتهم ولم يرض

طوتيهم - وكذالك كثرت مضراتهم - وانتشرت معراتهم - فكيف يُرجى صلاح الدين من هذه الناس - وهل يُرجى سيرة الملائك من الخناس - بل هم اعداء للدين في بردة صديق - الوجهُ كموحد والقلب كزنديق - يستقرون عيسىٰ في الاحياء - ويُنزّلونه من السماء ويعلمون انه قدمات ولحق الاموات - وخبر موته موجود في الفرقان - فباي شهادة يومنون بعد القران - ويقولون انه هو المعصوم من مس الشيطان - ونسوا ما قال ربنا ان عبادي ليس لك عليهم سلطان - لا نعلم ما هذه الدناءة - وهذه الغفلة - اليس سيد الرسل من المعصومين - بلى وان لعنة الله على الكاذبين - يا معشر الغافلين - الام تنتظرون عيسى وقد قرب يوم الدين - اتزعمون انه من الاحياء بل هو من الميتين - واني عارف بقبره فلا تكونوا من الجاهلين - اجتمعوا الي اهدكم ان كنتم طالبين - وليس ذنب تحت السماء اكبر من القول بحيات عيسى وكادت السموات ان يتفطرن به بل هو من المهالكين - ووالله انه هو الحق واني انبئت من القران ثم بوحي رب العالمين - ومن قال انه حي فقد افترى على الله وخالف قول الكتاب المبين - وانكم تنتظرون نزوله من مدة مديدة - فاين فيكم قريحة سعيدة - انظروا ايها المنتظرون الغالون - هل وجدتم ما اردتم وما تطلبون - وهل انتم على ثقة من امر تعتقدون - وهل اطمئنت عليه قلوبكم ايها المعتدون - بل تنصرون النصارى وتويدون - وارتد كثير من الناس باقوالكم فلا تتركون هذه الكلم ولا تنتهون - ثم انتم تقولون انا نجهد كل الجهد للاسلام - فاى اسلام تريدونه يا معشر الكرام - اتريدون اسلام

+ الحاشيه كذلك يقولون ان الطير ليست من خلق الله فقط بل بعضها من خلق الله وبعضها من خلق عيسى - ففكروا ما الفرق بينهم و بين النصارى - منه

الشيعة او اسلام البياضية - الذين لا نجاة عندهم من دون ورد اللعنة - او تعنون من هذا اللفظ الفرقة الوهابية - او المقلدين او المعتزلة - او تعنون اسلام المبتدعين من الفقراء - والسالكين مسلك الاباحة والفحشاء - او اسلام الطبيعيين الجاحدين بالملائكة والجنة والنار والبعث وخوارق الانبياء - واستجابة الدعاء والضاحكين على الصوم والصلواة والموثرين طرق الاهواء - او اسلام اخر في قلبكم ما اعثرتم عليه احدًا من الاحباء والاعداء - ايها الاعزة فكروا في انفسكم ما حالة الزمان - وقد افترق الامة الى فرق لا يُرجى اتحادهم الا من يد الرحمان - يكفر بعضهم بعضًا - وربما انجرّ الامر من الجدال الى القتال - ففكروا ا تستطيعون ان تصلحوا ذات بينهم وتجمعوهم في براز واحد بعد ازالة هذه الجبال - كلا بل هي اقوال لا تقتدرون عليها - انقدرون على فعل هو فعل الله ذي الجلال - ولن يجمع الله هولاء - الا بعد نفخ الصور من السماء - واذا نفخ في الصور فجمعوا اجمعا - فليسمع من يستطيع سمعا - ولا نعني بالصور ههنا ما هو مركوز في متخيلة العامة - بل نعني به المسيح الموعود الذي قام لهذه الدعوة - وليس صور اعز واعظم من قلوب المرسلين من الحضرة - بل الصور الحقيقي قلوبهم تنفخ فيها ليجمعوا الناس على كلمة واحدة من غير التفرقة - وكذلك جرت سنة الله انه يبعث احدا من الامة لاصلاح الامة وليجذب الناس الى سبل المرضية ولا يترك الحق كالامر الغمة - لكن مع ذلك افة اخرى - وداهية عظمى وهو ان العلاج الذي اراده الله لاصلاح هذه الافات - ودفع تلك البليّات - هو امر لا يرضى به القوم وعلماءهم - وتنظر اليه بنظر الكراهة عوامهم وكبراءهم - فان الله بعث مسيحه الموعود عند هذه الفتن الصليبية - كما بعث عيسى ابن مريم عند اختلال السلسلة الموسوية - وكان

حقا عليه تطبيق السلسلتين - لئلا يكون فضل لسلسلة اولی و ليتطابقا
كتطابق النعلين - فبعث نبينا و سيدنا محمدا صلى الله عليه وسلم -
وجعله مثيل موسى وكلمه وعلمه ما علم - ثم لمّا انقضت مدة على
هجرة هذا النبي الكريم - كمثل مدة كانت بين عيسى والكليم - وافترقت
الامة الى فرق وصبت على الاسلام مصائب وبؤسى - كما افترقت
اليهود وضلّوا فى زمن عيسى بعد موسى - بعث الله مثيل ابن مريم مثيل ابن مريم
فى هذا الزمان - ليتطابق السلسلتان - الاول كالاول والآخر كالآخر
فى جميع الصفات والالوان - فكان هذا مقام الشكر لا مقام الانكار و
الكفران - وكان من الواجب ان يتلقى المسلمون هذا النبأ باقبال
عظيم كالعطشان - ويحسبوه من اجلّ منن الرحمن - ولكن القوم
اتبعوا اقوال الناس وكفروا بالقرآن - وما آمنوا بمثيل عيسى كما لم مثیل عیسی
تؤمن اليهود بعيسى من قبل بل كذبوا كما كذب فى سابق الزمان -
فاليوم هم على مكان واحد فى العصيان فرقتان مكذبتان - وفرقتان
متشابهتان - كذالك ليتم ما قال فيهم خير الانس والجان - ولا يسرّهم
الّا ان ينزل عيسى ابن مريم من السماء الثانية - واضعًا كفّيه على
اجنحة الملائكة - وان ينزل فى المهرودتين - والبردين المزعفرين -
ويسوءهم ان يبعث الله مسيحه الموعود من هذه الامة - كما وعد
فى سورة النور والتحريم والفاتحة - ومن اصدق من الله قيلا يا
ذوى الفطنة - يقولون ان الله يحطّ عيسى من مقامه - ويكدّر صفو
ايامه - ويعيده الى دار المحن من غير احترامه - وما هذا الا بهتان
وما عندهم عليها من برهان - بل توفاه الله وادخله فى الجنان - كما
ذكره فى القرآن - وقبره قريب من هذه البلدان - وان طلبتم
المزيد من البيان - فتعالوا نقص عليكم قصته الثابتة عند المسلمين
واهل الصلبان - وليس هى من مسلمات فرقة فقط دون الاخرى - بل امر اتفق

عليه كل من كان من اولى النهى - وما كان حديثاً يُفترى - وانا رئيناها بنظر قطعي - وما زاغ البصر وما طغى - وثبت بثبوت قطعي ان عيسى هاجر الى ملك كشمير - بعد ما نجاه الله من الصليب بفضل كبير* ولبث فيه الى مدة طويلة حتى مات - ولحق الاموات - وقبره موجود الى الآن فى بلدة سِرِيْ نَگَرْ التى هى من اعظم امصار هذه الخِطَّة - وانعقد عليه اجماع سكان تلك الناحية - وتواتر على لسان اهلها انه قبر نبي كان ابن ملك وكان من بني اسرائيل - وكان اسمه يوزاسف فليسئلهم من يطلب الدليل - واشتهر بين عامتهم ان اسمه الاصلى عيسى صاحب وكان من الانبياء - وهاجر الى كشمير فى زمان مضى عليه من نحو ١٩٠٠ سنة واتفقوا على هذه الانباء بل عندهم كتب قديمة توجد فيها هذه القصص فى العربية والفارسية - ومنها كتاب سُمّي اكمال الدين وكتب اخرى كثيرة الشهرة - وقد رئيت فى كتب المسيحيين انهم يزعمون ان يوزاسف كان تلميذا من تلامذة المسيح - وقد كتبوا هذا الامر بالتصريح - ولا يوجد قوم من اقوامهم الا وهم ترجموا هذه القصة فى لسانهم - وعمروا بيعة على اسمه فى بعض بلدانهم - ولا شك ان زعمهم كونه تلميذا باطل بالبداهة - فان احدا من تلامذة عيسى ما كان ابن ملك وما سمع منهم دعوى النبوة - ثم مع ذلك كان يوزاسف سمى كتابه الانجيل - وما كان صاحب الانجيل الا عيسى فخذ ما حصحص من الحق واترك الاقاويل - وان كنت تطلب التفصيل - فاقرأ كتاباً سُمّي باكمال الدين تجد فيه كلما تسكن الغليل - ثم من مؤيدات هذا القول ان كثيرا من مدائن كشمير سمي باسماء المدن القديمة - اعنى مدناً كانت فى ارض بعث المسيح وما لحقها من القرى القريبة - كحمص وجلجات واسكردو وغيرها التى تركناها من خوف الاطالة -

* الحاشية - قد رئينا قريباً من الف مجلدات من الكتب الطبية فوجدنا فيها نسخة مباركة يُسمّى مرهم عيسى عند هذه الفرقة - وثبت بشهادات الاطباء الروميين واليونانيين واليهود والنصارى وغيرهم من الحاذقين ان هذه النسخة من تركيب الحواريين - وكتب كلهم فى كتبهم انها صنعت لجراحات عيسى - وكذلك كتب فى قانون الشيخ ابى على سينا - فانظروا يا اولى النهى - هذا هو الذي رُفع الى السموات العلى - منه

وهذا المقام ليس كمقام تمرّ عليه كغافلين۔ بل هو المنبع للحقيقة
المخفية التي سميت النصارى لها الضالين۔ ولقد سماهم الله بهذا
الاسم في سورة الفاتحة ۔ ليشير الى هذه الضلالة۔ وليشير الى
ان عقيدة حيات المسيح ام ضلالاتهم كمثل ام الكتاب من
الصحف المطهرة ۔ فانهم لو لم يرفعوه الى السماء بجسمه العنصرى
لما جعلوه من الألهة۔ وما كان لهم ان يرجعوا الى التوحيد من
غير ان يرجعوا من هذه العقيدة۔ فكشف الله هذه العقيدة
رُحماً على هذه الامة۔ واثبت بثبوت بَيّن واضح ان عيسى ما صُلب
وما رفع الى السماء۔ وما كان رفعه امرا جديدا مخصوصا به بل
كان رفع الروح فقط كمثل رفع اخوانه من الانبياء۔ واما ذكر
رفعه بالخصوصية في القران ۔ فكان لذبّ ما زعم اليهود واهل
الصلبان ۔ فانهم ظنوا انه صُلب ولُعن بحكم التورات ۔ و
اللعن ينافي الرفع بل هو ضده كما لا يخفى على ذوى الحصاة ۔ فرد
الله على هاتين الطائفتين بقوله بل رفعه الله اليه ۔ والمقصود
منه انه ليس بملعون بل من الذين يُرفعون ويكرمون امام عينيه۔
وما كان انكار اليهود الامن الرفع الروحاني الذى لا يستحقه المصلوبُ
وليس عندهم رفع الجسم مدار النجات فالبحث عنه لغو لا يلزم
منه اللعن والذنوب ۔ فان ابراهيم واسحاق ويعقوب وموسى۔ ما
رُفع احد منهم الى السماء بجسمه العنصرى كما لا يخفى۔ ولا شك انهم
بعدوا من اللعنة وجعلوا من المقربين ۔ ونجوا بفضل الله، بل كانوا
سادة الناجين۔ فلو كان رفع الجسم الى السماء من شرائط النجات۔
لكان عقيدة اليهود في انبيائهم انهم رُفعوا مع الجسم الى السماوات
فالحاصل ان رفع الجسم ما كان عند اليهود من علامات اهل الايمان
وما كان انكارهم الامن رفع روح عيسى وكذالك يقولون الى هذا الزمان

فان فرضنا ان قوله تعالى بل رفعه الله اليه كان لبيان رفع جسم عيسى
الى السماء - فاين ذكر رفع روحه الذى فيه تطهيره من اللعنة
و شهادة الابراء مع ان ذكره كان واجبا لرد ما زعم اليهود و
النصارى من الخطاء - وكفاك هذا ان كنت من اهل الرشد و
الدهاء - اتظن ان الله ترك بيان رفع الروح الذى ينجى عيسى مما
أُفتى عليه فى الشريعة الموسوية - وتصدى لذكر رفع الجسم الذى لا
يتعلق بامر يستلزم اللعنة عند هذه الفرقة - بل امر لغوا شتهر
بين زُعم النصارى والعامة - وليس تحته شيئ من الحقيقة - وما حمل
النصارى على ذلك الا طعن اليهود بالاصرار - و قولهم ان عيسى
ملعون بما صُلب كالاشرار - والمصلوب ملعون بحكم التورات
وليس ههنا سعة الفرار - فضاقت الارض بهذا الطعن على
النصارى - وصاروا فى ايدى اليهود كالاسارى فنحتوا من عند انفسهم حيلة
صعود عيسى الى السماء - لعلهم يطهروه من اللعنة بهذا الافتراء -
وما كان مفرّ من تلك الحادثة الشهيرة التى اشتهرت بين الخواص
والعوام - فان الصليب كان موجبا للعنة باتفاق جميع فرق اليهود
وعلمائهم العظام - فلذالك نُحِتَتْ قصة صعود المسيح مع الجسم
حيلة للابراء - فما قبلت لعدم الشهداء - فرجعوا مضطرين الى
قبول الزام اللعنة - وقالوا حملها المسيح تنجيةً للامة - وما كانت
هذه المعاذير الا كخبط عشواء - ثم بعد مدة اتبعوا الاهواء - وجعلوا
عيسى ابن مريم لله كشركاء - وصار صعود المسيح وحمله اللعنة عقيدة
بعد ثلث مائة سنه عند المسيحيين ثم تبع بعض خيالاتهم بعد
القرون الثلثة الفيج الاعوج من المسلمين و اعلم ارشدك الله ان رسولنا صلعم ما رأى عيسى
ليلة المعراج الا فى ارواح الاموات - وان فى ذالك لاية لذوى الحصاة -
وكل مؤمن يرفع روحه بعد الموت وتفتح له ابواب السموات - فكيف

وصل المسيح الى الموتى ومقاماتهم مع انه كان فى ربقة الحيات۔
فاعلم انه زور لاصدق فيه وقد نُسج عند استهزاء اليهود و
لعنهم بنص التورات ۔ لا يقال ان عيسى لقى الموتى كما لقيهم نبينا
ليلة المعراج ۔ فان المعراج على المذهب الصحيح كان كشفا لطيفا مع
اليقظة الروحانية كما لا يخفى على العقل الوهاج ۔ وما صعد الى السماء
الا روح سيدنا ونبينا مع جسم نورانى الذى هو غير الجسم العنصرى
الذى ما خلق من التربة ۔ وما كان لجسم ارضى ان يُرفع الى السماء وعد
من الله ذى الجبروت والعزة ۔ وان كنت فى ريب فاقرء الم نجعل
الارض كفاتا احياءً وامواتا ۔ فانظر اتكذب القران لابن مريم و
اتق الله تقاتا ۔ وانظر فى قوله فلما توفيتنى ۔ ولا تؤذ ربك كما اذيتنى
وقد سئل المشركون سيدنا صلى الله عليه وسلم ان يرقى فى
السماء ان كان صادقا مقبولا ۔ فقيل قل سبحان ربى هل كنت الا
بشرا رسولا ۔ فما ظنك اليس ابن مريم بشرا كمثل خير المرسلين ۔ او
تفترى على الله وتقدمه على افضل النبيين ۔ الا انه ما صعد الى
السماء الا ان لعنة الله على الكاذبين ۔ وشهد الله انه قد مات
ومن اصدق من الله رب العالمين ۔ الا تفكر فى قوله عز اسمه وما
محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل ۔ او على قلبك القفل ۔
وقد انعقد الاجماع عليه قبل كل اجماع من الصحابة ۔ ورجع الفاروق
من قوله بعد سماع هذه الآية ۔ فما لك لا ترجع من قولك وقد
قرءنا عليك كثيرا من الآيات ۔ اتكفر بالقران او نسيت يوم المجازات
وقد قال الله فيها تحيون وفيها تموتون ۔ فكيف عاش عيسى الى الالفين
فى السماء مالكم لا تفكرون ۔ فالحق والحق اقول ان عيسى مات ۔ و
رُفع روحه ولحق الاموات ۔ واما المسيح الموعود فهو منكم كما وعد
الله فى سورة النور ۔ وهو امر واضح وليس كالسر المستور ۔ وان

امامکم منکم کما جاء فی حدیث البخاری والمسلم۔ ومن کفر بشہادة القران وشہادة الحدیث فہو لیس بمسلم۔ وقد اخبرنا التاریخ الصحیح الثابت ان عیسی ما مات علی الصلیب۔ وھذا امر قد وجد مثلہ قبلہ ولیس من الاعاجیب۔ وشہدت الاناجیل کلہا ان الحواریین رؤہ بعد ما خرج من القبر وقصد الوطن والاخوان۔ ومشوا معہ الی سبعین فرسخ وباتوا معہ واکلوا معہ اللحم والزعفان۔ فیاحسرة علیک ان کنت بعد ذالک تطلب البرھان۔ اتظن ان سلم السماء ما کان الا علی سبعین میل من مقام الصلیب۔ فاضطر عیسی الی ان یفر ویبلغ نفسہ الی سلمہا العجیب۔ بل فر مہاجرا علی سنة الانبیاء۔ خوفا من الاعداء۔ وکان یخاف استقصاء خبرہ۔ واستبانة سرہ۔ فلذالک اختار طریقا منکرا مجہولا عسیر المعرفة۔ الذی کان بین القری السامریة۔ فان الیہود کانوا یعافونہا ولا یمشون علیہا من العیافة والنفرة۔ فانظر فی صورة سبل سوامی اتصمہا علی قدم الخیفة۔ وانا سنذکر صورتہا ھہنا لتزداد فی البصیرة۔ ولتعلم ان صعود عیسی الی السماء تہمة علیہ ومن اشنع الفریة۔ اکان فی السماء قبیلة من بنی اسرائیل فذلف الیہم لاتمام الحجة۔ ولما لم یکن الامر کذالک فای ضرورة نقلہ اقدامہ الی السماء۔ وما العذر عندہ انہ لم لم یبلغ دعوتہ الی قومہ المنتشرین فی البلاد والمحتاجین الی الاھتداء۔ والعجب کل العجب ان الناس یسمونہ نبیا سیاحا وقالوا انہ سلک فی سیرہ مسالک لم یرضہا السیر ولا اھتدت الیہ الطیر۔ وطوی کل الارض او اکثرہا ووطأ حمی الامن وغیر الامن۔ ورئی کلما کان موجودا فی الزمن۔ ومع ذالک یقولون انہ رفع عند واقعة الصلیب من غیر توقف الی السماء ما برح ارض وطنہ حتی دعی الی حضرة الکبریاء۔ فما ھذہ التناقض اتفہمون۔ وما ھذہ الاختلاف اتوفقون۔ فالحق والحق اقول ان القول الاخر صحیح۔ واما القول بالرفع فہو مردود قبیح۔ فان الصعود الی السماء قبل تکمیل الدعوة الی القبائل کلہم کانت معصیة صریحة۔ وجریمة قبیحة ومن المعلوم ان بنی اسرائیل فی عہد عیسی علیہ السلام

كانوا متفرقين منتشرين فى بلاد الهند وفارس وكشمير فكان فرضه
ان يدركهم ويلاقيهم ويهديهم الى صراط الرب القدير وترك الفرض معصية - والاعراض
عن قوم منتطرين ضالين جريمة كبيرة تعالى شان الانبياء المعصومين من هذه الجرائم - التى هى
اشنع الذمائم ثم بعد ذالك نكتب صورة سبيل اختارها المسيح عند هجرته وهى هذه

الممالك المتعلقة بجليل
بحر طبرياس
ناصرة
الممالك الاخرى من مقبوضات قيصر
نهر يردن
السامرة
القرى المتعلقة بالفرقة السامرية
سبيل عيسى اذا فر مستخفيا
الممالك المتعلقة بالفرق اليهود
جافا
عماس
جلجتة
اورسلم
بيت عنيا
بحيرة لوط
٣٣ ٣٣
٣٢ ٣٢
٣٥ ٣٦

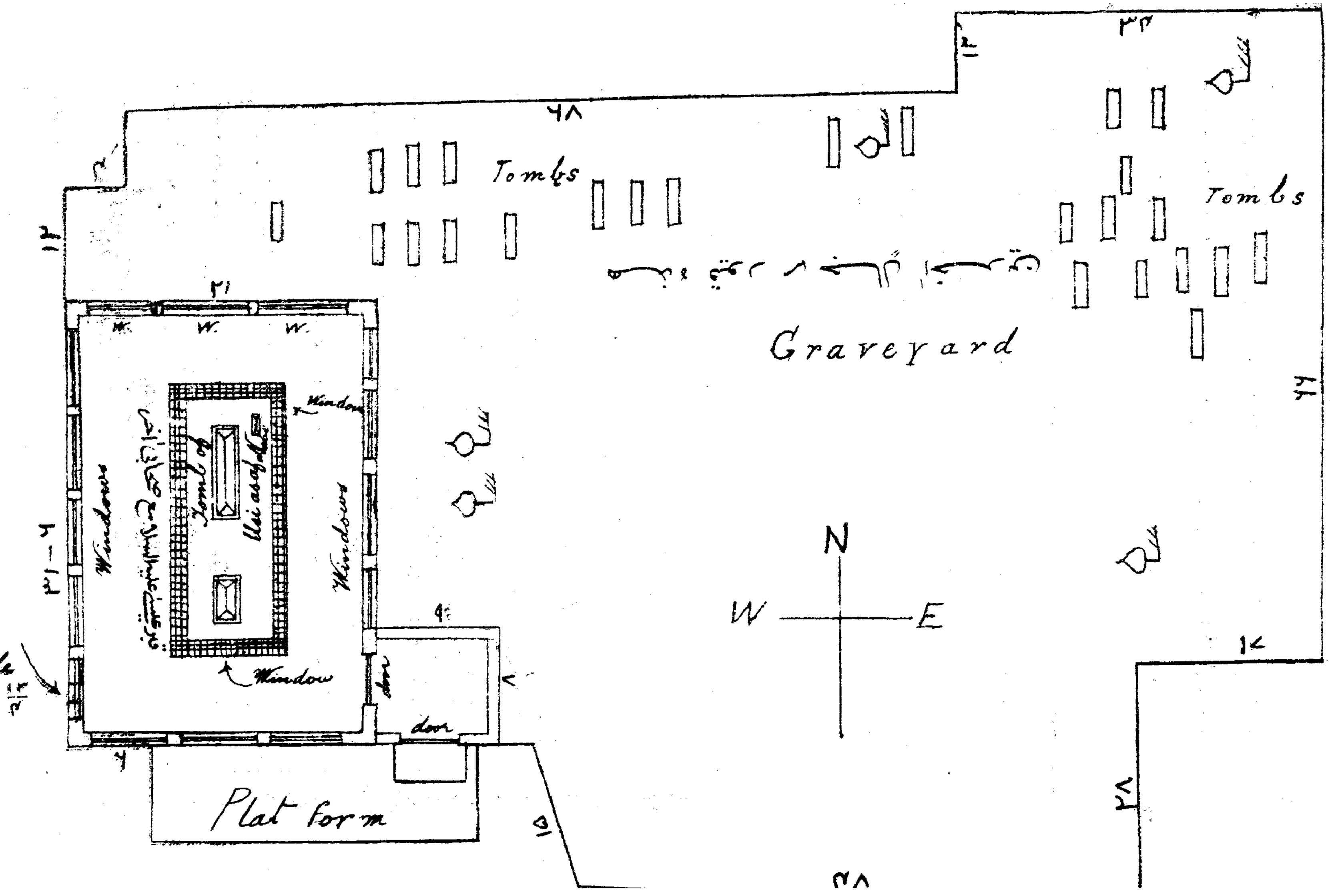
فحاصل الكلام انه لا شك ولا شبهة ولا ريب ان عيسى لما من الله عليه بتخليصه من بلية الصليب - هاجر مع امته وبعض صحابته الى كشمير ربوة التي كانت ذات قرار ومعين ومجمع الاعاجيب - واليه اشار ربنا ناصر النبيين - ومعين المستضعفين - في قوله وجعلنا ابن مريم وامه اية واويناهما الى ربوة ذات قرار ومعين - ولا شك ان الايواء لا يكون الا بعد مصيبة - وتعب وكربة - ولا يستعمل هذا اللفظ الا بهذا المعنى وهذا هو الحق من غير شك وشبهة + ولا يتحقق هذه الحالة المقلقلة في سوانح المسيح الا عند واقعة الصليب - وليست ربوة في الارتفاع في جميع الدنيا من البعيد والقريب - كمثل ارتفاع جبال كشمير وكمثل ما يتعلق بشعبها عند العليم الاريب - ولا يسع لك تخطية هذا الكلام من غير التصويب - واما لفظ القرار في الاية فيدل على الاستقرار في تلك الخطة بالامن والعافية - من غير مزاحمة الكفرة الفجرة - ولا شك ان عيسى عليه السلام ما كان

+ الحاشية - اعلم ان لفظ الايواء باحد من مشتقاته قد جاء في كثير من مواضع القران - وكلها ذكر في محل العصم من البلاء بطريق الامتنان - كما قال الله تعالى الم يجدك يتيما فاوى - وما اراد منه الا الاراحة بعد الاذى - وقال في مقام اخر - اذ انتم قليل مستضعفون - في الارض تخافون ان يتخطفكم الناس فاواكم - فانظروا كيف صرح حقيقة الايواء وبهذا اواكم - وقال حكاية عن ابن نوح ساوى الى جبل يعصمني من الماء - فما كان قصده جبلا رفيعا الا بعد روية البلاء - فبينوا لنا اي بلاء نزل على ابن مريم ومع على امته اشد من بلاء الصليب - ثم اي مكان اواهما الله اليه من دون ربوة كشمير بعد ذلك اليوم العصيب - اتكفرون بما اظهره الله وان يوم الحساب قريب - منه

له قرار فی ارض الشام - وکان یخرجه من ارض الی ارض الیهود-
الذین کانوا من الاشقیاء و اللئام - فما رای قرارًا الا فی خطة کشمیر-
والیه اشار فی هذه الآیة ربنا الخبیر- واما الماء المعین فهی اشارة
الی عیون صافیة وینابیع منفجرة توجد فی هذه الخطة - ولذالك شبّه الناس
تلك الارض بالجنة - ولایوجد لفظ صعود المسیح الی السماء
فی انجیل متی ولا فی انجیل یوحنا - ویوجد سفره الی جلیل بعد
الصلیب وهذا هو الحق وبه آمنا - وقد اخفی الحواریون هذا
السفر خوفا من تعاقب الیهود - واظهروا انّه رُفع الی السماء
لیکون جوابا بالفتوی اللعنة ولیصرف خیال العدا والحسود ثم خلف
من بعدهم خلف کثیر الاطراء قلیل الدهاء - وحسبوا هذه التوریة
حقیقة کما هی سیرة الجهلاء - وجعلوا ابن مریم الهًا بل اجلسوه
علی عرش حضرة الکبریاء - وما کان الامر الا من حیل الاخفاء - وما
کان معه مقدار شبر من الارتقاء - وقد سمعت انه مات فی ارض
کشمیر - وقبره معروف عند صغیر وکبیر - فلا تجعلوا الموتی
الهًا واستغفروا لهم ووحّدوا ربکم الجلیل القدیر - تکاد السموات
تتفطرت من هذا الزور - ووالله انه میّت فاتقوا الله و یوم
النشور - وصلوا علی محمد الذی جاءکم بالنور وکان علی النور و
من النور - وقد ذکرنا ان المسلمین یقولون ان القبر المذکور
قبر عیسی - وان النصاری یقولون ان هذا القبر قبر احد من تلامیذه
فالامر محصور فی الشقین کما تری - ولا سبیل الی الشق الثانی - و
لیس هو الا کالاهواء والامانی - فان الحواریین ما کانوا الا تلامذة
المسیح ومن صحابته المخصوصین - ومن انصاره المنتخبین - وما
سمی احد منهم ابن ملك ولا نبیا وما کانوا الا خدام المسیح - فتقرر
انه قبر نبی الله عیسی وایّ دلیل تطلب بعد هذا الثبوت الصریح -

فاسئل قومًا رفعوه الى السماء وينتظرون رجوعه كالحمقى - والموت
خير للفتى من جهالتٍ واظهر واجلى - فاليوم ظهر صدق قول الله عز وجل
فلما توفيتني وبطل ما كانوا يفترون - فسبحان الذى احق الحق
وابطل الباطل واظهر ما كانوا يكتمون - توبوا الى الله ايها المعتدون -
وبايّ حديث بعد ذالك تتمسكون - ولستُ اريد ان اطول هذا
البحث فى هذه الرسالة الموجزة - وقد كتبنا لك بقدر الكفاية -
فان شئت فاقرء كتبى المطولة فى العربية - ولكنى ارى ان ازيد
علمك فى معنى اسم يوزآسف الذى هو اسم ثانى لصاحب القبر
عند سكان هذه الخطة - وعند النصارى كلهم من غير الاختلاف
والتفرقة - فاعلم انها كلمة عبرانية مركبة من لفظ يسوع ولفظ
آسف - ومعنى يسوع النجات* ويستعمل فى الذى نجا من الحوادث
والعواصف - واما لفظ آسف فمعناه جامع الفرق المنتشرة - وهو
اسم المسيح فى الانجيل - كما لا يخفى على ذوى العلم والخبرة - وكذالك
جاء فى بعض صحف انبياء بنى اسرائيل - وهذا امر مسلم عند النصارى
فلا حاجة الى ان نذكر الاقاويل - فثبت من هذا المقام ان عيسى
لم يمت مصلوبًا - بل نجاه الله من الصليب وما تركه معتوبا - ثم
هاجر عيسى ليستقريَ ويجمع شتات قبائل من بنى اسرائيل وشعوبا -
فبلغ كشمير والقى عصا التسيار فى تلك الخطة - الى ان مات ودفن
فى محلة خان يار مع بعض الاحبة - وانْ تحقق ان رسم الكتبه لتعريف
القبور كان فى زمن المسيح - ولا اخال الا كذالك بالعلم الصحيح -
لا فتى العقل ان قبره عليه السلام لا يخلو من هذه الآثار - وان
كشف لظهر كثير من الشواهد وبينات من الاسرار - ندعو الله ان
يجعل كذالك ويقطع دابر الكفار - وانا اخذنا عكس قبر المسيح
فكان هكذا ومن راه فكانه رئ قبر عيسى -

* الحاشيه - كان من عادة اليهود انهم يسمون اطفالهم بيسوع اعنى النجات على سبيل التفاول وطلب
العصمة - من امراض الجدرى وخروج الاسنان والحصبة - خوفًا من موت الاطفال بهذه الامراض
المخوفة - فكذالك سمّت مريم ابنها يسوع اعنى عيسى - وتمنّت ان يعيش ولا يموت بالجدرى او
امراض اخرى - والذين يقولون ان معنى يسوع المنجّى فهم كذّابون دجّالون - يكتمون الحق ويفترون - ويضلون الناس ويخدعون - فاسئل اهل اللسان ان كنت من الذين يرتابون منه


Tombs
Tombs
هذه قبور رجال اخرين
Graveyard
N
W
E
Windows
Windows
Window
Window
Tomb of
Usi asaf
door
door
Plat form

ثم بعد ذالك نكتب اسماء رجال ثقاة من سكّان تلك البلدة۔ الذين شهدوا انه قبر نبی الله عیسی یوزاسف من غیر الشك والشبهة وهم هولاء :۔

١ مولوی واعظ رسول صاحب میر واعظ کشمیر ابن محمد یحیی صاحب مرحوم۔

٢ مولوی احمد الله واعظ برادر واعظ رسول میر واعظ کشمیر۔

٣ واعظ محمد سعد الدین عتیق عفی عنہ برادر میر واعظ۔

٤ عزیز الله شاه محله کاچ گری۔

٥ حاجی نور الدین وکیل عرف عید گامی

٦ عزیز میر نمبردار قصبہ پانپور۔ ذیلدار۔

٧ مہر منشی عبد الصمد وکیل عدالت ساکن فتح کدل۔

٨ مہر حاجی غلام رسول تاجر ساکن محله ملک پوره ضلع زینہ کدل۔

٩ مہر عبد الجبار۔ خانیار۔

١٠ مہر احد خان تاجر۔ اسلام آباد

١١ مہر محمد سلطان میر۔ رجوری کدل

١٢ ممه جیو۔ صراف کدل

١٣ حکیم مهدی صاحب امامیہ ساکن باغبان پوره ضلع سنگین دروازه

١٤ حکیم جعفر صاحب امامیہ۔ ایضاً

١٥ محمد عظیم صاحب امامیہ ایضاً

١٦ میرزا محمد بیگ صاحب ٹھیکہ دار امامیہ ساکن محله مدینہ صاحب

١٧ احمد کله مندی بل ضلع نوشهره امامیہ

١٨ حکیم علی نقی صاحب امامیہ

١٩ حکیم عبد الرحیم صاحب امامیہ تحصیلدار۔

٢٠ مولوی حیدر علی صاحب ابن مصطفی صاحب امامیہ۔ سند یافتہ کربلا، معلی مجتہد فرقہ امامیہ۔

٢١ مہر مفتی مولوی شریف الدین صاحب ابن مولوی مفتی عزیز الدین مرحوم

٢٢ مہر مفتی مولوی ضیاء الدین صاحب

٢٣ مولوی صدر الدین مدرس مدرسہ همدانیہ امام مسجد دروازه پوره

٢٤ مہر عبد الغنی کلاشپوری امام مسجد

٢٥ حبیب الله جلد ساز متصل جامع مسجد

٢٦ عبد الخالق کھانڈی پوره تحصیل هری پور

٢٧ مہر عبد الله شیخ محله وڈی کدل اصل ترکہ وان گامی

٢٨ حبیب بیگ نمبردار میوه فروشان حبہ کدل سری نگر۔

:۔ كانت هذه الشهداء الوفاً ولكنا قنعنا بهذا القدر وكلهم عمائد القوم ومشاهيرهم

٢٩ احمد جیو زینہ کدل - کشمیر
٣٠ مہری غلام محی الدین زرگر محلہ کچہ بل قلعہ خانیار
٣١ عبداللہ جیو تاجر میوہ جات باغات سرکاری
٣٢ محمد خضر ساکن عالی کدل - سرینگر
٣٣ عبدالغفار بن موسیٰ جو ہنڈو - نروره
٣٤ مہر علی وانی ولد صدیق وانی - بوٹہ کدل
٣٥ مہر غلام نبی شاہ حسینی
٣٦ مہر عبدالرحیم امام مسجد کھمو تحصیل ترال
٣٧ مہر احمد شاہ سری نگر
٣٨ یوسف شاہ نروره - سری نگر
٣٩ مہر امیر بابا - گرگری محلہ ״
٤٠ عبدالعلی واعظ چمر دوری ״
٤١ میر راج محمد - کرنا ٢ وزارت پہاڑ
٤٢ نسہ جیو حافظ بٹنگی پوره سرینگر
٤٣ خضر جیو تار فروش
٤٤ مہر عبداللہ جیو فرزند اکبر صاحب درویش خواجہ بازار -
٤٥ محمد شاہ ولد عمر شاہ محلہ ڈیڈی کدل
٤٦ نبہ شاہ امام مسجد گاؤکدل
٤٧ مہدی خالق شاہ خادم درگاہ حضرت شیخ نورالدین نورانی چرار شریف
٤٨ غلام محمد حکیم متصل ڈل حسن محلہ
٤٩ عبدالغنی نائید کدل
٥٠ مہر قمرالدین دوکاندار زینہ کدل

٥١ مہر مجید شاہ پیر اندرواری
٥٢ مہر پیر مجید بابا اندرواری
٥٣ اسمعال جیو ڈوبی ایضاً
٥٤ سیف اللہ شاہ خادم درگاہ اندرواری
٥٥ قادر دوبے ایضاً
٥٦ مہر مولوی غلام محی الدین کیموہ تحصیل ہری پور
٥٧ محمد صدیق پاپوش فروش محلہ شمس واری
٥٨ محمد اسکندر ایضاً
٥٩ محمد عمر ایضاً
٦٠ لسہ بٹ ״
٦١ مولوی عبداللہ شاہ ״
٦٢ حاجی محمد - کلال دوری
٦٣ محمد اسمعیل میر سگر محلہ دری بل
٦٤ عبدالقادر کیموه - تحصیل ہری پور
٦٥ احمد جیو جیٹ گر - محلہ کلال دوری
٦٦ محمد جیو زرگر ولد رسول جیو - فتح کدل
٦٧ عبدالعزیز سگر ولد عبدالغنی محلہ اندرواری
٦٨ احمد جیو سگر ولد ریفاجیو - دریبل
٦٩ محمد جیو میر - محلہ دری بل
٧٠ اسد جیو محلہ زینہ کدل
٧١ پیر نورالدین قریشی محلہ بٹہ مالو صاحب امام مسجد
٧٢ مہر غلام حسن بن نورالدین مرحوم پوری صفا کدل

المولف میرزا غلام احمد القادیانی ٥ - جون سنہ ١٩٠٢ء

ولما ثبت موت عيسى وثبت ضرورة مسيح يكسر
الصليب فى هذا الزمان۔ فما رايكم يا فتيانؔ ۔ ا يهلك الله هذه الامة
فى ايدى اهل الصلبانؔ ۔ او يبعث رجلا يجدد الدين ويحفظ الجدران۔ رجل يجدد الدین
فوالله انى اناذالك المسيح الموعود فضلاً من الله المنان الودود۔
وانا صاحب الفصوص والحارس عند غارات اللصوص وترس الدين من الرحمان
عند طعن الاديان ۔ الا تفكرون فى السلسلتين ۔ سلسلة موسى وسلسلة
سيد الكونين ۔ وقد اقررتم انه صلى الله عليه وسلم جعل فى مبدء السلسلة
مثيل موسى ۔ فما لكم لا ترون فى اخر السلسلة مثيل عيسى ۔ واعلموا انكم تعلمون
ضرورة مرسل من الله ثم تتجاهلون ۔ وترون مفاسد الزمان ثم تتعامون۔ ضرورت رسل
وتشاهدون ما صبّ على الاسلام ثم تتناومون ۔ ودعيتم لتكونوا انصار
الاسلام ثم انتم للنصارى تحاجون ۔ اتحاربون الله لتعجزونه والله غالب
على امره ولكن لا تعلمون ۔ وقد قرب اجلكم المقدر فما لكم لا تتقون ۔ اتظنون
انى افتريت على الله وتعلمون مآل قوم كانوا يفترون ۔ الا لعنة الله على الذين
يفترون على الله وكذالك لعنة الله على الذين يكذبون الحق لمّا جاءهم ويعرضون۔
الا تنظرون الى الزمان۔ او على القلوب اقفال من الطغيانؔ ۔ اتطمعون ان تصلحوا
بايديكم ما فسد من العمل والايمان ۔ ولا يهدى الاعمى اعمى اخر وقد مضت
سنت الرحمان ۔ فاعلموا ان السكينة التى تطهّر من الذنوب ۔ وتنزل فى القلوب
وتنقل الى ديار المحبوب ۔ وتخرج من الظلمات ۔ وتنجّى من الجهلات ۔ لا
تتولد هذه السكينة الا بتوسيط قوم يرسلون من السماء ۔ ويبعثون من قوم یرسلون من السماء
حضرة الكبرياء ۔ وكذالك جرت سنة الله لاصلاح اهل الاهواء ۔ فيكذّب
هولاء السادات فى اول امرهم والابتداء ۔ ويوذون من ايدى الاشقياء ۔ و
يقال فيهم ما يوذيهم من البهتان والتهمة والافتراء ۔ ثم يردّ الكرّة لهم فيلقى فى قلوبهم
ان يرجعوا الى ربهم بالتضرع والابتهال والدعاء ۔ فيقبلون على الله ويستفتحون ۔ و
يبتهلون ويتضرّعون ۔ فينظر الله اليهم بنظر ينظر الى احباءه وينصرون ۔ فيخيب

كل جبار عنيد معتد فى الظنون ويجعل الله خاتمة الامر لاولياء ه الذين كانوا يضحك عليهم ويستضعفون ويقضى الامر ويعلى شانهم ويهلك قوم كانوا يفسدون - كذالك جرت سنن الله لقوم يطيعون امره ولا يفترون - ولا يبتغون الا عزة الله وجلاله وهم من انفسهم فانون - فينتصرهم الله الذى يرى ما فى صدورهم ولا يتركون - وانهم امناء الله على الارض ورحمة الله من السماء وغيث الفضل على البرية - لا ينطقون الا بانطاق الروح ولا يتكلمون الا بالحكمة والموعظة الحسنة - ياتون بترياق لا يتيسر لاحد من المنطق ولا من الفلسفة - ولا بكلمات علماء الظاهر المحرومين من الروحانية - ولا بحيلة من الحيل العقلية - بل لا يجئ احد الا بتوسيط هذه الاحياء من يد الحضرة - وكذالك اقتضت عادة الله ذى الجلال والعزة - ولا يفتح ما قفله الله الا بهذه المقاليد ولا ينزل امره الا بتوسط هذه الصناديد - وان الارض ما صلحت قط وما انبتت الا بماء من السماء - والماء وحى الله الذى ينزل فى حلل سحب الانبياء - وكفاك هذا ان كنت من ذوى الدهاء - وان كنت لا تقبل الحق ولا تطلبه فاطلب النور من الخفافيش - و الثمرات من الحشيش - وقد نبهناك فيما مضى - واشرنا الى عبد اختاره الله لهذا الامر واصطفى - ولا يراه الا من هداه الله وارى - فادع الله ليفتح عينك لترى عينا جرت للورى - فان القوم قد اشرفوا على الهلاك فى بادية الضلالة - كاسمعيل من العطش فى ارض الغربة - فرحمهم الله على راس هذه المائة وفجر ينبوعا لاهل التقى - ليروى اكبادهم واولادهم وينجيهم من الردى - فهل فيكم من يطلب ماء اصفى - وهذا اخر ما قلنا فى هذا الكتاب لمن اتعظ ووعى - والسلام على من اتبع الهدى -

---

الّف هذه الرسالة اتماما للحجة - وتبليغا لامر حضرة العزة المسيح الموعود - و المهدى المعهود - والامام المنتظر المؤيد من الله الصمد - ميرزا غلام احمد القاديانى المهدى الفنجابى نصره الله وايده - وقد تمت فى الشهر المبارك ربيع الاول سنة ١٣٢٠ھ من الهجرة النبوية على صاحبها السلام والتحية - والصلوٰة المرضية -